فائدہ دعا

بر قبورِ موتیٰ

حافظ عبدالغفار خان سیالویؔ

تھل بک سروس

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِذَا صَلَّیْتُمْ عَلَی الْمَیِّتِ فَاَخْلِصُوْا لَہُ الدُّعَاءَ (الحدیث)

فائدہ دعاء

بر قبورِ موتیٰ

ترجمہ

الدعاء للمیت من القرآنِ وَالحدیث

تالیف یوسف علی بدیوی.

مترجم

حافظ عبدالغفار خان سیالویؔ

ناشر

انتظامیہ مرکز اہل سنت وجماعت ابوظہبی

تھل بک سروس رجسٹرڈ خوشاب پاکستان

نام کتاب: الدعا للمیت من القرآن والحدیث

مؤلف: یوسف علی بدیوی

مترجم: حافظ عبدالغفار خان سیالوی

محرک: مرزا زاھد حسین گولڑوی

کمپوزر: ملک محمد ریاض قادری

پروگرامنگ وڈیزائننگ: منیر احمد صابری ایم ایس سی

صفحات: ۱۰۸

سن اشاعت: فروری ۲۰۰۶

ملنے کے مقامات: مرکز اہل سنت و جماعت ابوظہبی الیکٹرا روڈ

۲: مرکز اہل سنت و جماعت فیضانِ مدینہ مسجد سونا پور دبیئ

۳: سیدم فیکٹری للألمونیم صناعیہ.۵ شارجہ

۴: جامع مسجد العظیم الرأس و جامع مسجد السادہ دیرہ دبئی

۵: محمدیہ غوثیہ اسلامک یونیورسٹی داتا نگر بادامی باغ لاہور

۶: مکتبہ چشتیہ متصل القمر ہاسٹل دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف سرگودھا

۷: غوثیہ گرلز کالج سٹلائیٹ ٹاؤن خوشاب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فنا کا ہوش آنا، زندگی کا دردِ سر جانا
اجل کیا ہے؟ خمارِ بادۂ ہستی کا اتر جانا
نتیجہ زندگانی کا ہے، کچھ دنیا میں کر جانا
خیالِ موت بے جا ہے، وہ آئے جب تو مر جانا

﴿برائے ایصالِ ثواب﴾

مرحوم شکیل احمد ولد محمد کفیل قریشی مدظلہ العالی

مرحومہ رضیہ بیگم بنت محمد کفیل قریشی مدظلہ العالی

فہرست مضامین

الانتساب

میں اپنی اس کوشش کو ان جوانوں کے نام منسوب کرتا ہوں، جن کو عین شباب میں پیغامِ اَجل آگیا اور وہ اس فانی و بے وفا دنیا سے ایمان سلامت لے کر، خاموشی کے ساتھ کوچ فرما گئے، اللہ تعالیٰ کی بارگاہ بے کس پناہ میں دست بدعا ہوں کہ وہ کریم ذات ان کو غریقِ رحمت فرما کر ان کے درجات و مقامات بلند فرمائے۔

آمین، آمین، آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ

تمام مسلمانوں کی خصوصی دعاؤں کا محتاج
حافظ عبدالغفار سیالوی

پیشِ لفظ

از مترجم

تمام تعریفیں اس ذات کے لئے جس نے نئے سرے سے بغیر کسی کی امداد کے سارے جہانوں کو پیدا فرمایا اور بحسن وخوبی ان کا نظام چلا رہا ہے،

درود و سلام اس بارگاہِ عالی وقار میں جس کے وسیلے سے کائنات وجود میں آئی اور اس کی ایک ایک چیز کو، ان کے وجودِ مسعود کے توسُّل سے نفع حاصل ہو رہا ہے، خراجِ عقیدت ومحبت اُن بزرگانِ دین صحابہ کرامؓ، تابعینِ عظامؒ اور تبع تابعینؒ کی خدمات میں جن کے توسُّط سے یہ منفعت بخش دین ہم تک پہنچا، جس کا نام دینِ اسلام ہے

خراجِ تحسین اُن ہستیوں مرشدِ کریم، اساتذۂ ذی شان، والدین محترمین، برادرانِ ذی احتشام اور احبابِ ذی وقار کے حضور جن کے توسل سے میں علم دین حاصل کرنے میں کامیاب ہوا، آگے لوگوں تک پہنچانے کی سعادت حاصل ہو رہی ہے اور اللہ کرے آئندہ بھی ہوتی رہے

ترجمہ کا محرک

ایک رات سونے اور جاگنے کی درمیانی کیفیت میں تھا کہ ٹیلی فون کی گھنٹی بجی، اٹھانے پر معلوم ہوا کہ جناب مرزا زاہد حسین چشتی گولڑوی فرما رہے ہیں؛ جناب آج میرے ہاتھ میں وہ کتاب ہے جس کو سلطنتِ ابوظہبی کے "مکتبۂ صفا" نے تیار کیا ہے، پاکٹ سائز کی یہ کتاب ۱۲۴ صفحات پر مشتمل ہے اور لکھنے والے کا نام ہے

"یوسف علی بدیوی"، مسلکِ حق اہل سنت وجماعت کی اچھی ترجمان ہے،
اورمزے کی بات کہ پورے متحدہ عرب امارات کے متفقہ، مایہ ناز، حکمران شیخ
زاید بن سلطانؒ کے مزار پران کے عالی جناب صاحبزادے، موجودہ ولی عہد شیخ
محمد بن زاید کے خصوصی آرڈر (Order) سے تقسیم کی گئی ہے بلکہ ہرآدمی کے پڑھ
کرمستفید ہونے کے لئے اب تک وہاں موجود ہے۔

اگراس کاترجمہ ہوجائے تو ایسے لوگ جو وہاں جاتے ہیں لیکن عربی نہیں
جانتے، ان کے استفادہ کے لئے اس مقام پر رکھنے کی منظوری لی جاسکتی ہے، جذبہ
خدمت مسلک حق کی اُساس پراُٹھا، اس کا ایک نسخہ میرے روم (Room) میں
بھی موجود پڑا تھا، مطالعہ شروع کردیا، آدھی کتاب کا مطالعہ رات کو ہی کرلیا، نیز
دیگرضروری مقامات بھی دیکھ لئے،

حضور ضیاء الامت رضی اللہ عنہ جوزندگی میں ہمارے لئے دعائیں فرمایا
کرتے تھے (بلکہ ایک دن فرمایا؛" درگور دعا می کنم"، یعنی میں قبر میں گیا تو بھی
دعا کرتا رہوں گا) اوراساتذۂ عالی وقار کی پرخلوص وبے لوث دعاؤں پر تکیہ کرتے
ہوئے حامی بھرلی، آج حضور ﷺ کے وسیلے، اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ توفیق اور مرشدو
مربیؔ کی نگاہِ کرم سے ترجمہ کا کام تکمیل کو پہنچ گیا ہے۔

اب اس کتاب اوراس کے موضوع کی اردو زبان میں ترجمانی کرنے
میں، میں کہاں تک کامیاب ہوا ہوں؛ یہ میرے پڑھے لکھے دوست بتائیں گے،
اللہ تعالیٰ اپنی کرم نوازیوں کا صدقہ سب کو برکتیں نصیب فرمائے اور جس لحاظ سے،
جتنا کسی میں استطاعت ہے، دینِ متین کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔
اس میں کسی کو جوحسن نظر پڑے، وہ اللہ اوراس کے رسول ﷺ کی طرف سے ہے،
اوراس میں جوکمی وکوتاہی دکھائی دے، وہ میری کمزوریوں کی وجہ سے ہے۔
اگرمیرے دوستوں نے خصوصی عنایت ونوازش کرتے ہوئے

میری کمزوریوں کی پردہ کشائی فرمائی تو شکریہ ادا کروں گا۔ اللہ تعالیٰ سب کو اپنی حفظ
واماں میں رکھے اور جہاں تک انسان کی ذات کے حوالے سے کمیوں کا دُور ہونا
ممکن ہے، دُور فرمائے۔ آمین بجاہِ طٰہٰ ویٰس ﷺ

ترجمہ کے وقت پیشِ نظر رکھے گئے امور:

جب سے اللہ تعالیٰ نے مجھے اس چیز کی توفیق بخشی ہے کہ میں عربی کتب
کاترجمہ یا کسی اورحوالے سے دینی موادعوام اہل سنت تک پہنچاؤں، میری یہ
اولیں کوشش اوردیرینہ خواہش رہی ہے، کہ اپنے قارئین وسامعین کواس چیز کے
سمجھنے میں زیادہ سے زیادہ آسانی مہیا کی جائے، الحمدللہ! پہلے بھی "تھل بك
سروس خوشاب" کے توسط سے جوکتابیں (توسُّل اهل قبور، معین
الصیغه، **تردیدِ وہابیہ بدلائلِ کافیہ**، معین التركيب فی ضیاء
التسهیل) چھپ کر میرے کرم فرما قارئین تک پہنچی ہیں، ان میں بھی کچھ کمپوزنگ
(Composing) اورمکمل پروف ریڈنگ (Proof Reading) مجھے
بذاتِ خود کرنے کا موقعہ میسر آیا اوریوں ہی سمجھ لیں، اب بھی صورتِ حال اسی
طرح ہی ہے، (وقت تو کافی خَرچ ہوتا ہے، لیکن اپنی مرضی کی چیز تو بن جاتی ہے
، حالانکہ اتنے وقت میں اتنی دواور کتابوں کا ترجمہ مکمل کیا جاسکتا ہے) بہرحال جن
باتوں کا بطورِ خاص اہتمام کیا گیا وہ یہ ہیں:

قرآنی آیات:۔

جتنی قرآنی آیات آئی ہیں، تمام کو عربی عبارت مع اعراب لکھا گیا،
سورت اورآیت نمبر بھی ساتھ لکھ دیا گیا نیز آیت اوراس کے ترجمہ کو چھوٹی ()،
آیات کو بڑی ﴿﴾ بریکٹس (Brakets) لگا کر، دوسری عربی سے الگ کرنے کا
خصوصی اہتمام کیا گیا تا کہ کوئی تھوڑے سے تھوڑا پڑھا ہوا شخص بھی، ان کو جدا

کرنے میں کسی قسم کی دشواری محسوس نہ کرے۔ اِعراب: آیات، اَحادیث اور علماء ذی شان کی عربی عبارات کسی بھی کتاب کی زیب وزینت اور صاحبِ کتاب کے لئے خیروبَرکت کا باعث اور مقرر کے لئے علمی اِستعداد وصلاحیت کا نشان ہوا کرتی ہیں، اس لئے جہاں تک ایک بندے کی فہم، فکر، صلاحیت، استطاعت نے ساتھ دیا، تمام پر بطورِ خاص اِعراب لگایا ہے تا کہ کسی شعبہ سے بھی تعلق رکھنے والے قاری کے لئے اِن کو درست طریقے سے پڑھنے میں کوئی دقت پیش نہ آئے۔

علامات:

ایک لفظ کو دوسرے لفظ، ایک کلمہ کو دوسرے کلمہ، ایک جملہ کو دوسرے جملہ اور ایک عبارت کو دوسری عبارت سے جدا کرنے کے لئے جن علامات کی ضرورت ہوتی ہے تا کہ بات کو اپنے مقام پر رکھ کر سمجھا جائے، جتنی کچھ اس بارے بندہ کی معلومات تھیں، ان کو استعمال کر کے پوری توجّہ کے ساتھ کامے، ڈیشیں، بریکٹیں وغیرہ لگائی ہیں

صلائے عام ہے یارانِ نکتہ داں کے لئے

آپ کی روشن آراء کا منتظر

العبدالمنیب

حافظ عبدالغفار خان سیالوی

مقدمہ

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جو سب سے بڑا بادشاہ، بہت زیادہ عطا فرمانے والا، ہمیشہ رحم فرمانے والا، توبہ قبول فرمانے والا، جس نے لوگوں کو مٹی سے پیدا کیا اور عقل عطا فرمانے کے سبب انہیں جس چیز کا مکلّف بنایا انہیں اسکی ادائیگی کے قابل بنادیا۔

اور میں گواہی دیتا ہوں کہ سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، نہ اس میں کوئی شک ہے نہ شُبہ، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول ﷺ ہیں، جن پر کتاب نازل فرمائی گئی جو عقل والوں کے لئے نصیحت اور بصیرت حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔

اللہ تعالیٰ صلوٰۃ وسلام فرمائے آپ پر، آپ کی آل پر، صحابہ کرامؓ پر اور ہر اس شخص پر جس نے انجام کے دن تک اخلاص کے ساتھ ان سلف صالحین کی پیروی کی۔ اَمَّا بَعْدُ (یعنی حمد وصلوٰۃ کے بعد) موت برحق ہے کیونکہ ہر مخلوق پر موت کا آنا حق ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے؛

﴿اِنَّکَ مَیِّتٌ وَّ اِنَّھُمْ مَّیِّتُوْنَ﴾ (سورۂ زمر، آیت:۳۰)

(بے شک! آپ نے بھی دنیا سے انتقال فرمانا ہے اور انہوں نے بھی مرنا ہے)

دوسرا ارشاد گرامی ہے؛

﴿کُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَۃُ الْمَوْتِ﴾ (سورۂ آل عمران، آیت:۱۸۵)

(ہر نفس موت کو چکھنے والا ہے)

فائدۂ دعا

اور اس میں کوئی شک نہیں کہ دعا، اُن اعمال میں سے ایک عمل ہے، جن کے ذریعے میت کو فائدہ حاصل ہوتا ہے، اوراس کی دلیل اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کا یہ فرمان ہے۔ اِذَا مَاتَ اِبْنُ آدَمَ اِنْقَطَعَ عَمَلُهٗ اِلَّا مِنْ ثَلَاثَةٍ: صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ، عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهٖ، أَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُوْلَهٗ "

(جب آدمی فوت ہوجاتا ہے تو اس کے اعمال کا سلسلہ منقطع ہوجاتا ہے لیکن تین اَعمال ایسے ہیں جن کا ثواب میت کو فوت ہوجانے کے باوجود ملتا رہتا ہے؛صدقۂ جاریہ، علمِ نافع اور دعا کرنے والا نیک بیٹا)

اِس حدیث کو حضرت امام مسلمؒ (۱۶۳۱)،امام بخاریؒ (۳۸) نے اپنی مشہورِ زمانہ کتاب "اَلاَدَبُ الْمُفْرَدُ "(۳۸) میں اور امام ابوداؤدؒ (۲۸۸۰) نے روایت کیا۔

دعا عبادت ہے

پیغمبرِ اعظم ﷺ کا فرمان ہے؛" اَلدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ "

(دعا عبادت ہی ہے) اس حدیث کو حضرات امام ابوداؤدؒ (۱۴۷۹)،امام ترمذیؒ (۳۲۴۴)،امام نسائیؒ "سنن کبریٰ" (۱۱۴۶۴) میں اور امام ابنِ ماجہؒ (۳۸۲۸) نے روایت فرمایا۔

آدابِ دعا

۱۔دل کا حاضر ہونا،

۲،اللہ تعالیٰ سے قبولیت کا یقین رکھنا

دلیل: بروایتِ حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ موجود ہے، نبی کریم ﷺ نے ارشاد

فرمایا؛اُدْعُوااللّٰهَ وَاَنْتُمْ مُوْقِنُوْنَ بِالْاِجَابَةِ ، وَاعْلَمُوْااَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَايَسْتَجِيْبُ دُعَاءً مِّنْ قَلْبٍ غَافِلٍ ،لَاهٍ ،، (اللہ تعالیٰ سے دعا، اِس یقین کے ساتھ کرو کہ میری دعا ضرور قبول فرمائی جائے گی اور یہ بات بھی ہمیشہ آپ لوگوں کے علم میں رہنی چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ ایسے دل سے نکلنے والی دعا کو کبھی شرفِ قبولیت عطا نہیں فرماتا، جو غافل اور سستی کرنے والا ہو)۔

اس حدیث کو حضرات امام ترمذیؒ (۳۴۷۴) اور امام حاکمؒ (۱/۴۹۳) نے روایت کیا ہے۔

میّت کیلئے دعا کی منفعت

پھر میّت کو کبھی اللہ کی بارگاہ میں، اس حال میں پیش کیا جاتا ہے کہ اسے نفع دینے والی کوئی چیز باقی نہیں رہ جاتی مگر وہ مال و دولت جو اس نے اللہ کی راہ میں لٹایا ہوتا ہے ،نیک اعمال ،جو اس نے کئے ہوتے ہیں، حالانکہ وہ مؤمن ہوتا ہے، خشوع وخضوع کرنے والا، عاجزی وانکساری کرنے والا اور اس کی بارگاہِ بے کس پناہ میں سرِ نیاز خم کرنے والا ہوتا ہے۔

تو کیونکہ اب ایسے شخص کیلئے دعا اپنے خالق ومولیٰ کے حریمِ ناز سے رحمت وبخشش کی بارشیں نازل ہونے کا ذریعہ بن کر باقی رہ جاتی ہے اور یہ کہ وہ میّت کو اس کے ربّ کی مغفرت کی بارشوں سے خوب سیراب کرتی ہے اور وہ اپنے رب کے عفو ودرگذر سے خوب مستفید ہوتا ہے جبکہ یہ وہ وقت ہوتا ہے جب میّت برزخی زندگی میں پیش آنے والے اَن سین (un,seen) حادثات وواقعات کا سامنا کررہا ہوتا ہے۔

مذکورہ باتوں کو اچھی طرح ذہن نشین فرمالیں تو "مکتبۂ صفا" کی انتظامیہ کے درمیان یہ مشورہ طے پایا کہ اَلدُّعَا لِلْمَيِّتِ مِنَ الْقُرْآنِ وَ

الحَدِیْثِ" کے عنوان کی حامل ایک چھوٹی سی کتاب لکھی جائے تو اس کو تیار کرنے کی ذمہ داری مجھے سونپی گئی۔

اللہ رب العزت نے توفیق عنایت فرمائی اور یہ کتاب تیار ہوگئی، اس کے بارے، میں صرف یہی کہوں گا (ھٰذَامِن فَضلِ رَبِّی) وَکَانَ فَضلُ اللّٰہِ عَظِیْمًا (اللہ کا فضل بہت بڑا ہے) اس بحث کے آغاز کا شرف میں نے " سورۃ فَاتِحَۃُ " اور " یٰسِیْنُ " کو لکھ کر کیا اور ان میں وارد ہونے والے مشکل اَلفاظ کی تشریح بھی کردی "حقوقِ مسلم برمسلم" کے بیان میں، جو حدیث ہے، اس کو لانے کی عزت حاصل کرنے سے بزرگ ہوا بعد ازاں حضور نبی مکرم ﷺ سے منقول دعاؤں کا ایک وسیع سلسلہ اس طرح شروع ہوا جس کی اِبتدا میں وہ اَحادیث آئیں جن کا تعلق، اس لمحۂ اِحساس سے ہے جو قُربِ مرگ کے وقت ہوتا ہے، یہ سلسلہ چلتا ہوا، یہاں تک پہنچا کہ قریبُ المرگ آدمی کو کلمہ کی تلقین کس طرح کی جاتی ہے، میت کے پاس بیٹھ کر کیا کہا جاتا ہے اور دعا کی شرائط کیا ہیں؟ اس کے بعد مجھ پر خوش نصیبی اس طرح غالب آئی کہ میں نے صلاۃ برمیت کے اُن اَذکار کو پیش کیا، جو اَحادیث نبویہ علٰی صاحبِھا الصَّلٰوۃُ والسَّلام میں وارد ہیں نیز آثارِ صحابۂ کرام وتابعین عظام اور سلف صالحین میں موجود ہیں۔

اَلحَمدُ لِلّٰہِ! میں نے اَلدُّعَا لِلطِّفلِ المَیِّتِ " کا الگ عنوان باندھ کر مستقل کلام کیا ہے، ایک عنوان میں نے " أھمِیَّۃُ الدُّعَا بِظَھرِ الغَیبِ لِمَنْ سَبَقَنَامِنَ المُؤْمِنِینَ " (پیٹھ پیچھے اُن لوگوں کے لئے دعا کرنے کی اہمیت جو اِیمان سلامت لے کر ہم سے سبقت لے گئے) باندھا ہے۔

اسی طرح میں نے "فوت شدہ کو قبر میں اتارنے کی دعا، دفن کرنے کے بعد کی دعا" کو (اَحادیث کے حوالے سے) واضح کیا اور میں نے ایک اور فصل تحریر کی، جسکا عنوان " ھَلِ الدُّعَاءُ یَنفَعُ المَیِّتِ؟ (کیا دعا میت کو فائدہ دیتی

ہے؟) متعین کیا اور صرف عنوان باندھ کے یوں ہی چھوڑ نہیں دیا بلکہ ایسے دلائلِ شافیہ، کافیہ ودافعہ ذکر کئے، جو اس کی خوب خوب وضاحت کرنے والے ہیں۔

اس کے بعد "زیارتِ قبور کے وقت دعا" کے بارے حدیث نقل کی ہے، آخر میں "نماز برمیت" میں پڑھی جانے والی پسندیدہ دعاؤں کو لایا ہوں۔

خدائے واحد سے دعا گو ہوں کہ وہ ہمارے اوپر اپنی خصوصی رحمتوں کی بارش فرمائے، ہر وقت اس کی درگذر، ہمارے ساتھ ہو، وہ ہمارے موتٰی پر بھی رحم فرمائے، اور ہمیں اچھے کام اپنانے کی اور برے کاموں کو خیر آباد کہنے کی توفیق دیدے۔ اے اللہ! ہمیں ایسا علم عطا فرما، جو ہمیں نفع دینے والا ہو، جو کچھ ہم نے علم سیکھ لیا ہے، اس کو ہمارے لئے نفع بخش بنا اور اے سب رحم کرنے والوں سے بڑھکر رحم فرمانے والے! ہمارے علم میں اور اضافہ فرما وَآخِرُ دَعْوَانَااَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

سورۃ الفاتحۃ

﴿ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ﴾

﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ☆ (سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں، جو سارے جہانوں کو مرتبۂ کمال تک پہنچانے والا ہے)

الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ☆ (بہت ہی مہربان، ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے۔)

مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ ☆ (روزِ جزاء کا مالک ہے)

اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ☆ (تیری ہی، ہم عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے مدد چاہتے ہیں)

اِھْدِ نَاالصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ☆ (چلا ہم کو سیدھے راستہ پر)

صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ (راستہ ان لوگوں کا جن پر تو نے انعام فرمایا)

غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّالِّیْنَ﴾ (نہ ان کا، جن پر غضب ہوا اور نہ گمراہوں کا)

فضائل سورۂ یٰس

صحابیٔ رسول ﷺ حضرت مغفل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا؛

قَلْبُ الْقُرْاٰنِ یٰسٓ لَا یَقْرَؤُھَا رَجُلٌ یُرِیْدُ اللّٰہَ وَالدَّارَ الْاٰخِرَۃَ اِلَّا غُفِرَ لَہٗ، اِقْرَؤُوْھَا عَلٰی مَوْتَاکُمْ"

(قرآن پاک کا دل سورۂ یٰس ہے اللہ، (اسکے رسول ﷺ) اور دارِ آخرت پر ایمان رکھنے والا آدمی، اسے پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے معاف فرما دیتا ہے، اپنے موتیٰ پر اس کی تلاوت کیا کرو) اس حدیث کو حضرات امام احمدؒ (۲۶/۵)، امام ابوداؤدؒ (۳۱۲۱)، امام نسائیؒ نے اپنی مشہور زمانہ کتاب عملُ الیومِ والیلۃِ (رات، دن کے اعمال) (۱۰۷۵)، امام ابن ماجہؒ اور امام حاکمؒ (۱/۵۶۵) نے روایت کیا ہے۔ اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا؛

اِنَّ لِکُلِّ شَیْءٍ قَلْبًا وَّقَلْبُ الْقُرْاٰنِ یٰسٓ، وَمَنْ قَرَءَ یٰسٓ کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ بِقِرَءَتِھَا قِرَاءَۃَ الْقُرْاٰنِ عَشْرَ مَرَّاتٍ"

(یقیناً ہر شی کا ایک دل ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی لاریب کتاب قرآن پاک کا دل سورۂ یٰس ہے، جس نے سورۂ یٰس کی تلاوت کی اللہ تعالیٰ اسکے لئے سورۂ یٰس تلاوت کرنے کے عوض دس بار مکمل قرآن پاک پڑھنے کا ثواب لکھ دیتا ہے)

اس حدیث کو، حضرت امام ترمذیؒ (۲۸۸۷) نے روایت کیا ہے۔

اور حضرت جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے

فرمایا؛ مَنْ قَرَءَ یٰسٓ فِیْ لَیْلَۃٍ اِبْتِغَاءَ وَجْہِ اللّٰہِ غُفِرَ لَہٗ"

(جس نے بھی اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے رات کے وقت سورۂ یٰس کو پڑھا، اللہ تعالیٰ اسے مغفرت عطا فرما دے گا)

اس حدیث کو حضرات امام حبّان (۲۵۶۵) امام دارمیؒ (۲/۴۵۷)، "عَمَلُ الْیَوْمِ وَاللَّیْلَۃِ" کے اندر جناب ابن سنیؒ اور "حِلْیَۃ" (۲/۱۵۹) کے اندر جناب ابو نعیمؒ نے روایت کیا ہے۔

سُوْرَۃُ یٰسٓ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

(اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں، جو انتہائی مہربان، ہمیشہ رحم فرمانے والا)

یٰسٓ ☆ اے سیّد (عرب وعجم)

وَالْقُرْاٰنِ الْحَکِیْمِ ☆ قسم ہے قرآنِ حکیم کی

اِنَّکَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ☆ بے شک آپ رسولوں میں سے ہیں

عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ☆ یقیناً آپ راہِ راست پر ہیں

تَنْزِیْلَ الْعَزِیْزِ الرَّحِیْمِ ☆ نازل فرمایا ہے (قرآن کو) عزیز اور رحیم نے

لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اُنْذِرَ اٰبَآؤُھُمْ فَھُمْ غٰفِلُوْنَ ☆ تاکہ آپ ڈرا سکیں اس قوم کو جن کے باپ دادا کو (طویل عرصہ سے) نہیں ڈرایا گیا، اس لئے وہ غافل ہیں

لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلٰٓی اَکْثَرِھِمْ فَھُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ ☆ بے شک (ان کے پیہم کفر و عناد کے باعث) یہ بات لازم ہو چکی ہے، ان میں سے اکثر پر کہ وہ ایمان نہیں لائیں گے

اِنَّا جَعَلْنَا فِیْٓ اَعْنَاقِھِمْ اَغْلٰلًا فَھِیَ اِلَی الْاَذْقَانِ فَھُمْ مُّقْمَحُوْنَ ☆ ہم نے ان کی گردنوں میں طوق ڈال دیئے ہیں پس وہ ان کی ٹھوڑیوں تک پہنچے ہوئے

ہیں، اس لئے ان کے سر اوپر کو اٹھے ہوئے ہیں

وَجَعَلْنَا مِنْ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَيْنٰهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ ☆ اور ہم نے بنا دی ہے ان کے سامنے ایک دیوار اور ان کے پیچھے ایک دیوار، اور ان کی آنکھوں پر پردہ ڈال دیا ہے پس وہ کچھ نہیں دیکھ سکتے

وَسَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ☆ اور یکساں ہے ان کے لئے چاہے آپ انہیں ڈرائیں یا نہ ڈرائیں وہ ایمان نہیں لائیں گے

اِنَّمَا تُنْذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّكْرَ وَخَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ، فَبَشِّرْهُ بِمَغْفِرَةٍ وَّاَجْرٍ كَرِيْمٍ ☆ آپ تو صرف اسی کو ڈراتے ہیں، جو قرآن کا اتباع کرتا ہے اور رحمان سے بن دیکھے ڈرتا ہے، پس ایسے شخص کو مغفرت کا اور بہترین اجر کا مژدہ سنائیے،

اِنَّا نَحْنُ نُحْيِ الْمَوْتٰى وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوْا وَاٰثَارَهُمْ ۚ وَكُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ فِيْ اِمَامٍ مُّبِيْنٍ ☆ بے شک ہم ہی مردوں کو زندہ کرتے ہیں اور (ان اعمال کو) لکھ لیتے ہیں جو وہ آگے بھیجتے ہیں، اور ان کے آثار کو بھی جو وہ پیچھے چھوڑ جاتے ہیں اور لوح محفوظ میں ہر چیز کو ہم نے شمار کر رکھا ہے

وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلًا اَصْحٰبَ الْقَرْيَةِ اِذْ جَآءَهَا الْمُرْسَلُوْنَ ☆ اور بیان فرمائیے! ان کے (سمجھانے کے) لئے مثال گاؤں کے باشندوں کی جب وہاں (ہمارے) رسول آئے

اِذْ اَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمُ اثْنَيْنِ فَكَذَّبُوْهُمَا فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ فَقَالُوْٓا اِنَّآ اِلَيْكُمْ مُّرْسَلُوْنَ ☆ جب (پہلے) ہم نے ان کی طرف دو رسول بھیجے تو انہوں نے ان کو جھٹلایا پس ہم نے (انہیں) ایک تیسرے رسول سے تقویت دی تو ان تینوں نے (انہیں) کہا کہ ہمیں تمہاری طرف بھیجا گیا ہے

قَالُوْا مَآ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ۙ وَمَآ اَنْزَلَ الرَّحْمٰنُ مِنْ شَيْءٍ ۙ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا

تَكْذِبُوْنَ ☆ بستی والوں نے کہا؛ تم ہماری مانند انسان ہی تو ہو اور رحمان نے تو کوئی چیز نہیں اتاری، تم تو بس جھوٹ ہی بول رہے ہو

قَالُوْا رَبُّنَا يَعْلَمُ اِنَّآ اِلَيْكُمْ لَمُرْسَلُوْنَ ☆ رسولوں نے کہا؛ ہمارا رب جانتا ہے کہ یقیناً ہم تمہاری طرف بھیجے گئے ہیں،

وَمَا عَلَيْنَآ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ☆ اور ہم پر بجز اس کے کوئی ذمہ داری نہیں (کہ پیغام حق) کھول کر پہنچا دیں

قَالُوْٓا اِنَّا تَطَيَّرْنَا بِكُمْ ۚ لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهُوْا لَنَرْجُمَنَّكُمْ وَلَيَمَسَّنَّكُمْ مِّنَّا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ☆ وہ کہنے لگے؛ ہم تو تمہیں اپنے لئے فال بد سمجھتے ہیں، اگر تم باز نہ آئے، تو ہم تمہیں ضرور سنگسار کر دیں گے اور ہماری طرف سے تمہیں دردناک عذاب پہنچے گا

قَالُوْا طَآئِرُكُمْ مَّعَكُمْ ۭ اَئِنْ ذُكِّرْتُمْ ۭ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ☆ رسولوں نے فرمایا؛ تمہاری بدفالی تمہیں نصیب ہو، (حیرت ہے) اگر تمہیں نصیحت کی جاتی ہے (تو تم دھمکیاں دینے لگتے ہو) بلکہ تم لوگ حد سے بڑھ جانے والے ہو

وَجَآءَ مِنْ اَقْصَا الْمَدِيْنَةِ رَجُلٌ يَّسْعٰى قَالَ يٰقَوْمِ اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِيْنَ ☆ دریں اثنا! شہر کے پرلے کنارے سے ایک شخص دوڑتا ہوا آیا، اس نے کہا؛ اے میری قوم! رسولوں کی پیروی کرو۔

اتَّبِعُوْا مَنْ لَّا يَسْئَلُكُمْ اَجْرًا وَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ☆ پیروی کرو، ان (پاکبازوں) کی جو تم سے کوئی اجر طلب نہیں کرتے اور وہ سیدھی راہ پر ہیں

وَمَا لِيَ لَآ اَعْبُدُ الَّذِيْ فَطَرَنِيْ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ☆ اور مجھے کیا حق پہنچتا ہے، کہ میں عبادت نہ کروں، اس کی جس نے مجھے پیدا فرمایا، اور اسی کی طرف تم (سب) نے لوٹ کر جانا ہے۔

ءَ اَتَّخِذُمِنْ دُوْنِهٖٓ آلِهَةً اِنْ يُّرِدْنِ الرَّحْمٰنُ بِضُرٍّ لَّاتُغْنِ عَنِّىْ شَفَاعَتُهُمْ شَيْئًا وَّلَا يُنْقِذُوْنَ ☆ کیا (میرے لئے جائز ہے کہ) میں اسے چھوڑ کر کوئی اور خدا بنالوں؟ (ہرگز نہیں) اگر رحمان مجھے کوئی تکلیف پہچانا چاہے، توان کی سفارش مجھے ذرا فائدہ نہ پہنچا سکے گی اور نہ وہ مجھے چھڑا سکیں گے،

اِنِّىْٓ اِذاً لَّفِىْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ☆ (اگر میں شرک کروں) تو میں بھی اس وقت کھلی گمراہی میں مبتلا ہو جاؤں گا۔

اِنِّىْٓ اٰمَنْتُ بِرَبِّكُمْ فَاسْمَعُوْنَ ☆ پس (کان کھول کر) میرا اعلان سن لو! میں تمہارے رب پر ایمان لے آیا،

قِيْلَ ادْخُلِ الْجَنَّةَ ط قَالَ يٰلَيْتَ قَوْمِىْ يَعْلَمُوْنَ ☆ حکم ہوا (جا) جنت میں داخل ہو جا، وہ بولا؛ کاش! میری قوم بھی جان لیتی

بِمَاغَفَرَلِىْ رَبِّىْ وَجَعَلَنِىْ مِنَ الْمُكْرَمِيْنَ ☆ کہ مجھے میرے رب نے بخش دیا ہے، اور مجھے باعزت لوگوں میں شامل کر دیا ہے

وَمَآاَنْزَلْنَاعَلٰى قَوْمِهٖ مِنْۢ بَعْدِهٖ مِنْ جُنْدٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَمَا كُنَّا مُنْزِلِيْنَ ☆ اور ہم نے اس کی قوم پر اس (کی شہادت) کے بعد کوئی لشکر آسمان سے نہ اتارا اور نہ ہمیں اس کی ضرورت تھی

اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَاهُمْ خٰمِدُوْنَ ☆ وہ تو ایک گرج ہی تھی، پس وہ بجھے ہوئے کوئلے بن گئے

يٰحَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ ج مَايَاْتِيْهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا كَانُوْابِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ☆ صد افسوس، ان بندوں پر! ان کے پاس جو بھی رسول آیا، وہ اس کے ساتھ مذاق کرنے لگ گئے

اَلَمْ يَرَوْاكَمْ اَهْلَكْنَاقَبْلَهُمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ اَنَّهُمْ اِلَيْهِمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ☆ کیا، ان کو علم نہیں کہ کتنی امتوں کو ہم نے ان سے پہلے ہلاک کر دیا؟ (اور) وہ (آج

تک) ان کی طرف لوٹ کر نہ آئے

وَاِنْ كُلٌّ لَّمَّاجَمِيْعٌ لَّدَيْنَامُحْضَرُوْنَ ☆ اور ان سب کو ہمارے سامنے حاضر کر دیا جائے گا

وَاٰيَةٌ لَّهُمُ الْاَرْضُ الْمَيْتَةُ ج اَحْيَيْنٰهَاوَاَخْرَجْنَامِنْهَا حَبًّا فَمِنْهُ يَاْكُلُوْنَ ☆ اور ایک نشانی، ان کے لئے یہ مردہ زمین ہے، ہم نے اسے زندہ کر دیا اور ہم نے اس سے غلہ نکالا، پس وہ اس سے کھاتے ہیں

وَجَعَلْنَافِيْهَاجَنّٰتٍ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّاَعْنَابٍ وَّفَجَّرْنَافِيْهَامِنَ الْعُيُوْن ☆ اور ہم نے اس میں کھجور اور انگوروں کے باغات اگائے اور اس میں چشمے جاری کر دیئے

لِيَاْكُلُوْامِنْ ثَمَرِهٖ وَمَاعَمِلَتْهُ اَيْدِيْهِمْ ط اَفَلَا يَشْكُرُوْنَ ☆ تاکہ وہ اس کے پھلوں سے کھائیں اور اس کو ان کے ہاتھوں نے نہیں بنایا ہے، کیا وہ (ان نعمتوں پر) شکر ادا نہیں کرتے؟

سُبْحٰنَ الَّذِىْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَامِمَّاتُنْبِتُ الْاَرْضُ وَمِنْ اَنْفُسِهِمْ وَمِمَّالَايَعْلَمُوْنَ ☆ عیب سے پاک ہے وہ ذات، جس نے ہر چیز کو جوڑا جوڑا پیدا فرمایا، جنہیں زمین اگاتی ہے، اور خود ان کے نفسوں کو بھی، اور ان چیزوں کو بھی جنہیں وہ (ابھی) نہیں جانتے

وَاٰيَةٌ لَّهُمُ الَّيْلُ ج نَسْلَخُ مِنْهُ النَّهَارَ فَاِذَاهُمْ مُّظْلِمُوْنَ ☆ اور دوسری نشانی، ان کے لئے رات ہے، ہم اتار لیتے ہیں، اس سے دن کو، یک لخت، وہ اندھیرے میں رہ جاتے ہیں

وَالشَّمْسُ تَجْرِىْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَاط ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ☆ اور (یہ) آفتاب ہے، جو چلتا رہتا ہے، اپنے ٹھکانے کی طرف، یہ اندازہ مقرر کیا ہوا ہے، اُس (خدا کا) جو عزیز (اور) علیم ہے

وَالْقَمَرَ قَدَّرْنٰهُ مَنَازِلَ حَتّٰى عَادَ كَالْعُرْجُوْنِ الْقَدِيْمِ ☆
اور (ذرا) چاند کو دیکھو! ہم نے اس کے لئے منزلیں مقرر کردی ہیں، آخر کار، وہ کھجور کی بوسیدہ شاخ کی مانند ہو جاتا ہے

لَا الشَّمْسُ يَنْبَغِيْ لَهَآ اَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَلَا الَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ ؕ وَكُلٌّ فِيْ فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ ☆ نہ سورج کی یہ مجال کہ (پیچھے سے) چاند کو آ پکڑے اور نہ رات کو یہ طاقت ہے کہ دن سے آگے نکل جائے، اور سب (سیارے اپنے اپنے) فلک میں تیر رہے ہیں۔

وَاٰيَةٌ لَّهُمْ اَنَّا حَمَلْنَا ذُرِّيَّتَهُمْ فِى الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ۙ ☆ اور ایک نشانی ان کے لئے یہ بھی ہے کہ ہم نے سوار کیا، ان کی اولاد کو ایک کشتی میں جو بھری ہوئی تھی

وَخَلَقْنَا لَهُمْ مِّنْ مِّثْلِهٖ مَا يَرْكَبُوْنَ ☆ اور ہم نے پیدا کیں، ان کے لئے اس کشتی کی مانند اور چیزیں جن پر وہ سوار ہوتے ہیں

وَاِنْ نَّشَاْ نُغْرِقْهُمْ فَلَا صَرِيْخَ لَهُمْ وَلَا هُمْ يُنْقَذُوْنَ ۙ ☆
اور اگر ہم چاہیں تو انہیں غرق کر دیں، پس کوئی ان کی فریاد سننے والا نہ ہو اور نہ وہ ڈوبنے سے بچا سکیں

اِلَّا رَحْمَةً مِّنَّا وَمَتَاعًا اِلٰى حِيْنٍ ☆ بجز اس کے کہ ہم ان پر رحمت فرمائیں اور ان کو کچھ وقت تک لطف اندوز ہونے دیں

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّقُوْا مَا بَيْنَ اَيْدِيْكُمْ وَمَا خَلْفَكُمْ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ☆
اور جب انہیں کہا جاتا ہے کہ ڈرو (اس عذاب سے) جو تمہارے سامنے ہے اور جو تمہارے پیچھے ہے، تا کہ تم پر رحم کیا جائے

وَمَا تَاْتِيْهِمْ مِّنْ اٰيَةٍ مِّنْ اٰيٰتِ رَبِّهِمْ اِلَّا كَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ ☆ اور نہیں آتی ان کے پاس کوئی نشانی ان کے رب کی نشانیوں سے مگر وہ اس سے روگردانی کرنے لگتے ہیں

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ ۙ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنُطْعِمُ مَنْ لَّوْ يَشَآءُ اللّٰهُ اَطْعَمَهٗ ۖ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ☆ اور جب انہیں کہا جاتا ہے کہ خرچ کرو اس مال سے جو تمہیں اللہ نے دیا ہے تو کافر کہتے ہیں اہل ایمان کو، کیا ہم انہیں کھانا کھلائیں جنہیں اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو خود کھلا دیتا (اے ناصحو!) تم تو بالکل بہک گئے ہو

وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ☆ اور کافر کہتے ہیں: یہ وعدہ کب آئے گا، اگر تم سچے ہو (تو اس کا مقررہ وقت بتا دو)

مَا يَنْظُرُوْنَ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً تَاْخُذُهُمْ وَهُمْ يَخِصِّمُوْنَ ☆
یہ (ناہنجار) نہیں انتظار کر رہے، مگر اس ایک گرج کا، جو (اچانک) انہیں دبوچ لے گی، جب وہ بحث، مباحثہ کر رہے ہونگے

فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ تَوْصِيَةً وَّلَآ اِلٰٓى اَهْلِهِمْ يَرْجِعُوْنَ ع ☆ پس نہ وہ (اس وقت) کوئی وصیت کر سکیں گے اور نہ اپنے گھر والوں کی طرف لوٹ کر آ سکیں گے

وَنُفِخَ فِى الصُّوْرِ فَاِذَا هُمْ مِّنَ الْاَجْدَاثِ اِلٰى رَبِّهِمْ يَنْسِلُوْنَ ☆
اور (دوبارہ جب) صور پھونکا جائے گا، تو فوراً وہ اپنی قبروں سے نکل نکل کر اپنے پروردگار کی طرف تیزی سے جانے لگیں گے

قَالُوْا يٰوَيْلَنَا مَنْ بَعَثَنَا مِنْ مَّرْقَدِنَا ۜ سکتہ هٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ ☆ (اس وقت) کہیں گے ہائے! ہم برباد ہو گئے، کس نے ہمیں اٹھا کھڑا کیا ہے، ہماری خوابگاہ سے (آواز آئے گی) یہ وہی ہے جس کا رحمان نے وعدہ فرمایا تھا اور (اس کے) رسولوں نے سچ کہا تھا۔

اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ ☆
نہیں ہوگی مگر ایک زوردار کڑک، پھر وہ فوراً سب کے سب ہمارے سامنے حاضر کر دیئے جائیں گے

فَالْیَوْمَ لَاتُظْلَمُ نَفْسٌ شَیْئًاوَّلَا تُجْزَوْنَ اِلَّامَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ☆
پس آج نہیں ظلم کیا جائے گا، کسی پر ذرا بھر اور نہ ہی بدلہ دیا جائے گا تمہیں مگران اعمال کا جو تم کیا کرتے تھے

اِنَّ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ الْیَوْمَ فِیْ شُغُلٍ فٰکِھُوْنَ ☆ بے شک اہلِ بہشت آج (حسبِ مراتب) اپنے اپنے شغل سے لطف اندوز ہو رہے ہونگے

ھُمْ وَاَزْوَاجُھُمْ فِیْ ظِلٰلٍ عَلَی الْاَرَآئِکِ مُتَّکِئُوْنَ ☆ وہ اور ان کی بیویاں سایہ میں (مرصع) تختوں پر تکیہ لگائے بیٹھے ہونگے

لَھُمْ فِیْھَافَاکِھَةٌ وَّلَھُمْ مَّایَدَّعُوْنَ ☆ ان کے لئے وہاں (طرح طرح کے لذیذ) پھل ہونگے اور انہیں ملے گا، جو وہ طلب کریں گے

سَلٰمٌ قف قَوْلًامِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ ☆ تم سلامت رہو یہ (انہیں) اپنے رحیم رب کی طرف سے کہا جائے گا

وَامْتَازُواالْیَوْمَ اَیُّھَاالْمُجْرِمُوْنَ ☆ (اور حکم ہوگا) اے مجرمو! (میرے دوستوں سے) آج الگ ہو جاؤ

اَلَمْ اَعْھَدْاِلَیْکُمْ یٰبَنِیْٓ اٰدَمَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوا الشَّیْطٰنَ اِنَّهٗ لَکُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ ☆
کیا میں نے تمہیں یہ تاکیدی حکم نہیں دیا تھا،
اے اولادِ آدم! کہ شیطان کی عبادت نہ کرنا بلاشبہ وہ تمہارا کھلا دشمن ہے

وَاَنِ اعْبُدُوْنِیْ ط ھٰذَاصِرَاطٌ مُّسْتَقِیْمٌ ☆ اور میری عبادت کرنا، یہ سیدھا راستہ ہے

وَلَقَدْاَضَلَّ مِنْکُمْ جِبِلًّا کَثِیْرًا ط اَفَلَمْ تَکُوْنُوْا تَعْقِلُوْنَ ☆ (بایں ہمہ) تم میں سے بہت سے لوگوں کو شیطان نے گمراہ کر دیا، کیا تم عقل (وخرد) نہیں رکھتے تھے

ھٰذِہٖ جَھَنَّمُ الَّتِیْ کُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ☆ یہ ہے، وہ جہنم، جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا

تھا۔

اِصْلَوْھَاالْیَوْمَ بِمَا کُنْتُمْ تَکْفُرُوْنَ ☆ آج اس کی آگ تاپو، اس کفر کے باعث، جو تم کیا کرتے تھے

اَلْیَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰٓی اَفْوَاھِھِمْ وَتُکَلِّمُنَآاَیْدِیْھِمْ وَتَشْھَدُ اَرْجُلُھُمْ بِمَا کَانُوْایَکْسِبُوْنَ ☆ آج ہم کفار کے مونہوں پر مہر لگا دیں گے، اور ہم سے، اُن کے ہاتھ بات کریں گے اور اُن کے پاؤں گواہی دیں گے اُن (بدکاریوں) پر، جو وہ کمایا کرتے تھے

وَلَوْنَشَآءُ لَطَمَسْنَاعَلٰٓی اَعْیُنِھِمْ فَاسْتَبَقُواالصِّرَاطَ فَاَنّٰی یُبْصِرُوْنَ ☆ اور اگر ہم چاہتے تو ہم ان کی آنکھوں کا نشان تک محو کر دیتے پھر وہ راستہ کی طرف دوڑ کر آتے بھی تو (ان اندھوں) کو راستہ کیسے نظر آتا

وَلَوْنَشَآءُ لَمَسَخْنٰھُمْ عَلٰی مَکَانَتِھِمْ فَمَا اسْتَطَاعُوْا مُضِیًّاوَّ لَا یَرْجِعُوْنَ اور اگر ہم چاہتے تو ہم اُنہیں مسخ کر کے رکھ دیتے اُن کی جگہوں پر پھر وہ نہ آگے ،جا سکتے اور نہ پیچھے پلٹ سکتے

وَمَنْ نُّعَمِّرْهُ نُنَکِّسْهُ فِی الْخَلْقِ ط اَفَلَا یَعْقِلُوْنَ ☆ اور جس کو ہم طویل عمر دیتے ہیں تو کمزور کر دیتے ہیں، اس کی طبعی قوتوں کو، پھر یہ کیا اتنی بات بھی نہیں سمجھتے۔

وَمَاعَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ وَمَایَنْبَغِیْ لَهٗ ط اِنْ ھُوَ اِلَّاذِکْرٌوَّقُرْاٰنٌ مُّبِیْنٌ ☆
اور نہیں سکھایا، ہم نے اپنے نبی کو شعر، اور نہ یہ ان کے شایان شان ہے، نہیں ہے، یہ مگر نصیحت اور قرآن جو بالکل واضح ہے

لِّیُنْذِرَمَنْ کَانَ حَیًّاوَّیَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَی الْکٰفِرِیْنَ ☆ تاکہ وہ بروقت خبردار کرے، اسے جو زندہ ہے اور تاکہ کفار پر حجت تمام کردے

اَوَلَمْ یَرَوْااَنَّاخَلَقْنَالَھُمْ مِّمَّاعَمِلَتْ اَیْدِیْنَآاَنْعَامًافَھُمْ لَھَا مٰلِکُوْنَ ☆ کیا یہ

لوگ نہیں دیکھتے، کہ ہم نے ان کے لئے ،اس مخلوق سے، جو ہم نے اپنے ہاتھوں سے بنائی، مویشی پیدا فرمائے، پھر (اب) یہ اُن کے مالک ہیں

وَذَلَّلْنٰهَا لَهُمْ فَمِنْهَا رَكُوْبُهُمْ وَمِنْهَا يَاْكُلُوْنَ ☆ اور ہم نے انہیں ان کا تابعدار بنا دیا، پس ان میں سے بعض پر، وہ سواری کرتے ہیں اور بعض کا (گوشت) کھاتے ہیں

وَلَهُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ وَمَشَارِبُ ط اَفَلَا يَشْكُرُوْنَ ☆ اور ان کے لئے ان مویشیوں میں اور بھی کئی منفعتیں ہیں اور پینے کی چیزیں ہیں، کیا وہ شکر ادا نہیں کرتے۔

وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اٰلِهَةً لَّعَلَّهُمْ يُنْصَرُوْنَ ☆ اور ان (ظالموں) نے بنا لئے ہیں، اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر اور خدا کہ شاید وہ ان کی مدد کریں

لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَهُمْ وَهُمْ لَهُمْ جُنْدٌ مُّحْضَرُوْنَ ☆ یہ جھوٹے خدا ان کی مدد نہیں کر سکتے اور یہ کفار ان معبودوں کے لئے تیار شدہ لشکر ہیں

فَلَا يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ اِنَّا نَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ☆ پس نہ رنجیدہ کرے، آپ کو (اے حبیب) ان کا قول ہم خوب جانتے ہیں جس بات کو وہ چھپاتے ہیں اور جو ظاہر کرتے ہیں

اَوَلَمْ يَرَ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ نُّطْفَةٍ فَاِذَا هُوَ خَصِيْمٌ مُّبِيْنٌ ☆ کیا انسان (اس حقیقت کو) نہیں جانتا کہ ہم نے اسے نطفہ سے پیدا کیا ہے، پس اب وہ (ہمارا) کھلا دشمن بن بیٹھا ہے.

وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَّنَسِيَ خَلْقَهٗ ط قَالَ مَنْ يُّحْيِ الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيْمٌ ☆
اور بیان کرنے لگا ہے، ہمارے لئے (عجیب و غریب) مثالیں اور اس نے فراموش کر دیا، اپنی پیدائش کو، (گستاخ) کہتا ہے، اجی! کون زندہ کر سکتا ہے ہڈیوں کو، جب وہ بوسیدہ ہو چکی ہوں

قُلْ يُحْيِيْهَا الَّذِيْ اَنْشَاَهَا اَوَّلَ مَرَّةٍ ط وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيْمٌ ☆ آپ فرمایئے! (اے گستاخ سن) زندہ فرمائے گا، انہیں وہی جس نے انہیں پہلی بار پیدا کیا تھا اور ہر مخلوق کو خوب جانتا ہے

الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الشَّجَرِ الْاَخْضَرِ نَارًا فَاِذَا اَنْتُمْ مِّنْهُ تُوْقِدُوْنَ ☆ جس نے (اپنی حکمت سے) رکھ دی تمہارے لئے سبز درختوں میں آگ، پھر تم اس سے اور آگ سلگاتے ہو

اَوَلَيْسَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِقٰدِرٍ عَلٰٓى اَنْ يَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ ط بَلٰى ق وَهُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِيْمُ ☆ کیا وہ (قادرِ مطلق) جس نے پیدا فرمایا؛ آسمانوں اور زمین کو، قدرت نہیں رکھتا کہ پیدا کر سکے ان جیسی (چھوٹی سی) مخلوق، بے شک! (وہ ایسا کر سکتا ہے) اور وہی پیدا فرمانے والا سب کچھ جاننے والا ہے

اِنَّمَا اَمْرُهٗ اِذَا اَرَادَ شَيْئًا اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ☆ اس کا حکم، جب وہ کسی چیز کا ارادہ کرتا ہے تو صرف اتنا ہی ہے کہ وہ فرماتا ہے اسکو ہو جا، پس وہ ہو جاتی ہے

فَسُبْحٰنَ الَّذِيْ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ وَّاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ☆
پس، وہ (ہر عیب سے) پاک ہے جس کے ہاتھ میں ہر چیز کی حکومت ہے اور اسی کی طرف تمہیں لوٹایا جائے گا

حقوقِ مسلماں بر مسلماں

اسلام میں معاشرہ کی اساس اس چیز پر ہے کہ لوگ ایک دوسرے کے ساتھ پیار ومحبت والا تعلق رکھیں اور ایک دوسرے کیساتھ سگے بھائیوں کی طرح سلوک کریں، بمطابق اس ارشادگرامی کے جس میں اللہ نے ارشادفرمایا؛

﴿اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَۃٌ﴾

(بے شک اہل ایمان بھائی بھائی ہیں)سورۂ حجرات، آیت : ۱۰

اس آیتِ کریمہ میں بطورِخاص جن چیزوں کی ترغیب دی گئی ہے، وہ مسلمان بھائیوں کے مابین پختہ صلہ رحمی کاسلوک، باہم ایک دوسرے سے مہربانی کرنے کازیادہ ہونااور بایک دیگر موانست وغمگساری کے جذبات کاپوری طرح کارفرماہونا۔

جس وقت اجتماعی معاشرتی رابطے مضبوط ہوجاتے ہیں اور معاشرہ کے افراد کے درمیان باہمی محبت والفت کادوردورہ ہوتاہےتو تب ان کے درمیان اتحاد ویگانگت کی جھلک واضح نظرآتی ہے اور معاشرہ کے جملہ افراداپنے تمام حقوق وواجبات بصورتِ اتم اور بشکل اَکمل اداکرنے پر بڑی آسانی سے تیار ہوجاتے ہیں۔

ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر بہت سارے حقوق ہیں، جن میں سے ہرایک حق کے اندرعلامات محبت، اخلاص وتعاون موجود ہیں، مسلمانوں کے اندراجتماعی روح پیداہوتی ہے، دلوں میں اُخوت کاجذبہ گھر کرجاتاہے، نیز جانیں بھی اس کااثر قبول کئے بغیرنہیں رہتی ہیں علاوہ ازیں اللہ تعالیٰ کی خوشنودی بھی حاصل ہوتی ہے، (کیونکہ حدیث کے مطابق مخلوقِ خدااللہ کاکنبہ ہے، اس لئے)

اللہ تعالیٰ کی طرف سے ڈھیروں ثواب بھی عطاہوتے ہیں۔

اس بات میں بھی شک نہیں کہ اَحادیث نبویہ علیٰ صاحبھا الصلوٰۃ والسلام نے ایک مسلمان پردوسرے مسلمان کے حقوق کوکھلےلفظوں میں بیان کردیاہے۔

پس حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشادفرمایا؛حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ خَمْسٌ؛رَدُّ السَّلَامِ، وَ عِيَادَةُ الْمَرِيْضِ،وَاتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ،وَاِجَابَةُ الدَّعْوَةِ،وَتَشْمِيْتُ الْعَاطِسِ "(ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر پانچ حقوق ہیں؛سلام کاجواب دینا، بیمار کی عیادت کرنا، نماز جنازہ پڑھنا،دعوت قبول کرنا،چھینکنے والے کاجواب دینا)۔اس حدیث کوحضرات امام بخاریؒ (۱۲۴۰)اورامام مسلمؒ (۲۱۶۲) نے روایت کیا

مسلمانوں کی باہمی ذمہ داریاں

اس حدیث پاک میں ان ذمہ داریوں کابیان ہے، جومسلمانوں کے درمیان باہم ایک دوسرے پر واجب ہوتی ہیں، اب ان کیلئے مناسب راستہ یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی زمین پر، وہ ان کوعملی جامہ پہنانے کی سعیٔ جمیل فرمائیں، اسکی وجہ یہ ہے کہ ان کو اس سے بہت زیادہ اجتماعی فوائد حاصل ہوں گے،جن میں سے ہرایک نفع اپنی کامل منفعت کے ساتھ معاشرہ کے ہرایک فردکی جانب اس انداز میں لوٹ کرآئے گا کہ وہ اس سے شادکام ہوئے بغیرنہیں رہے گا، بھائی چارہ کی فضایوں قائم ہوگی کہ جب فرح وسرور کی خوشبوئیں لوٹنے کے مواقع آئیں گےتو احساسِ اُخوت کے سبب حقیقی خوشیوں کاحصول باسانی ممکن ہوگا، بعینہٖ اسی طرح خدانخواستہ اگرکبھی غم واندوہ کی گھنگھور گھٹائیں اُمڈکرچھاجائیں گی تواسی بھراگتی کے سچے جذبات موجودہونے کے سبب تھوڑے وقت میں ایک دم سارے غم غلط ہو

جائیں گے اور معاشرہ کا متأثر فرد جلدی نارمل (Normal) حالت میں آجائے گا،

سلام؛ جب دوسرا آدمی تیرے لئے پیار و محبت کی ادائیں اپناتا ہے اور اس کی زبان سے تیرے لئے پیار بھرے انداز میں کلماتِ اُلفت کا اظہار ہوتا ہے تو اس کی واضح جھلک ان چیزوں میں نظر آتی ہے مثلاً ایک مسلمان پیار و مہربانی کے جذبات سے سرشار ہو کر دوسرے مسلمان کو سلام کرے اور دوسرا مسلمان وقار، عزت واحترام اور محبت کے احساسات سے شرابور حالت میں اس کے سلام کا جواب لوٹائے،

وقتِ مصیبت صبر کی تلقین؛ خدانخواستہ اگر ایک مسلمان کسی مصیبت و بیماری کا شکار ہو جائے تو دوسرا مسلمان اس کی حوصلہ افزائی کے لئے اُس کی بیمار پرسی کر کے اس کی تعزیت کا اخلاقی فرض ادا کرے ، اگر ایک کسی آزمائش میں مبتلا ہو جائے تو دوسرا اس کے پاس بیٹھ کر اس کا دل بہلائے اور اگر وہ مجبور و مقہور ہو تو اس کی ظاہری و معنوی امداد بھی کرے

اتباعِ جنازہ؛ اسی طرح جنازہ کے پیچھے چلنے اور میت کے اہل خانہ کے دکھ ودرد میں شریک ہونے میں بھی ہمدردی اور اُلفت و پیار کی خوشبو پھیلی ہوئی ہے، جب اکثر اعزہ واَقرباء، دوست واَحباب اور اڑوس پڑوس کے لوگ کامل اِخلاص کے ساتھ، ان کی مصیبت میں اپنے آپ کو برابر کا شریک بنا کر ان کی معیت میں بیٹھ جاتے ہیں، تو میت کے اہل خانہ ان کی وجہ سے اپنے غم کو اِنتہائی ہلکا محسوس کرتے ہیں اور شدت وسختی کی اس عجیب وغریب گھڑی میں اُنس ومحبت کا جو پہلو موجود ہوتا ہے، وہ اس سے خوب مستفید ہوتے ہیں۔

اجابتِ دعوت؛ پھر مزید غور فرمائیں، (آپ کیلئے تدبر اور غور وفکر کا ایک وسیع

میدان موجود ہے) جب ایک مسلمان بھائی پورے خلوص کے ساتھ دوسرے مسلمان بھائی کو اپنے کاشانہ پر طعام یا کسی خاص فنکشن (function) میں شمولیت کی دعوت پیش کرتا ہے اور دوسرا مسلمان بھائی محبت واُلفت کے جذبات میں ڈوب کر صمیمِ قلب سے اس پُرخلوص دعوت کو شرفِ قبول بخشتا ہے تو اس سے بھی سہل اَجسام کو تازگی، اور الفت رکھنے والی روحوں کو جلاء ملتی ہے۔

دعوت دینے والے اور جس کو دعوت دی گئی ہے، انکے درمیان جو محبت پہلے سے موجود ہے، اس میں مزید اضافہ ہوتا ہے، خصوصاً جب داعی اور مدعو دونوں مادی لحاظ سے برابر ہوں۔

چھینک کا جواب؛ اب جہاں تک تعلق ہے، چھینک مارنے والے کے اداشدہ کلمات کا جواب دینے کا، تو اس میں ایک خوشگوار ادبی پہلو کارفرما ہے، جب اِسلام کے عنایت کردہ میٹھے میٹھے کلمات (مثلاً چھینک مارنے والا اپنی زبان سے کہتا ہے؛ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ (اللہ تیرا شکر ہے) سامع کہتا ہے؛ یَرْحَمُکَ اللّٰہُ (اللہ تیرے اوپر رحم فرمائے) چھینکنے والا پھر کہتا ہے؛ یَھْدِیْکُمُ اللّٰہُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ (اللہ تمہیں ہمیشہ سیدھے راستے پر گامزن فرمائے اور تم سب کے دل کی اصلاح فرمائے) لوگوں کی زبانوں کے ذریعے فضا میں نشر ہوتے ہیں تو یہ بات کھل کر سامنے آجاتی ہے کہ ان لوگوں کے درمیان (جو ایک دوسرے کے درمیان ایسے پیارے پیارے کلمات کا باہم تبادلہ کر رہے ہیں) محبت وشفقت پر مبنی ایک نہ ختم ہونے والا رابطہ وتعلق موجود ہے، ساتھ کلماتِ حمد (جن کے بارے میں ہے ؛ اَفْضَلُ الدُّعَا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ) کے وسیلے دعا بھی ہوتی ہے، رحمت ورأفت کی صدا بھی ہوتی ہے، اصلاحِ قلب کا وعظ بھی ہوتا ہے، سکونِ دل کی دوا بھی ہوتی ہے اور وہ ساری چیزیں ہوتی ہیں جن کو یہ ہر قسم کے لالچ وحرص وہوا سے پاک کلمات اپنے ضمن

میں لئے ہوئے ہیں نیز ایک آدمی اندازہ کرے، کس قدر نیک دعائیں ہوتی ہیں۔

تاکید کا مقصد؛ رسولِ خدا ﷺ نے مریض کی بیمار پُرسی اور جنازہ کے پیچھے چلنے پر بہت زیادہ تاکید فرمائی ہے اس کا بھی فقط سبب یہ ہے کہ ان کے بھی پُرفیض اُثرات ہیں جنکا اجتماعیت کے ساتھ گہرا تعلق ہے اور جب ان کی ادائیگی بھی عملی طورپرعالمِ وجود میں مشہود ہوتی ہے تو دیکھنے والا اس بات کا بخوبی اندازہ لگا سکتا ہے کہ یہاں پر ان لوگوں کے درمیان ایک دوسرے سے وفا کرنے کی فضا عام ہے، اس مقام پر باہمی عزت واحترام کے تبادلے ہوتے ہیں نیز مرض اور موت کو ملاحظہ کر کے وعظ ونصیحت حاصل کی جاتی ہے (یہ معاملہ دنیا کی حد تک ہی محدود نہیں رہ جاتا بلکہ اس کے ڈورے آخرت سے بھی جا منسلک ہوتے ہیں) اور أخروی دائمی جہان کی بھی خوب خوب یاد کی جاتی ہے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا گیا ہے؛ آپؓ فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا؛ عُوْدُوْا الْمَرْضٰی، وَاتَّبِعُوْا الْجَنَآئِزَ تُذَكِّرُكُمُ الْآخِرَةَ "

(بیماروں کی عیادت کیا کرو اور میّت کی چار پائی کے پیچھے چلا کرو، یہ تمہیں یومِ آخرت کی یاددلاتے ہیں) اس حدیث پاک کو حضرات امام احمدؒ **(۳/۳۲، ۴۲)**، جناب بزارؒ نے جس طرح کہ " کَشْفُ الأَسْتَارْ (۸۲۲) میں ہے اور جناب ابن حِبّانؒ (۲۹۵۵) نے روایت کیا۔

حضرت علامہ عبدالرؤوف مناوی نے فرمایا؛ (اگر چہ علمائے اصول کی اصطلاح میں امر کا صیغہ اکثر فرض کو ثابت کرنے کے لئے ہوتا ہے لیکن اس مقام پر) ایسے مستحب عمل کو ثابت کرنے کیلئے ارشاد فرمایا گیا ہے جس کی حد درجہ تاکید فرمانا مقصود ہے۔

بعض علمائے حق نے یوں تحریر فرمایا؛ ان چیزوں کو امر کے صیغے کے ساتھ ارشاد فرمانے میں دو عظیم حکمتیں موجود ہیں؛ تاکہ ایک مسلمان کے حق کی ادائیگی دائرۂ شُہود پر عمل میں آئے، دوسرا وعظ ونصیحت کے حصول کا تسلسل جاری رہے؛ کیونکہ مرض وموت دونوں میں سے ہر ایک اپنے اپنے مقام پر عالمِ آخرت کی یاددلاتی ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ مرض اچھے بھلے چلتے پھرتے انسان کو موت کی آغوشِ بے رحم میں پہنچادینے کا سبب ہے اور موت، عالم برزخ (عالمِ قبر) سے ہم وصل ہونے کا پُل ہے۔

ایک نتیجہ

پس نتیجہ نکھر کر یوں سامنے آتا ہے کہ آدمی کی حیاتِ مستعار میں کوئی لمحہ ایسا نہ آئے جس میں وہ اس تیاری کی حالت میں نہ ہو کہ مجھے کوچ کرنا ہے۔ گویا اس سے اشارہ اس بات کی طرف کیا گیا ہے کہ اتّباعِ جنازہ کے بے شمار مقاصدِ عالیہ میں سے عظیم ترین مقصد آنے والے جہان کی یاد ہے، مزید برآں، ایمان والوں کے ایک جگہ جمع ہونے سے برکت ہوگی اور میّت کے کفن ودفن کی تیاری میں اس کے اہلِ خانہ کے ساتھ امداد ومعاونت بھی ہو جائے گی۔ فیض القدیر (۳۶۶/۴)

فرض کفایہ؛ اگر ایک طائرانہ نگاہ ڈالی جائے تو چونکہ ان حقوق کا معاشرہ کے مقاصد میں ایک بلند مقام ہے تو یہ مسلسل ترقی کی منازل طے کرتے ہوئے شریعتِ اسلامی میں فرائضِ کفایۂ کے برابر جا ٹھہرے اور مسلم آزادی کا کمال ہے کہ ان کی حفاظت **مکمل کرئے**، ان کی قدر وقیمت کا عام اعلان کرے اور اس کے معانی، مقاصد ومطالب کی تاکید کرتا رہے، جہاں وہ اترے یا جہاں سے وہ کوچ کرے۔

جذبۂ اِحساس؛ سو یہ اِعزاز واکرام صرف مسلم کو حاصل ہے اور اس بات کی

واضح دلیل کہ مسلم معاشرہ کے اندر ایک دوسرے کی تکلیف کو محسوس کرنے کا جذبہ اور کسی بھی مشکل گھڑی میں بے لوث ایک دوسرے کا ضامن و کفیل بن جانے کا سسٹم (system) موجود ہے۔

ہمہ گیر اصلاحی نظام: اسلام ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے، جو بشر کی زندگی کی فطری کمزوریوں کو سامنے رکھتے ہوئے حقیقی معنوں میں اس کی اصلاح کرتا ہے، مختلف قسم کے اصلاحی پہلوؤں اور ہر اس طریقے سے جو صلہ رحمی کو کھینچ لاتا ہے (جبکہ یہ بات کسی اور نظام میں موجود نہیں)

پس اس کی تعلیمات عقیدہ کو بھی شامل ہیں، اُخلاق وآداب بھی اس کے دائرۂ واسعہ سے باہر نہیں ہیں، معاشرتی نظام میں بھی اس کی واضح راہنمائی موجود ہے، علومِ اقتصادیات علیٰ ھٰذا القیاس ہر مقام پر اس کی ہدایات موجود ہیں۔

یہ اس بات پر واضح طور پر دلالت کرتا ہے کہ اسلام زندگی کے ہر موڑ پر انسان کی رہنمائی کرنے کے لئے اس کے ساتھ ہے، یہ فقط چند عبادات کا نام نہیں کہ اسے ماننے والا، جنکو ادا کرے اور پھر اپنی ذاتی منفعتوں اور مصلحتوں کے پیچھے دوڑ پڑے بلکہ اسلام حقیقی زندگی کے خدوخال نکھارنے کیلئے ایک بہترین نظام ہے اور افرادِ معاشرہ کے مابین ایک قوی رابطے کا نام ہے، ہر ایک عقیدہ صحیحہ اس کی لڑی میں پرویا ہوا ہے یہ اپنے مفہومِ مخفی کے اعتبار سے، اس بات کی خوب خوب وضاحت کرتا ہے کہ ہر نیک عمل اسلام میں عبادتِ خداوندی کا درجہ رکھتا ہے۔

قریب المرگ آدمی کی دعا

(جو شخص اپنی موت کو قریب محسوس کر رہا ہو)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا گیا ہے آپؓ ارشاد فرماتی ہیں کہ میں نے اللہ کے پیارے رسول ﷺ کو اس حال میں دیکھا؛ کہ آپ ﷺ کے وصال کی ساعتیں قریب آنے والی تھیں، آپ ﷺ کے پاس ایک پیالہ رکھا ہوا تھا جس میں پانی موجود تھا آپ ﷺ اپنا ہاتھ مبارک اس میں داخل فرماتے، پھر وہ پانی والا ہاتھ اپنے چہرۂ اَقدس پر پھیر دیتے، پھر اپنی زبان مقدس سے یُوں گویا ہوتے: ''اَللّٰھُمَّ أعِنِّیْ عَلیٰ غَمَرَاتِ الْمَوْتِ، وَسَکَرَاتِ الْمَوْتِ'' (اے اللہ! اس دنیا سے رخصت ہونے کے وقت کی، ان جانگسل گھڑیوں (غمرات الموت اور سکرات الموت) میں تو میری خصوصی امداد فرما) (یاد رہے! آپ ﷺ نے یہ الفاظ امت کو تعلیم دینے کیلئے اِرشاد فرمائے)

اس حدیث کو حضرات امام ترمذیؒ (۹۷۸)، ابن ماجہؒ (۱۶۲۳) اور امام نسائیؒ نے عَمَلُ الْیَوْمِ وَاللَّیْلَۃ (۱۰۹۳) میں روایت کیا ہے

اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، آپؓ فرماتی ہیں کہ میں نے اللہ تعالیٰ کے پیارے حبیب ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا، اس حال میں کہ آپ ﷺ میرے ساتھ ٹیک لگا کر تشریف فرما تھے: اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ وَأَلْحِقْنِیْ بِالرَّفِیْقِ الْاَعْلیٰ''

(اے اللہ! مجھے میری امت کی مغفرت کا مژدہ سنا دے، مجھ پر رحمتوں کی خصوصی بارشیں فرمادے اور مجھے رفیقِ اَعلیٰ سے ملا دے) اس حدیث کو حضرت امام بخاریؒ (۴۴۴۰)، امام مسلمؒ (۲۴۴۴) نے روایت کیا ہے۔

رفیق اعلیٰ کون؟

اس سلسلہ میں علمائے اسلام کے اقوال مختلف ہیں:

پہلا قول؛اس سے مراد انبیاء،صدیقین،شہداء اور صالحین ہیں،جن کا ذکر قرآن پاک کی اس آیت میں فرمایا گیا ہے:﴿وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَأُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَ الصَّالِحِيْنَ) وَحَسُنَ أُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا﴾

(اور جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں تو وہ ان لوگوں کے ساتھ ہوں گے،جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام کیا یعنی انبیاء اور صدیقین اور شہداء اور صالحین اور یہ ساتھی کیا ہی اچھے ہیں!)

حدیث سے دلیل؛اسی بات کی مزید تائید اس سے ہوتی ہے،جو حدیث شریف میں موجود ہے،ایک دن آپ ﷺ ارشاد فرمار ہے تھے:﴿مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ﴾

کیونکہ ایک حدیث دوسری حدیث کی تفسیر بیان کرتی ہے۔ دوسرا قول؛ملائکہ مقربین مراد ہیں،اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:لَا يَسَّمَّعُوْنَ اِلَى الْمَلَاِ الْاَعْلٰى (عالم بالا کی مخلوق کی باتوں کو کان لگا کر نہیں سن سکتے) سورۂ صافات،آیت:۸

اس سے اللہ تعالیٰ کی مراد ملائکہ ہیں۔

امام جوہری کا قول؛حدیث میں موجود لفظ ''اَلرَّفِيْقَ'' سے مراد جنت کا سب سے بلند ترین مقام ہے۔

اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ خدا ﷺ کے سامنے رِكْوَۃ (ڈونگا یا چمڑے کی چھاگل) یا عُلْبَۃ (چمڑے یا لکڑی کا بڑا برتن) رکھا ہوا تھا،جس میں پانی موجود تھا،آپ ﷺ نے اس میں اپنا ہاتھ مبارک ڈالنا

شروع فرمایا،اور اس کے فوراً بعد اس کو اپنے چہرۂ مبارک پر ملتے تھے اور اپنی زبانِ اقدس سے فرماتے تھے:لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ،اِنَّ لِلْمَوْتِ سَكَرَاتٌ ''(اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں،عام آدمی تو ہوتا تو موت اسے کئی مرتبہ بے ہوش کر چکی ہوتی کیونکہ اس کے کئی نشے ہیں(نشۂ عشق بھی ہے،نشۂ محبت بھی ہے،نشۂ شوق بھی ہے،نشۂ ذوق بھی ہے اور اسکی ہولنا کی کی وجہ سے بھی نشہ کی کیفیت طاری ہوجاتی ہے،یہ بھی آپ نے اطلاع امت کے لئے ارشاد فرمایا) پھر آپ ﷺ نے ہاتھ شریف کھڑا فرمایا، ساتھ ہی کہنا شروع فرمادیا:''فِي الرَّفِيْقِ الْاَعْلٰى'' (یااللہ!جنت میں میری پرواز جنت اعلیٰ تک ہو(اس سے نیچے نہ ہو)یہی کلمات آپ ﷺ کی زبانِ فیض حق ترجمان سے جاری تھے کہ آپ ﷺ واصل بحق ہوئے اور ہاتھ مبارک خود بخود نیچے آ گیا۔

اس حدیث کو حضرات امام بخاریؒ(۴۴۳۵)امام مسلمؒ(۴۱۸)امام ترمذیؒ(۹۷۸و۹۷۹)امام نسائیؒ(۴/۶۔۷)اور امام ابن ماجہؒ(۱۶۲۳)نے روایت کیا ہے۔

جنتی شخص؛حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے،آپ فرماتے ہیں؛ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:مَنْ كَانَ آخِرُ كَلَامِهٖ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ (جس شخص کا آخری کلام لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ہوا،وہ جنت میں داخل ہوا)اس حدیث کے بارے میں حضرت ابو عبداللہ حاکمؒ نے اپنی کتاب ''المستدرك على الصحيحين''میں صحيحُ الأسناد کے الفاظ ارشاد فرمائے ہیں۔لیکن مصنف (فیض القدیر کے حوالے سے فرماتے ہیں)''لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ'' کے قول سے مقصد ''لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ'' کہنا ہے کیونکہ یہ دونوں کلمے ایک دوسرے سے ہمیشہ کیلئے ملے ہوئے ہیں اور کلمۂ شہادتین بھی انہیں دو کلموں پر مشتمل

ہے اور کلمۂ شہادتین کہنے والے کے جنت میں داخلے کا سبب یہ ہے کہ اس نے موت کی ان مشکل گھڑیوں میں توحید کی گواہی دی ہے حال یہ ہے کہ اس پر کمزوری غالب آچکی ہے کیونکہ موت کی ہولناکی جس پر اس نے اطلاع حاصل کرنا تھی، وہ حال اس پہ طاری ہو چکا، اس کی حرص و ہوا رخصت ہو چکی، اس کی دلچسپیوں اور پسندیدگیوں کے پہاڑ زمیں بوس ہو چکے، اس کو برے اُخلاق پر ابھارنے والے گھوڑے کو لگام آچکی، وہ پست سے پست ترین ہو گیا، اب اس کی اپنے رب کے لئے مطیع ہونے کی انتہا، ہو گئی، پس اس کا ظاہر و باطن ایک ہو گیا، سو اب صدق و اِخلاص کے ساتھ صرف کلمۂ شہادتین پڑھ لینے کے بدلے اس کی بخشش ہو گئی (لیکن یاد رہے اایسے وقت میں کلمہ فقط اسی کو یاد رہتا ہے جس نے ساری عمر کلمہ کو ورد زبان رکھا ہو) بحوالہ فیض القدیر (۲۰۶/۶)

حضرت امام بخاریؒ (الصحیح البخاری میں) کتاب الجنائز کے پہلے باب کا عنوان ہی اس طرح باندھا ہے "بَابُ فِی الْجَنَائِزِ، وَمَنْ کَانَ آخِرُ کَلَامِهٖ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ"، پھر فرمایا؛ حضرت وھب ابن منبہؒ سے دریافت کیا گیا؛ کیا جنت کی کنجی " لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ" نہیں ہے؟ انہوں نے جواباً ارشاد فرمایا؛ کیوں نہیں (ایسا ہی ہے لیکن ایک اور بات غور طلب ہے) لیکن ہر کنجی کے دانت ہوتے ہیں، پس اگر آپ ایسی چابی لائیں گے جس کے دانت ہوئے، اس سے تو تالا کھل جائے گا ورنہ نہیں کھلے گا۔ اس حدیث کو امام بخاریؒ (۱۰۹/۳) نے معلق روایت کیا ہے۔

علامہ ابن حجرؒ کا قول؛

اسنان (دانتوں) سے مراد باِلالتزام اطاعت وفرمانبرداری اختیار کرنا ہے۔

ابن رشید کا قول: اس میں ایک اور معنی کا احتمال بھی موجود ہے کہ حضرت امام بخاریؒ کی مراد یہ ہو کہ وہ اس بات کی طرف اشارہ فرمائیں؛ ہر وہ شخص، جس نے

موت کے وقت پورے اِخلاص کے ساتھ کہا؛ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ" تو ایسے وقت میں اس کا اپنی زبان سے یہ کلمات کہنا، اس کے سابقہ گناہوں کو ختم کر دے گا، اور اِخلاص کا پتہ اس طرح چلتا ہے کہ وہ پہلے سرزد گناہوں سے توبہ بھی کرے اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ندامت وشرمندگی کا اظہار بھی کرے۔ ہاں ایسی صورت میں اس کا اپنی زبان سے ان مقدس کلمات کو ادا کرنا اس پر علامت ونشانی قرار پائے گا۔ بحوالہ فتح الباری (۱۱۰/۳)

نجات کا پروانہ؛ حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا؛

اے ابوھریرہؓ! کیا میں تمہیں ایسے اَمر کی خبر نہ دوں جو حق ہے جس نے اس کو اپنی مرض کے پہلے ہلے میں کہا اس کے عوض اللہ تعالیٰ اسے دوزخ کے عذاب سے نجات عطا فرمائے؟ راوی کہتے ہیں میں نے عرض کی کیوں نہیں (ضرور بتائیں) میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان ہوں، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا؛ تو یہ یقین رکھ (کر زندگی گذار کہ) جب تو نے صبح کر لی ہے، تو تو شام نہ کرے گا اور جب تجھے شام نصیب ہو جائے، تو تو یہ سمجھ کہ مجھے صبح کرنا نصیب نہ ہو گی، پس جب تو نے اپنی مرض کی اول گھڑیوں میں اس کلمہ کو بول دیا تو اللہ تعالیٰ تجھے جہنم کی آگ سے نجات عطا فرمائے گا، تو کہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ یُحْیِی وَیُمِیْتُ، سُبْحَانَ رَبِّ الْعِبَادِ وَالْبِلَادِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ کَثِیْراً طَیِّباً مُبَارَکاً فِیْهِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ، اَللّٰهُ اَکْبَرُ کَبِیْراً کِبْرِیَاءُ رَبِّنَا وَجَلَالُهٗ وَقُدْرَتُهٗ بِکُلِّ مَکَانٍ، اَللّٰهُمَّ اِنْ اَمْرَضْتَنِیْ لِتَقْبِضَ رُوْحِیْ فِیْ مَرَضِیْ هٰذَا فَاجْعَلْ رُوْحِیْ فِیْ اَرْوَاحِ مَنْ سَبَقَتْ لَهٗ مِنْکَ الْحُسْنٰی وَبَاعِدْنِیْ مِنَ النَّارِ کَمَا بَاعَدْتَ اَوْلِیَآئَکَ الَّذِیْنَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِنْکَ الْحُسْنٰی

(کوئی مستحق عبادت نہیں مگر اللہ ،وہ زندگی عطافرماتااور موت دیتا ہے،
بندوں اور ملکوں کا رب پاک ہے، ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا بہت زیادہ، پاک اور
برکتوں والا شکر ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، ہمارے رب کی کبریائی ، بزرگی اور
قدرت ہر جگہ ہے، اے اللہ اگر تو نے اس بار مجھے اس لئے بیماری دی ہے کہ میری
اسی مرض میں میری روح کو اپنے پاس لوٹا لے، تو میری روح کو ان لوگوں کی
روحوں کے ساتھ جگہ عنایت فرمانا جو تیری جناب سے نیکیوں کا ثواب حاصل کرنے
میں سابق ہیں اور مجھے دوزخ کی آگ سے اس طرح دور فرما جس طرح تو نے
اپنے ان دوستوں کو دور رکھا جن کے لئے تیری طرف سے بھلائی مقدر ہو چکی ہے)
آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا؛ اگر تو اپنی اس بیماری میں فوت ہو گیا
تو سیدھا اللہ تعالیٰ کی خوشنودیوں اور جنت کی طرف جائے گا، اگر تو کئی گناہ
کر چکا ہو گا تو اللہ تعالیٰ اپنی خصوصی توجہ سے ان کو معاف فرمائے گا اس کو ابن ابی
الدنیاؒ نے اپنی کتاب المرض والکفارات (۱۷۰) میں روایت کیا نیز جناب
منذریؒ نے اس کو اپنی کتاب الترغیب والترھیب (۵۱۰۵) میں ذکر فرمایا ہے۔

راحت جاں حضرت طلحہ وعمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، یہ دونوں حضرات کہتے
ہیں؛ ہم نے اللہ کے رسول ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا؛ إِنِّي لَأَعْلَمُ كَلِمَةً
لَا يَقُولُهَا رَجُلٌ يَحْضُرُهُ الْمَوْتُ إِلَّا وَجَدَتْ رُوحُهُ لَهَا رَاحَةً حِينَ تَخْرُجُ
مِنْ جَسَدِهِ وَكَانَتْ لَهُ نُورًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ "(میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں جس
کو قریب المرگ آدمی کہے تو اس کی وجہ سے اس کا روح راحت و آرام پائے گا
جب وہ اس کے جسم سے نکلے اور قیامت کے دن اس کے لئے نور ہوگی)وَفِي
لَفْظٍ؛ إِلَّا نَفَّسَ اللّٰهُ عَنْهُ وَأَشْرَقَ لَهَا لَوْنَهُ وَرَئ مَا يَسَرُّهُ؛ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ
(اور ایک حدیث کے الفاظ اس طرح ہیں؛ اللہ تعالیٰ اس کی پریشانی کو دور کر کے
اسے اطمینان عطا فرماتا ہے، اس کلمہ کی وجہ سے اس کا رنگ روشن کر دیتا ہے، اور

وہ آدمی ایسی چیز ملاحظہ کرتا ہے جو اس کے دل و جان کو خوش کر دیتی ہے، اور وہ کلمہ
لا الٰہ الا اللّٰہُ ہے) اس حدیث کو حضرت امام حاکمؒ (۱/۳۵۰) نے روایت کیا نیز
امام ہیثمیؒ نے مجمع الزوائد (۲/۳۲۴-۳۲۵)) میں اور امام سیوطیؒ نے شرح الصدور
(۷۲) میں اس کو ذکر فرمایا ہے۔

قریب المرگ کو کلمہ طیبہ (لا الٰہ الا اللّٰہُ) کی تلقین کرنا

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے؛ آپ فرماتے ہیں کہ
نبی کریم ﷺ نے فرمایا؛ لَقِّنُوا مَوْتَاكُمْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ،،
(اپنے مردوں کو لا الٰہ الا اللّٰہُ تلقین کیا کرو)
حضرت امام ترمذیؒ نے اس کے بارے فرمایا؛ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ (یہ
حدیث اپنے درجہ سند کے لحاظ سے حسن ہے)
اس حدیث کو حضرات امام مسلمؒ (۹۱۶)، امام ابوداؤد (۳۱۱۷)، امام ترمذیؒ (۹۷۶)
امام نسائیؒ (۵/۴) ابن ماجہؒ (۱۴۴۵) اور امام احمدؒ (۳/۳) نے رویت کیا ہے۔
حضرت امام قرطبیؒ نے فرمایا؛ حضور ﷺ کا قول ہے؛ لَقِّنُوا مَوْتَاكُمْ
لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ "(اپنے ان بھائیوں کو کلمہ طیبہ" لا الٰہ الا اللّٰہُ "سکھاؤ، موت جن
کی مہمان بن چکی ہے) کا مطلب یہ ہے کہ ان کے سامنے موت کی حالت میں کلمہ
شریف دہراؤ اور اسے یہ یاد دلاؤ، ایسی حالت میں جبکہ وہ زندہ ہیں۔

قریب المرگ کو موتیٰ کہنے کی وجہ

آپ ﷺ نے ان کو موتیٰ کا نام کیوں دیا ہے؟ اس کا سبب یہ ہے کہ ان
کے پاس موت حاضر ہو چکی ہے۔

تلقین کلمہ کا سنت ہونا

موتی کو یہ کلمہ سکھانا سنت ہے جو آثارِ صحابہؓ، تابعین وسلف صالحینؒ سے ثابت ہے اور آج تک مسلمان اس پر عمل کرتے آئے ہیں اور

اس کا مقصد:

فقط یہ ہے کہ کسی طریقہ سے اس دنیا سے جانے والے مسلمان کا آخری کلام'' لاالٰہَ إلااللّٰہُ'' ہوجائے، اس کا خاتمہ سعادت وخوش بختی کے ساتھ ہوجائے تاکہ وہ حضورﷺ کے اس قول کے عموم میں داخل ہوجائے: ''مَنْ كَانَ آخِرُ كَلَامِهِ لاإلٰهَ إلااللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ '' (وہ شخص جس کا آخری کلام'' لاالٰہَ الااللّٰہُ''، ہوا وہ جنت میں داخل ہوگا) اس کی تخریج پہلے گذر چکی ہے۔

نیز یہ کہ قریبُ المرگ کو اس چیز پر آگاہ کیا جائے کہ یہ شیطان لعین کو بھگانے والی ہے کیونکہ وہ قریب المرگ کے آڑے آجاتا ہے تاکہ اس کا عقیدہ بگاڑ دے، پس جب قریب المرگ اس کلمہ کی تلقین کو حاصل کر لیتا ہے اور وہ ایک مرتبہ اپنی زبان سے اس کلمہ شریف کے الفاظ دوہرا دیتا ہے تو اس پر اس کا بار بار اعادہ نہ کیا جائے کہیں ایسا نہ ہو وہ کسی اکتاہٹ وپریشانی کا شکار ہو جائے (اور اس کا انکار ہی کردے،)

اِصرار و اِکثار کا مکروہ ہونا

ایک بات کا خاص خیال رکھا جائے، اہل علم حضرات نے اس بات کو بہت ناپسند کیا ہے کہ اس پر تلقین کی کثرت واصرار کیا جائے، جب وہ تلقین کو سیکھ لے یا اس کا مقصد سمجھ جائے (تو تلقین کو ترک کردیا جائے)

قریب المرگ کے پاس رہنے کے مقاصد

حضور علیہ الصلاۃ والسلام کے تلقین والے اِرشاد میں اس بات پر واضح دلالت موجود ہے کہ قریبُ المرگ کے پاس حاضر ہوں تاکہ اس کو کلمہ یاد دلائیں، اس کی آنکھیں بند کریں اور اس کے پاس کھڑے ہوں (اگر اس کے پاس ہوں گے تو مذکورہ بالا کام سرانجام دے سکیں گے، اگر اس کے پاس ہی کوئی آدمی نہ ہوا، تو اسے تلقین کون کرے گا اور اس کی آنکھیں کون بند کرے گا؟) ایک مسلمان کے دوسرے مسلمانوں پر حقوق میں سے یہ ایک حق ہے جس میں کسی قسم کا کوئی اختلاف نہیں ہے بحوالہ اَلْمُفْهِمْ لِمَاأشْكَلَ مِنْ تَلْخِيصِ كِتَابِ مُسْلِمٍ (تلخیص مسلم کی کتاب کے مشکل مقامات کو سمجھانے والی) (۵۶۹/۲۔۵۷۰)

سلف صالحین کا لائحہ عمل

(اب قوی امید کے ساتھ یہ گمان کروں گا کہ) ممکن اس کتاب کو اِخلاصِ نیت سے، پوری سنجیدگی کے ساتھ پڑھنے والا المحترم اس بات پر ضرور مطلع ہو گیا ہوگا کہ سلف صالحین رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ کسی آدمی کی قربِ موت کے وقت کس قسم کا لائحہ عمل اختیار فرمایا کرتے تھے تاکہ وہ ان کے اقوال وافعال میں سے کسی پر عمل کرنے والا شمار کیا جائے کیونکہ وہی بزرگانِ دین ہی ہمارے لئے اسوہ اور نمونہ ہیں، رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالىٰ

حضرت انس رضی اللہ عنہ:

پس صحابیِ رسول اور آپﷺ کے خادمِ خاص حضرت اَنس ابن مالک رضی اللہ عنہ چھوٹی عمر میں مشرّف بِاسلام ہوئے اور آپﷺ کے وصال تک، آپﷺ کی خدمتِ عالیہ میں رہے، پھر آپ نے دمشق کی طرف، بعدازاں وہاں سے بصرہ کی طرف کوچ فرمایا اور وہیں اپنے مالکِ حقیقی سے جا ملے (۹۳ھ)

آپ رضی کا اظہارِ محبت اور تلقین کی وصیت:

جب وہ اپنی فانی زندگی کی آخری مرض میں تھے تو آپ رض سے عرض کی گئی؛ کیا ہم آپ کے لئے طبیب نہ بلائیں تو آپ رض یُوں گویا ہوئے؛ طبیب نے ہی تو پہلے مجھے بیمار کیا ہے اور فرمانے لگے، بس اب مجھے ''لاالٰہ إلااللّٰہُ'' کی تلقین کرو، اس حال میں کہ آپ رض کی موت کا وقت قریب آچکا تھا پس آپ رض کلمہ شریف کا ورد کرتے رہے یہاں تک کہ آپ رض کی روح قفسِ عنصری سے پرواز کرگئی۔ بحوالہ اَلْبِدَایَۃُ وَالنِّھَایَۃُ (۹/۹۷)

حضرت عبداللہ بن مبارک:

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن مبارک حافظ، مجاہد، عالم تھے اور کثیر تصانیف اپنی زندگی کی یادگار چھوڑیں، حصولِ علم کے لئے کئی سفر فرمائے، بلکہ آپ نے اپنی حیاتِ مستعار کو سفروں میں ہی گذار دیا، کبھی حج پر جارہے ہیں، کبھی جہاد کا سفر درپیش ہے، تو کبھی تجارت کی سنتِ مبارکہ ادا کرنے کے لئے سفر فرمارہے ہیں، آپ کے مجموعے اَحادیث، فقہ وعربی پر مشتمل ہیں، آپ بہادر بھی تھے، سخاوت کی صفت بھی آپ میں موجود تھی، آپ رض نے ۱۸۱ھ میں وفات پائی۔

آپ کی وصیت:

حضرت حسن ابن ربیع رض کا قول ہے، میں نے حضرت ابن مبارک رض کو سنا، جب ان کی وفات کا وقت قریب آیا، یہ کہتے ہوئے نُصَیر آگے بڑھا؛ اے ابوعبد الرحمن! پڑھیئے ''لاالٰہَ اِلااللّٰہ'' تو آپ فرمانے لگے: اے نُصَیر! اس کلام کے مخفی گوشوں کو تُو خود اچھی طرح جانتا ہے پس جب تو مجھے اپنا قول سنالے (اور میں اسے اپنی زبان سے ادا کرنے کی سعادت حاصل کرلوں) تو اسے پھر نہ دُہرانا، یہاں تک کہ اس کلمہ کے بعد تو مجھ سے کوئی اور کلام سنے کیونکہ علمائے کرام اور بزرگانِ دین نے اس بات کو مستحب سمجھا ہے کہ اللہ کو ماننے والے بندے کا آخری کلام یہی کلمہ ہو (میں اسی پر عمل چاہتا ہوں) بحوالہ صَفْوَۃُ الصَّفْوَۃِ (۴/۱۴۶)

میت کے پاس کیا کہا جائے؟

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، آپ رض فرماتی ہیں کہ اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا؛ اِذَاحَضَرْتُمُ الْمَرِیْضَ فَقُوْلُوْاخَیْراً، فَاِنَّ الْمَلآ ئِکَۃَ یُؤَمِّنُوْنَ عَلیٰ مَاتَقُوْلُوْنَ (جب تم قریب المرگ آدمی کے پاس آؤ تو اچھی بات کہو، کیونکہ فرشتے تمہاری بات پر آمین کہتے ہیں)

اس حدیث کو حضرات امام مسلم رح (۹۱۹) امام ابوداؤد رح (۳۱۱۸) امام ترمذی رح (۹۷۷) امام نسائی رح (۴/۴) ابن ماجہ رح (۱۴۴۷) اور امام احمد رح (۶/۳۰۶) نے روایت فرمایا ہے۔

حدیث کا مافیہ

یہ امر اس بات کی تعلیم دینے کے لئے ہے کہ میت کے پاس بیٹھ کر ایک مسلمان کو کیا کہنا چاہیئے، نیز اس چیز کی بھی خبر دے دی گئی ہے کہ وہاں موجود آدمی کی دعا پر فرشتے آمین کہتے ہیں۔

حدیث سے اَخذ شدہ مسئلہ

اس حدیث پاک سے یہ بات ثابت ہوئی کہ جب کسی مسلمان پر موت کا وقت آیا ہو، تو پسندیدہ (مستحب) عمل یہ ہے کہ اس وقت اس کے پاس ایسے لوگ تشریف فرما ہوں، جو نیک اور اس کی بھلائی کے خواستگار ہوں () تاکہ ان نازک گھڑیوں میں وہ اسے اچھی بات یاد دلائیں، اس کے حق میں دعائے خیر فرمائیں اور بھلائی کی بات کہیں،

نتیجۂ بحث:

نتیجہ یہ ہو کہ ان کی دعائیں اور فرشتوں کی آمین، ایک ساتھ جمع ہوجائیں

اور میت کا بیڑا پار ہوجائے، ساتھ اس کی بھی بگڑی بن جائے جس کو یہ مصیبت پہنچی ہے۔ اس کو حضرت امام مسلمؒ (۹۱۹)، امام ابوداؤدؒ (۳۱۱۸)، امام ترمذیؒ (۹۷۷)، امام نسائیؒ (۴/۴)، امام ابن ماجہؒ (۱۴۴۷) اور امام احمدؒ (۳۰۶/۶) نے روایت کیا ہے۔

میت کے لئے دعا کیسی ہو؟

مناسب یہ ہے کہ میت کے لئے اس کے گناہوں کی بخشش کی دعا کی جائے، اس کے لئے اللہ تعالیٰ سے رحمت ومہربانی کا سوال کیا جائے، یہ عرض کی جائے کہ یا اللہ اسے اپنی رضاء وخوشنودی عطا فرمادے، نیز اس کے پسماندگان کے لئے اس مصیبت کے سبب پیدا شدہ نقصان کی تلافی، صبرِ جمیل، تسلی اور سکون کے حصول کی دعا کی جائے۔

ایک لطیف اشارہ

اس مقام پر بہت ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اس چیز کی طرف اشارہ کردیا جائے کہ میت کے اہل وعیال اپنے سے جدا ہونے والی ہستی پر جزع وفزع کرتے ہیں (گھبراہٹ کا مظاہرہ کرتے ہوئے روتے ہیں) اپنے آپ کو پہنچنے والی مصیبت کے سخت ہونے کا تأثر دیتے ہیں، یہاں سے حدیث نبوی ﷺ نے بھلائی کی بات کہنے، خوبصورت دعا مانگنے، صبر وتحمل کا مظاہرہ کرنے کے لازمی ہونے پر خبردار کردیا ہے اور ایسی باتیں اپنے منہ سے نکالنے سے منع فرمایا ہے جن میں نہ کوئی فائدہ ونفع ہے اور نہ ہی، وہ کہنا مناسب ہیں جیسے بعض لوگ کہتے ہیں: مَاتَ جِسْرُ الْبَيْتِ (گھر کا بڑا تو چل بسا) كَيْفَ نَعِيْشُ بَعْدَهُ؟ (ہائے ہم اس کے بعد کیسے زندہ رہیں گے؟) بس یہی تو ایک آدمی تھا جو چھوٹوں پر خرچ کرتا تھا" یہاں تک کہ ایسے ایسے کلمات اور مختلف تعبیریں جو کہ میت والے اپنے منہ سے نہ ہی

کہیں تو بہتر ہے، کیونکہ ایسا نہ ہو کہ ایمان کی سفید چادر پر داغ، دھبے لگ جائیں (اور اچھا بھلا خرمنِ ایمان تلپٹ ہوجائے) اور دیکھنے اور سننے والوں کو یہ کہنے کا موقعہ مل جائے کہ ان لوگوں نے اس طرح پریشانی کا اظہار کیا ہے، جس سے حدیث پاک میں منع کیا گیا ہے۔

حضرت امّ سلمہؓ کی نصیحت:

حضرت امّ حسن بصری رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، آپ فرماتی ہیں: میں اُم المؤمنین حضرت ام سلمہؓ کے پاس موجود تھی کہ اچانک ایک آدمی نمودار ہوا اور آکر کہا: فلاں ادمی پر موت کا عالم طاری ہے، تو آپؓ نے اس سے فرمایا: جاؤ اور جب ان کو سکرات لگی ہو تو کہنا: اَلسَّلَامُ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ (تمام رسولوں پر سلام ہو اور تمام تعریفیں اللہ کیلئے ہیں جو سارے جہانوں کو پالنے والا ہے)

تابعی حضرت محمد ابن سیرینؒ کا عمل:

حضرت ابن عونؒ سے روایت ہے، آپ فرماتے ہیں: مجھے اس بات سے آگاہ کیا گیا، کہ حضرت محمد ابن سیرینؒ اپنے ایک رشتہ دار کے ہاں تشریف لے گئے اس حال میں کہ وہ موت کی کش مکش میں تھا، پس آپؒ فرمانے لگے: "سارے مل کر سلامتی کی دعا کرو"

آخری لمحات کی اہمیت:

تحقیق علمائے حق کی ایک بڑی جماعت نے انسان کی زندگی کے آخری لمحات کی اہمیت کو اپنے اپنے انداز میں بیان فرمایا ہے، انسان پر لازم ہے کہ جہاں تک ہوسکے وہ اپنے ماحول سے آگاہ رہنے کی سعی کرے، نصیحت کرنے میں جلدی کریں، حق کے چہرہ کو کبھی گرد آلود نہ ہونے دیں، سنت صحیحہ اور طریقہ

اتباع کی طرف لوگوں کی راہنمائی کرتے رہیں۔

حضرت قاسمؒ:

آؤ ہم ایک اور ہستی کی زندگی کے قیمتی لمحات کو ملاحظہ کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں، یہ ہیں ہمارے سامنے حضرت قاسمؒ بن محمد بن ابو بکر الصدیق رضی اللہ عنہ؛ مدینہ منورہ کی وہ نامور شخصیات جن کو فقہائے سبعہ (فقہ کو اچھی طرح جاننے والے سات حضرات) کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے، ان میں سے ایک ہیں، نیک وصالح ہیں، بااعتماد (ثقہ) شخصیت ہیں، آپ کو تابعین کے سرداروں میں شمار کیا جاتا ہے، حضرت ابن عیینہؒ بولے؛ حضرت قاسم اپنے زمانہ کے بہترین آدمی تھے، آپکا وصال باکمال ۱۰۷ھ ہے۔

آپؒ کا حکم:

رجا ابن ابی سلمہؒ کا بیان ہے؛ حضرت قاسم بن محمد کو پیغام اَجل مکۂ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان اس حال میں آیا کہ آپ حج یا عمرہ کی سعادت حاصل کرنے والے تھے، پس آپ نے اپنے لختِ جگر سے فرمایا؛ مجھ پر انتہائی نرمی سے مٹی ڈالنا، مجھ پر میری قبر کو برابر کر دینا، خود اپنے اہل وعیال کے پاس چلے جانا اور خبردار! کسی سے یہ نہ کہنا'' وہ ایسا تھا اور وہ ایسا تھا'' بحوالہ حِلیَۃُ الاوُلیآءِ (۱۸۴/۲)

حبیبِ خدا ﷺ کی ابو سلمہؓ کے لئے دعا

سن چار (۴ھ) جلیل القدر صحابی رسول ﷺ حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ کاسنِ وصال ہے۔ آپؓ، وہ ہستی تھے، جن کو بدر واحد کے غزوات میں شریک ہونے کی عظمت نصیب ہوئی اور آپؓ کے بازوئے ازہر میں تیر پیوست ہو گیا تھا اور آپؓ ایک ماہ تک مسلسل علاج فرماتے رہے، تب کہیں جا کر زخم مندمل ہوا، مدینے

کے والی ﷺ نے انکو انکی ہجرت کے ۳۵ مہینے، ماہِ محرم الحرام میں ڈیڑھ سو آدمی کے ساتھ'' جبلِ قَطَن'' کی طرف ایک مہم پر روانہ فرمایا،، آپ ۲۷ ماہ آپ ﷺ کی آنکھوں سے اوجھل رہے، آخر کار اس حال میں مدینہ منورہ کی طرف واپس تشریف لائے کہ آپ کا زخم تازہ ہو چکا تھا اور وہی آپ کی موت کا سبب بنا، ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے ان کی وفات کا واقعہ کچھ اس طرح بیان کیا ہے، آپ فرماتی ہیں؛ جب حضرت ابو سلمہؓ اس جہان فانی سے کوچ کرنے لگے تو میں نے آقا کریم ﷺ کی بارگاہ میں یہ عرض گذاری؛ اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ کے غلام ابو سلمہؓ کے پاس موت کا فرشتہ آیا اور ان کی روح قبض کر کے لے گیا، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا؛ تو اس طرح دعا کر: اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَلَهُ أعْقِبْنِیْ مِنْهُ عُقْبیٰ حَسَنَةً (اے اللہ! میری اور اس کی مغفرت فرما، اور میرے لئے اس کا بہترین خلف عطا فرما) آپؓ بیان کرتی ہیں؛ میں نے اس طرح دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے مجھے محمد ﷺ کی صورت میں ان سے بہتر ور عطا فرمایا)

اس کو حضرات امام مسلمؒ (۹۱۹)، امام اَبوداؤدؒ (۳۱۱۸)، امام ترمذیؒ (۹۷۷)، امام نسائیؒ (۴/۴-۵) امام ابن ماجہؒ (۱۴۴۷) اور امام احمدؒ (۳۰۶/۶) نے روایت کیا

آپؓ یہ بھی روایت فرماتی ہیں؛ نبی کریم ﷺ حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے اس حال میں کہ ان کی آنکھیں پھٹی ہوئی تھیں، آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ مبارک سے ان کو ملا دیا، پھر ارشاد فرمایا؛

اِنَّ الرَّوْحَ اِذَاقُبِضَ، تَبِعَهُ الْبَصَرُ (بے شک جب روح قبض کی جاتی ہے تو آنکھیں بھی پیچھے چلی جاتی ہیں) حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ کے گھر کے اَفراد میں سے کچھ کی طرف سے ایک شور اُٹھا تو آپ ﷺ نے سن کر ارشاد فرمایا؛

لاتَدْعُوْا عَلیٰ أنْفُسِکُمْ إلابِخَیْرٍ فإنَّ الْمَلائِکَةَ یُؤَمِّنُوْنَ عَلیٰ مَاتَقُوْلُوْنَ'' (اپنے لئے بھلائی کی ہی دعا کیا کرو کیونکہ تمہارے قول پر فرشتے آمین کہتے

ہیں) پھر حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کے حق میں اس طرح دعا کرنے لگے: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِأَبِيْ سَلْمَةَ، وَرَفَعْ دَرَجَتَه فِي الْمَهْدِيِّيْنَ ، وَاخْلُفْهُ فِيْ عَقِبِهٖ فِي الْغَابِرِيْنَ، وَاغْفِرْ لَنَا وَلَهٗ يَارَبَّ الْعَالَمِيْنَ وَافْسَحْ لَهٗ فِيْ قَبْرِهٖ، وَنُوْرَ الَهٗ فِيْهِ" (اے اللہ! ابی سلمہ کی مغفرت فرما، اس کے درجات کو ہادیوں میں بلند کردے، پیچھے رہنے والوں میں اس کا بہترین نائب بنادے، ہمیں اور اس کو معاف رکھنا، اے کل جہانوں کے رب! اس کی قبر میں وسعت پیدا فرمادے، اور اس میں نور بھر دے) اس کو حضرات امام مسلمؒ (۹۲۰/۷)، امام ابوداؤدؒ (۳۱۱۵)، امام نسائیؒ (۴/۴-۵) ابن ماجہؒ (۱۴۵۴) اور امام احمدؒ (۲۹۷/۶) نے روایت کیا، (بعض جگہ الفاظ یہ ہیں) اُخْلُفْهُ فِيْ عَقِبِهٖ فِي الْغَابِرِيْنَ، ؛كُنِ الْخَلِيْفَةَ عَلٰى مَنْ يَّتْرُكُهٗ مِنْ عَقِبِهٖ، وَيَبْقٰى بَعْدَهٗ " (اس کے پیچھے رہنے والوں میں اس کا نائب بنادے بلکہ تو خود ہی اس کے پیچھے انتظام فرمانے والا ہوجا، ہراس چیز پر جو اس نے اپنے پیچھے چھوڑی ہے اور وہ اس کے بعد رہنے والی ہے)

جس کو اپنے دوست کی موت کی خبر پہنچے وہ کیا کہے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اَلْمَوْتُ فَزَعٌ فَإِذَا بَلَغَ اَحَدَكُمْ وَفَاةُ أَخِيْهِ فَلْيَقُلْ: إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ، وَإِنَّا اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ، اَللّٰهُمَّ اكْتُبْهُ عِنْدَكَ فِي الْمُحْسِنِيْنَ، وَاجْعَلْ كِتَابَهٗ فِيْ عِلِّيِّيْنَ، وَاخْلُفْهُ فِيْ اَهْلِهٖ فِي الْغَابِرِيْنَ، وَلَا تُحْرِمْنَا أَجْرَهٗ، وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهٗ " (موت کی خبر پریشانی کا پیش خیمہ ہے، جب تم میں سے کسی کو اپنے بھائی کی وفات کی خبر پہنچے تو اسے چاہئے کہ وہ کہے: اِنَّا لِلّٰہ...... بے شک! ہم اللہ کے لئے ہیں اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں، ہم اپنے رب کی جانب پلٹ کر جائیں گے، یا اللہ! اسے اپنے پاس محسنین

میں لکھ دے، اس کے نامۂ عمل کو علیین میں لکھ، اس کے پسماندگان اہل خاندان میں نائب بنادے، ہمیں اس کے اجر سے محروم نہ فرما، اور اس کے بعد ہمیں آزمائش میں نہ ڈالنا) اس کو جناب ابن سنیؒ (۵۶۱) نے روایت کیا ہے اور مجمع الزوائد (۳۳۱/۲) میں علامہ ہیثمیؒ نے ذکر فرمایا ہے۔

میت کے لئے دعا کرنے کی شرائط

حضرت امام شوکانیؒ نے کہا؛

قولِ رسول پاک ﷺ ہے: اِذَا صَلَّيْتُمْ عَلَى الْمَيِّتِ فَأَخْلِصُوْا لَهُ الدُّعَاءَ" (جب تم میت پر نماز ادا کرلو تو اِخلاصِ نیت کے ساتھ اس کے لئے دعا کیا کرو)

معلم الحدیث: اس حدیث پاک میں اس بات پر واضح دلیل موجود ہے کہ وارد شدہ دعاؤں میں سے کوئی مخصوص دعا مقرر و متعین نہیں ہے، ہاں جو چیز متعین ہے وہ یہ کہ میت کے حق میں دعا کرنے والے کی دعا میں اِخلاص کا پہلو بطورِ خاص موجود ہونا چاہئے، خواہ وہ نیک ہو یا گناہگار، کیونکہ خصوصاً گناہوں میں لتھڑا ہوا آدمی تمام لوگوں سے بڑھ کر اپنے مسلمان بھائیوں کی دعا اور ان کی سفارش کا زیادہ ضرورت مند ہوتا ہے، اسی لئے اس کو نماز جنازہ پڑھنے کے وقت سامنے رکھتے ہیں اور اس کو سب کے سامنے لے آتے ہیں۔

یقین کرلیں، فقہ کی کتابوں میں نبی کریم ﷺ سے مروی دعاؤں کے علاوہ بھی کچھ دعائیں ذکر کی گئی ہیں (اگرچہ سب دعائیں پڑھنا جائز ہیں لیکن) آپ ﷺ سے ثابت شدہ دعاؤں کی فضیلت زیادہ ہے، اب ایک اور بات باقی رہ جاتی ہے کہ اَحادیث میں اس سلسلہ کی بہت ساری دعائیں منقول ہیں تو کیا ساری دعائیں ایک ہی بار پڑھی جائیں یا کیا لائحۂ عمل اختیار کیا جائے؟ اس بارے علمائے کرامؒ نے ارشاد فرمایا ہے کہ ایک میت کی خاطر ایک دعا پڑھ لی جائے اور

دوسرے میت کیلئے دوسری دعامانگ لی جائے۔لیکن جس چیز کا ہمارے آقاﷺ نے حکم دیا ہے؛"وہ دعامیں اِخلاص ہے"

صلوٰۃ برمیت کے اَذکار

جناب ابن قیم جوزیہ کا قول: نماز برمیت سے مقصود میت کے لئے دعا ہی ہے۔بحوالہ زادالمعاد (۴۸۶/۱)

علمائے اِسلام کامؤقف

علمائے کرامؒ کے نزدیک میت کے لئے دعا کرنے میں کوئی حد بندی نہیں ہے (کہ کہا جائے :یہ دعا کرو، وہ نہ کرو، اتنی دعا کرو، اس سے زیادہ نہ کرو، اِس وقت دعا کرو، اُس وقت دعا نہ کرو) بلکہ نمازِ جنازہ پڑھنے والا میت کے لئے آسانی سے جتنی دعا کرسکتا ہے، وہ کرے، لیکن اَولیٰ یہ ہے کہ نمازی کی دعاء کا تعلق اُن دعاؤں سے ہو جو اِس سلسلہ میں اَحادیث وآثار سے ثابت ہیں۔ بحوالہ المفہم (۶۱۴/۲)

نماز جنازہ کی تیسری تکبیر کے بعد جو دعاء ہے، میت کے لئے وہ مانگنا واجب ہے، اس کی کم سے کم مقدار یہ ہے کہ جس کو دعا کہا جاسکے مثلاً آپ کا قول؛ رَحِمَهُ اللّٰهُ (اللہ اس پہ رحم فرمائے) **یا** غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ (اللہ اس کی بخشش فرمائے) **یا** اِرْحَمْهُ (تو اس پہ رحم فرما) **یا** اُلْطُفْ بِهٖ (تو اِس سے لطف وعنایت کا سلوک فرما) اور ان جیسی مختلف دعائیں۔ بحوالہ الاذکار للنووی، تحقیق یوسف بدیوی (۲۴۱-۲۴۲)۔

دعاھائے ماثورہ:

اَحادیث نبویہ علیٰ صاحبہا الصلاۃ والسلام میں وارد دعاؤں کو منتخب کرکے ہم آپ کے سامنے پیش کرنے کی سعادت حاصل کررہے ہیں ملاحظہ فرمائیں؛

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے؛وہ فرماتے ہیں؛ پیغمبر اعظم ﷺ نے ایک نماز جنازہ پڑھائی، تو جو دعا آپ ﷺ نے پڑھی، میں نے آپ ﷺ سے وہ دعا سن کر یاد کرلی آپ ﷺ نے اس نمازِ جنازہ میں یہ دعا مانگی؛

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْهُ وَعَافِهٖ وَاعْفُ عَنْهُ، وَأَكْرِمْ نُزُلَهٗ، وَ وَسِّعْ مَدْخَلَهٗ وَغَسِّلْهُ بِالْمَآءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرْدِ وَنَقِّهٖ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَابْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِّنْ دَارِهٖ وَ اَهْلًا خَيْرًا مِّنْ أَهْلِهٖ، وَزَوْجًا خَيْرًا مِّنْ زَوْجِهٖ، وَادْخِلْهُ الْجَنَّةَ، وَأَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ أَوْ مِنْ عَذَابِ النَّارِ (اے اللہ! اس کی مغفرت فرما، اس پر رحم فرما، عافیت میں رکھ، اسے معاف فرما، اس کی عزت والی مہمانی ہو، اس کے داخل ہونے کی جگہ کو وسیع فرما، اسے پانی، برف اور اولوں کے پانی سے غسل دے، اور اسے خطاؤں سے اس طرح پاک فرمادے، جس طرح تو سفید کپڑے کو میل سے صاف فرماتا ہے، اس کے پہلے گھر سے بہتر گھر، پہلے اہل سے بہتر اہل اور پہلے زوج سے بہتر زوج عطا فرما، اس کو جنت میں داخل فرما، اور اسے عذاب قبر اور عذاب جہنم سے اپنی پناہ عطا فرما) حتی کہ میں یہ خواہش کرنے لگا کہ کاش! اس میت کی جگہ میں ہوتا) (اس دعا کو حضرات احناف نے منتخب کیا ہے)

اس حدیث کو امام مسلمؒ (۸۵/۹۶۳)، امام ترمذیؒ (۱۰۲۵) امام نسائیؒ (۷۳/۴) امام احمدؒ (۲۳/۶و۲۸) نے روایت کیا ہے۔

اور امام مسلمؒ کی روایت میں "وَقِهٖ فِتْنَةَ الْقَبْرِ وَعَذَابَ الْقَبْرِ"

(اور اس کو قبر کے عذاب اور فتنہ سے بچا) کے الفاظ ہیں۔

اس کو امام مسلم (۸۶/۹۶۳) نے روایت کیا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ ایک جنازہ پر نماز پڑھائی تو یوں دعا مانگی؛ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَ

مَيِّتِنَا، وَصَغِيرِنَا وَكَبِيرِنَا وَذَكَرِنَا وَأُنْثَانَا، وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا؛ اَللّٰهُمَّ مَنْ
أَحْيَيْتَهُ مِنَّا فَأَحْيِهِ عَلَى الاسلامِ، وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلَى الايْمَانِ؛
اَللّٰهُمَّ لَاتَحْرِمْنَا اَجْرَهُ، وَلَاتَفْتِنَّا بَعْدَهُ'' (اے اللہ! ہمارے زندوں، فوت ہو
جانے والوں، ہمارے چھوٹوں، بڑوں، ہمارے مذکروں، مؤنثوں، ہمارے
حاضرین، غائبین کو بخش دے، اے اللہ! ہم میں سے جس کو زندہ رکھ تو اسے اسلام
پر زندہ رکھ اور جس کو وفات دے اسے ایمان پر وفات دے، اے اللہ! ہمیں اس
کے اجر سے محروم نہ رکھ اور اس کے بعد کسی آزمائش میں نہ ڈالنا)

اس حدیث کو حضرات امام ابوداؤدؒ (۳۰۲۱)، امام ترمذیؒ (۱۰۲۴)، امام بیہقیؒ
(۴۱/۴)، عمل الیوم واللیلہ (۱۰۸۰۔۱۰۸۱)، ابن ماجہؒ (۱۴۹۸)، اور امام
احمدؒ (۳۶۸/۲)، ابن حبانؒ (۷۵۷) اور جناب امام حاکمؒ (۳۵۸/۱) نے
روایت کیا ہے۔ اور ''لاتفتنا بعدہ'' کا مطلب ہے: اے اللہ ہم پر شیطان کو مسلط
نہ فرمانا کہ وہ ہم سے اپنی مرضی کے کام کرالے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، آپ فرماتے ہیں: میں
نے اللہ کے رسول ﷺ کو اس طرح فرماتے ہوئے سماعت کیا؛ اِذَاصَلَّيْتُمْ عَلَى
الْمَيِّتِ فَأَخْلِصُوالَهُ الدُّعَا '' (جب تم میت پر نماز پڑھ لو تو اس کے لئے
اخلاصِ دل سے دعا کرو) اس حدیث کو حضرات امام ابوداؤدؒ (۳۱۹۹)، ابن ماجہؒ
(۱۴۹۷)، اور ابن حبانؒ (۷۵۴ رموارد) نے روایت فرمایا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے نبی کریم ﷺ
سے نماز برجنازہ کی دعا کے بارے روایت کیا؛

اَللّٰهُمَّ أَنْتَ رَبُّهَا، وَأَنْتَ خَلَقْتَهَا، وَ أَنْتَ قَبَضْتَ رُوْحَهَا، وَأَنْتَ
أَعْلَمُ بِسِرِّهَا وَعَلَانِيَتِهَا، جِئْنَا شُفَعَآءَ فَاغْفِرْ لَهُ (اے اللہ! تو خود اس کا رب
ہے، تو نے ہی اسے پیدا کیا، تو نے اس کے روح کو قبض فرمایا، تو ہی اس کے ظاہری

وباطنی اعمال کو بہتر جانتا ہے، ہم تو تیرے محبوب ﷺ کے فرمانے سے اس کے
سفارشی بن کر تیری بارگاہ میں حاضر ہوئے ہیں سو تو اس کو بخش دے) اس حدیث
کو امام ابوداؤدؒ (۳۲۰۰)، امام نسائیؒ نے عَمَلُ الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ (۱۰۷۶۔۱۰۷۸) میں لکھا

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، آپ فرماتے ہیں؛
مسلمانوں میں سے ایک آدمی پر رسولِ خدا ﷺ نے ہمیں نماز جنازہ پڑھائی،
تو میں نے سنا، آپ ﷺ اس طرح دعا کررہے تھے؛

اَللّٰهُمَّ إِنَّ فُلَانَ بْنَ فُلَانَةٍ فِي ذِمَّتِكَ وَحَبْلِ جِوَارِكَ فَقِهُ فِتْنَةَ
الْقَبْرِ وَعَذَابَ النَّارِ، وَأَنْتَ أَهْلُ الْوَفَاءِ وَالْحَمْدِ، اَللّٰهُمَّ فَاغْفِرْ لَهُ وَ
ارْحَمْهُ إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ '' (اے اللہ! فلاں ابن فلانہ تیرے ذمہ
اور تیری ہمسائیگی کی اَمان میں ہے، اسے قبر کی آزمائش اور آگ کے عذاب سے
محفوظ رکھ، تو ہی حمد و وفا والا ہے، اے اللہ! اسے معاف فرمادے اور اس کے حال
پر رحم و کرم فرما، بے شک! تو ہی بہت بخشنے والا، ہمیشہ مہربانی فرمانے والا ہے)
اس حدیث کو امام ابوداؤدؒ (۳۲۰۲) ابن ماجہؒ (۱۴۹۹) اور ابن حبانؒ (۷۵۸)
نے روایت کیا۔

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی کریم ﷺ مدینہ
تشریف لائے تو آپ ﷺ نے جناب براءؓ بن معرور کے بارے دریافت
فرمایا؛ صحابہ نے جواب دیا؛ ان کی وفات ہوگئی ہے اور فوت ہونے سے پہلے آپ
کے لئے اپنے کل مال کے تیسرے حصے کی وصیت کی، اے اللہ کے رسول ﷺ مزید
یہ بھی انہوں نے وصیت کی کہ جب میری موت قریب آجائے تو میرا منہ قبلہ کی
طرف کردینا، یہ سن کر رسولِ خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا؛

أَصَابَ الْفِطْرَةَ، وَقَدْ رَدَدْتُ ثُلُثَهُ عَلَى وَلَدِهِ ''
(وہ فطرت کو پہنچا اور میں اس کے وصیت کئے ہوئے مال کا ثلث اس کے بیٹے کے

حوالے کرتا ہوں) پھر آپ تشریف لے چلے، پس ان پر نماز پڑھائی اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ان کے لئے یہ دعا کی؛

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَهُ، وَارْحَمْهُ، وَاَدْخِلْهُ جَنَّتَکَ، وَقَدْ فَعَلْتَ "

(اے اللہ! اسے بخش دے، اس پر رحم فرما، اور اسے اپنی جنت میں داخلہ عطا فرما اور تو ایسا کر چکا ہے)

اس حدیث کو حضرت امام حاکمؒ نے اپنی مستدرک (۱/۳۵۳) میں روایت فرمایا۔

یزید بن رکانہ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، آپ فرماتے ہیں؛ رسولِ عربی ﷺ کا معمول مبارک تھا، جب نماز جنازہ پڑھانے کے لئے کھڑے ہوتے تو کہتے: اَللّٰھُمَّ عَبْدُکَ وَابْنُ أَمَتِکَ إِحْتَاجَ إِلىٰ رَحْمَتِکَ، وَأَنْتَ غَنِیٌّ عَنْ عَذَابِہٖ، إِنْ کَانَ مُحْسِناً فَزِدْ فِی إِحْسَانِہٖ وَإِنْ کَانَ مُسِیْئاً فَتَجَاوَزْ عَنْهُ "(اے اللہ یہ تیرا بندہ، تیری بندی کا بیٹا، تیری رحمت کا محتاج ہے، تو اسے عذاب دینے سے بے پرواہ ہے، اگر یہ نیک ہے تو اس کی نیکی کا بدلہ دینے میں اضافہ فرما، اور اگر نیک نہیں ہے تو اس کی کوتاہیوں سے درگذر فرما)

اس حدیث کو حضرت امام حاکمؒ (۱/۳۵۹) نے روایت کیا ہے

حضرت شرحبیل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں، میں حضرت عبد اللہ بن عباسؓ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپؓ نے ابواء کے مقام پر ایک جنازہ پر ہمیں نماز پڑھائی؛ آپؓ نے تکبیر کہی، پھر سورۂ امّ القرآن کی بلند آواز سے قرأت فرمائی پھر نبی کریم رؤوف رحیم کی ذات ﷺ پر درود پڑھا، پھر ان الفاظ میں دعا مانگی: اَللّٰھُمَّ عَبْدُکَ وَابْنُ عَبْدِکَ، وَابْنُ اَمَتِکَ، یَشْهَدُ أَنْ لاَ اِلٰهَ إِلاَّ أَنْتَ وَحْدَکَ لاَ شَرِیْکَ لَکَ، یَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُکَ وَ رَسُوْلُکَ، أَصْبَحَ فَقِیْراً إِلىٰ رَحْمَتِکَ وَأَصْبَحْتَ غَنِیّاً عَنْ عَذَابِہٖ، تَخَلّٰی مِنَ الدُّنْیَا وَاَهْلِهَا، إِنْ کَانَ زَاکِیاً فَزَکِّهٖ، وَإِنْ کَانَ مُخْطِئاً فَاغْفِرْ

لَهُ، اَللّٰھُمَّ لاَ تَحْرِمْنَا أَجْرَهُ، وَلاَ تُضِلَّنَا بَعْدَهُ "(اے اللہ! یہ تیرا بندہ، تیرے بندے کا لختِ جگر، اور تیری غلامہ کا فرزند ارجمند ہے، گواہی دیتا ہے کہ تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، تو اکیلا ہے، تیرا کوئی شریک نہیں، گواہی دیتا ہے کہ محمد ﷺ تیرے برگزیدہ بندے اور محترم رسول ﷺ ہیں اب وہ نرا تیری رحمت کا محتاج ہے لیکن تو اس کو عذاب دینے سے مستغنی ہے)

یہ بے چارہ دنیا اور دنیا والوں سے بھی الگ ہو گیا ہے، اگر تو یہ گناہوں سے پاک ہے تو تو اسے عذاب سے پاک فرما دے، اگر خطا کار ہے تو اسے مغفرت عطا فرما دے، اے اللہ! ہمیں اس کے اجر سے محروم نہ رکھنا، اور اس کے بعد ہمیں کسی گمراہی میں نہ ڈالنا) پھر اس کے بعد تین تکبیریں ادا فرمائیں، پھر پیچھے مڑے، اور ارشاد فرمایا؛ اے لوگو! میں نے یہ کچھ اس لئے پڑھا تا کہ آپ لوگوں کو یہ علم ہو جائے کہ (جہاں تک میں نے اللہ کے نبی ﷺ کو ملاحظہ کیا اس کے مطابق) یہ سنت ہے

اس حدیث کو حضرت امام حاکمؒ (۱/۳۵۹) نے روایت کیا اور فرمایا؛

میں نے اس حدیث کو سابقہ حدیثوں پر شاھد کے طور پر تخریج کیا ہے، کیونکہ وہ احادیث مختصر اور مجمل تھیں لیکن یہ حدیث مفسر ہے ایک انتباہ (از مترجم:۔

(اس روایت میں منقول حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے طریقۂ نماز جنازہ میں سورۂ فاتحہ کا ذکر ہے جو حضرت امام شافعیؒ اور آپ کے پیروکاروں کا طریقہ ہے، لیکن یاد رہے حضرات علمائے احنافؒ کے نزدیک سورۂ فاتحہ کی دو حیثیتیں ہیں، ایک تو یہ ثنا یا دعا ہے، اور دوسرا یہ قرآن ہے۔ اگر تو اسے بطورِ ثنا، یا، دعا نماز جنازہ میں پڑھا جائے تو نمازِ جنازہ میں حرج لازم نہیں آتا، لیکن بنیّتِ تلاوت وقراتِ قرآن پڑھنا جائز نہیں ہے کیونکہ حضرات احناف کے نزدیک نماز جنازہ میں قراتِ قرآن نہیں

نماز جنازہ کے متعلق احناف کا واضح نظریہ وطریقہ:

ہمارے علمائے کرام کے نزدیک نماز جنازہ کی کامل ادائیگی کے لئے چار تکبیریں اور قیام فرض ہیں، (اور نیت شرط ہے) مثال کے طور پر؛ اگر کسی آدمی نے نیت باندھ کر صحیح طریقے سے قیام اور درست انداز میں تکبیریں کہہ لیں تو اس کی نماز جنازہ بغیر کسی کمی کے ادا ہوگئی اور وہ اس فرض سے عہدہ برآ سمجھا جائے گا، باقی جہاں تک تعلق ہے؛ پہلی تکبیر کے بعد حمد وثناء، دوسری تکبیر کے بعد درود شریف، تیسری تکبیر کے بعد میت کے لئے دعا اور چوتھی تکبیر کے بعد سلام کا تو یہ سب چیزیں مستحب ہیں۔ (بمطابق شرح صحیح مسلم از علامہ شیخ الحدیث غلام رسول سعیدی مدظلہٗ العالی، لیکن الفقہ علی المذاهب الاربعہ از علامہ عبدالرحمان جزری قدس سرُّہٗ نے تحریر فرمایا؛ دعا فرض اور سلام واجب ہے) اسی لئے وہ آدمی جو دیر سے نماز جنازہ میں شامل ہوا اس کے لئے یہی حکم ہے کہ وہ امام کے سلام کے بعد فقط چار تکبیریں مکمل کرے اور جلدی دعا وباقی کاموں میں شمولیت کی کوشش کرے، اصل میں کچھ لوگوں کی سمجھ میں یہ بات نہیں آتی، وہ خواہ مخواہ دھونس دھاندلی کا رویہ اختیار کرنے کی بے فائدہ کوشش کرتے ہیں؛ " اُحکامات (فرض، واجب، سنت) حضور نبی کریم ﷺ کی ادائیگی اُفعال سے بنتے تھے یا صحابہ کرام خصوصاً خلفائے راشدین کے عمل سے کیونکہ حضور ﷺ نے فرمایا؛ عَلَیْکُمْ بِسُنَّتِیْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَآءِ الرَّاشِدِیْنَ " (تمہارے اوپر میری سنت اور میرے ان نائبین کی سنت پر عمل کرنا لازم ہے جو راہنمائی کرنے والے ہیں) اور دیگر صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے عمل سے، اس وجہ سے کہ وہ حضور ﷺ کے اعمال کی خبر دیتے ہیں یعنی ان کا عمل دیکھنے والا یہی سمجھتا ہے کہ یہ حضرات یہ کام اسی لئے ہی تو کر رہے ہیں کہ انہوں نے حضور ﷺ کو یہ کام اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے لیکن جہاں

تک تعلق ہے باقی عوام کا تو اگر وہ اپنی سہولت کے لئے کسی عمل کو مسلسل سرانجام دینے کو اپنا معمول بنا لیتے ہیں تو ان کے کسی عمل کو دوام، مواظبت یا ہمیشگی کے ساتھ کرنے سے کسی عمل یا حکم میں کسی قسم کی کوئی تبدیلی نہیں آجاتی کہ مثلاً ایک عمل مباح سے مستحب، مستحب سے سنت، یا سنت سے واجب وفرض کا درجہ حاصل کر لے، اس میں حکمت یہ ہوتی ہے، عوام الناس خصوصاً برِصغیر پاک وہند کے لوگ جو عربی زبان کی درست وبلا تکلف ادائیگی سے قاصر ہیں، عربی کی زیادہ عبارات یاد کر لینا، ان کے بس سے باہر ہے، اس مصلحت کے پیشِ نظر ایسے اعمال کی آسان ادائیگی کے لئے اور عوام اہلِ سنت کو محرومی سے بچانے کے لئے علمائے برصغیر نے ان کے لئے چند چیزیں مقرر فرما دیں۔

اب آپ خود اندازہ فرمائیں ان لوگوں کے سوالات واعتراضات کا جو ایسے مقامات پر عوام کے اعمال کے بارے میں اٹھاتے ہیں، وہ عوام جن سے یہ جو چند چیزیں مقرر کی گئی ہیں، وہی یاد نہیں ہوتیں تو ان سے مزید چیزوں کے یاد کرنے کا مطالبہ "چہ معنی دارد"؟ بلکہ عوام کا حال تو یہ ہے کہ ان کو وہ نیت ہی صحیح طریقے سے یاد نہیں ہوتی جو ان کی مادری زبان میں ہوتی ہے، اس لئے ایسے لوگوں کی خدمت میں بصد ادب اپیل ہے؛ اگر ان کے دل میں دین کا درد اور عوام کی بھلائی ہے تو ایسے بے معنی اعتراضات سے پرہیز کیا کریں جن کا مدار عوام اہل سنت وجماعت کے افعال ہی ہوتے ہیں یا کم از کم کسی عالم سے سوال کر کے اطمینان حاصل کر لیا کریں۔

لیکن یاد رکھیں وہ بھی احادیث کے خلاف نہیں ملاحظہ فرمائیں؛ احناف کے نزدیک طریقہ نماز جنازہ اور چاروں تکبیروں کے ساتھ پڑھے جانے والے کلمات مع دلائل یہ ہیں۔ امام فوت شدہ کے سینے کے سامنے کھڑا ہو، خواہ وہ مرد ہو یا عورت، پھر اسطرح نیت کرے؛ چار تکبیر نماز جنازہ، فرض کفایہ، ثناء

واسطے اللہ تعالیٰ کے، دُرود شریف واسطے حضور ﷺ کے، دعا واسطے اِس حاضر میت کے، بندگی اللہ تعالیٰ کی، پیچھے اِس امام صاحب کے اللہ اکبر۔

صرف پہلی تکبیر کہنے کے وقت اوپر کانوں کے برابر ہاتھ اٹھائے، اور کسی تکبیر کے ساتھ ہاتھ نہ اٹھائے۔

پہلی تکبیر تحریمہ کے بعد ثنا: سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَجَلَّ ثَنَآئُکَ وَلَااِلٰهَ غَیْرُکَ (تو پاک ہے اے اللہ! میں تیری تعریف کرتا ہوں، تیرا نام مبارک ہے، تیری شان بہت بلند ہے، تیری ثناء، بزرگ و برتر ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں) نمبر ا: المختصر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی ایک طویل حدیث سے لیا گیا ہے ان کے اس قول سے جس کو جناب ابن ابی شیبہؒ نے ذکر کیا ہے۔

نمبر ۲: اسی کو جناب ابن مردویہؒ نے بھی اپنی کتاب الدعاء میں ذکر فرمایا۔

نمبر ۳: کتاب الفردوس میں جناب ابوالشجاعؒ نے حضرت ابن مسعودؓ سے روایت کرتے ہوئے فرمایا: مِنْ اَحَبِّ الْکَلَامِ اِلَی اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ اَنْ یَّقُوْلَ الْعَبْدُ "سُبْحَانَکَ..... اِلٰی آخِرِہٖ کَمَاتَقَدَّمَ" (اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے پسندیدہ کلام یہ ہے کہ اس کا بندہ اپنی زبان سے کہے؛ سبحانک... جو اوپر لکھا گیا)

بحوالہ فتح القدیر (۲۵۲/۱) از حضرت علامہ ابن ہمامؒ

دوسری تکبیر کے بعد دُرود شریف: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَاصَلَّیْتَ وَسَلَّمْتَ وَبَارَکْتَ وَرَحِمْتَ وَتَرَحَّمْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ.

حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ سے یہ الفاظ نقل کئے گئے ہیں؛ وَارْحَمْ مُحَمَّدًا وَّآلَ مُحَمَّدٍ کَمَارَحِمْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ (اے اللہ! رحمت فرما محمد ﷺ اور آپ کی آل پر اسی طرح

جس طرح رحمت فرمائی تو نے حضرت ابراہیم اور ان کی آل پر، بے شک! تو خوبیوں سراہا، بزرگ ہے) بحوالہ سعادۃ دارین ص: ۲۳۱ از علامہ یوسف نبہانیؒ

اور حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے: وَارْحَمْ مُحَمَّدًا وَّآلَ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ وَبَارَکْتَ وَتَرَحَّمْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ (اے اللہ! رحمت فرما محمد ﷺ اور آپ کی آل پر جس طرح صلوٰۃ، برکت، اور رحمت فرمائی تو نے حضرت ابراہیم اور ان کی آل پر، بے شک! تو خوبیوں سراہا، بزرگ ہے)

بحوالہ سعادۃ دارین ص: ۱۳۰، از حضرت علامہ یوسف نبہانیؒ۔

چوتھی تکبیر کے بعد دعا: حضرت ابوابراہیم اشہلیؒ سے روایت ہے، انہوں نے اسے اپنے باپ سے روایت کیا، فرماتے ہیں؛ نبی کریم ﷺ جب نماز جنازہ ادا فرماتے تو یہ دعا مانگتے؛

احناف کے نزدیک نماز جنازہ کی دعا مع دلیل

حضرت امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ نے اپنی مشہور زمانہ کتاب جامع ترمذی کے اندر ص: ۱۶۶ پر اس حدیث کو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت فرمایا؛ آپ فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نماز جنازہ میں یہ دعا مانگا کرتے تھے؛

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَمَیِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِیْرِنَا وَکَبِیْرِنَا وَ ذَکَرِنَا وَ اُنْثَانَا، اَللّٰھُمَّ مَنْ اَحْیَیْتَہٗ مِنَّا فَاَحْیِہٖ عَلَی الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّیْتَہٗ مِنَّا فَتَوَفَّہٗ عَلَی الْاِیْمَانِ (اے اللہ! ہمارے زندوں کی مغفرت فرما، اور ہمارے فوت ہو جانے والوں کی مغفرت فرما، ہمارے حاضر، موجود بھائیوں کی بخشش فرما اور ہمارے ان بھائیوں کی مغفرت فرما جو حاضر نہیں ہو سکے، ہمارے چھوٹوں اور ہمارے بڑوں کو بخش دے، ہمارے مَردوں اور عورتوں کو معافی عنایت فرما، اے اللہ! ہم سے جس کو

زندہ رکھ اس کو اسلام پہ زندگی گذارنے کی توفیق عطا فرما، جسے موت دے اسے ایمان کی حالت پہ موت کا جام پلا،)
اس حدیث کو حضرت امام ابوداؤدؒ نے بھی اپنی سنن (۱۰۰/۲) میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

مالکی نماز جنازہ

اگر میت مرد ہو تو جنازہ پڑھانے یا پڑھنے والا اس کی کمر کی سیدھ میں اور اگر عورت ہو تو اس کے کندھوں کے سامنے کھڑا ہو، پھر اموات مسلمین سے جو حاضر ہے اس پر نماز پڑھنے کی نیت کرے، پھر کانوں کی طرف ہاتھ اُٹھاتے ہوئے تکبیرِ تحریمہ کہے جسطرح دوسری نمازوں کہتا ہے، پھر دعا مانگے، پھر ہاتھ اٹھائے بغیر دوسری تکبیر کہے، اور دعا مانگے، پھر ہاتھ اٹھائے بغیر تیسری تکبیر کہے اور پھر بھی دعا مانگے، پھر ہاتھ اٹھائے بغیر چوتھی تکبیر کہے، اور پھر بھی دعا ہی مانگے، پھر دائیں طرف ایک ہی سلام اس نیت کے ساتھ پھیرے کہ وہ نماز سے خارج ہو رہا ہے، جس طرح دوسری نمازوں کرتا ہے، اس کے علاوہ سلام نہ پھیرے خواہ امام ہو خواہ مقتدی، ساری چیزیں دل میں پڑھنا مستحب ہے صرف امام تکبیرات اور سلام اتنی بلند آواز سے کہے کہ موجود مقتدی سن لیں، گا ایک بات کا خاص خیال رکھا جائے، ہر دعا کا آغاز، اللہ کی حمد اور نبی کریم ﷺ پر درُود سے کیا جائے۔

شافعی نماز جنازہ

فوت شدہ اگر مرد ہے تو امام یا اکیلا آدمی اس کے سر کے پاس کھڑا ہو، اگر عورت یا خنثیٰ ہو تو اس کے درمیان سے بھی تھوڑا پاؤں کی طرف کھڑا ہو، پھر دل سے نیت باندھے اور زبان سے اس کا اظہار کرے: نَوَیْتُ اَنْ اُصَلِّیَ اَرْبَعَ تَکْبِیْرَاتٍ عَلٰی مَنْ حَضَرَمِنْ اَمْوَاتِ الْمُسْلِمِیْنَ، فَرْضَ کِفَایَۃٍ لِلّٰہِ

تَعَالیٰ "(میں نے نیت کی چار تکبیر نماز جنازہ پڑھنے کی، اوپر اس میت کے جو اموات مسلمین میں سے حاضر ہے بطور فرض کفایہ، اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لئے،)
پھر تکبیر تحریمہ کہے، اگر مقتدی ہو تو اقتدا کی نیت کرے، پھر بغیر ثناء پڑھے کہے: اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ "(اللہ کی پناہ مانگتا ہوں، شیطان مردود سے)
پھر سورۂ فاتحہ تلاوت کرے لیکن اس کے بعد کوئی اور سورت نہ پڑھے، پھر دوسری تکبیر کہہ کر کہے: اللھم صلِّ علیٰ سیِّدِنامحمدٍ وعلیٰ آل سیِّدِنا محمدٍ کما صلیت علیٰ سیّدناابراھیم وعلیٰ آل سیّدناابراھیم ،انک حمید مجیدوبارک علیٰ سیِّدِنامحمدٍ وعلیٰ آل سیّدنا محمدٍ کما بارکتَ علیٰ سیّدناابراھیم وعلیٰ آل سیّدناابراھیم فی العالمین، انک حمیدمجید "پھر تیسری تکبیر کہہ کر میت کے لئے جو اُخروی دعا چاہے مانگے لیکن افضل وہ دعا ہے جس کو اس کتاب میں حضرت امام شافعیؒ کی دعا کے نام سے تحریر کیا گیا ہے، پھر چوتھی تکبیر کہہ کر یہ دعا مانگے: اَللّٰھُمَّ لاتُحْرِمْنَا اَجْرَہٗ، وَلاتَفْتِنَّابَعْدَہٗ، پھر یہ آیت پڑھے: اَلَّذِیْنَ یَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَہٗ یُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّھِمْ ......تم الایۃَ (سورۂ غافر، آیت:۷)، پھر دائیں طرف والوں کی نیت کرتے ہوئے دائیں طرف سلام پھیرے، بعد ازاں بائیں طرف والوں کی نیت کر کے بائیں طرف سلام پھیرے، ہر تکبیر کے ساتھ ہاتھ اٹھائے اور دوسری نماز کی طرح ہاتھ ناف سے اوپر سینے کے نیچے باندھے۔

حنبلی نماز جنازہ

امام مرد کے سینے اور عورت کی کمر کے سیدھ میں کھڑا ہو، پھر اُموات مسلمین سے جو حاضر ہے اس پر نماز پڑھنے کی نیت کرے، پھر ہاتھ اُٹھاتے ہوئے تکبیرِ تحریمہ کہے جسطرح دوسری نمازوں میں کہتا ہے، پھر کہے: اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ

الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ "(اللہ کی پناہ مانگتا ہوں میں، شیطان مردود سے) بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ پھر سورۂ فاتحہ تلاوت کرے لیکن اس کے بعد کوئی اور سورت نہ پڑھے، پھر ہاتھ اُٹھاتے ہوئے دوسری تکبیر کہہ کر نماز والا درود شریف پڑھے، پھر ہاتھ اُٹھاتے ہوئے تیسری تکبیر کہہ کر میت کے لئے دعا مانگے پھر ہاتھ اُٹھاتے ہوئے چوتھی تکبیر کہے، اور کوئی شے نہ پڑھے تھوڑی دیر صامت وساکت کھڑا رہے اور ایک ہی سلام پھیرے دوسرا سلام ضروری نہیں، لیکن اگر دوسرا سلام پھیر لیا تو کوئی حرج بھی نہیں۔

جنازہ کے اُرکان مع اِختلافِ ائمہ

کوئی بھی عبادت کا کام، اس میں موجود اُرکان کی ادائیگی کے بغیر ادا نہیں ہوتا، فرض کیا اگر کسی کا ایک رکن بھی رہ جائے تو اس عبادت کی ادائیگی باطل ہو جائے گی اور اس کا اعادہ لازمی ہوگا۔

حضرات اُحناف

۱-تکبیر تحریمہ سمیت کل چار تکبیریں جن میں سے ہر تکبیر ایک رکعت کے قائم مقام سمجھی جائے گی،

۲.جنازہ کی نماز کھڑی ہونے سے لیکر اس کے اختتام تک قیام (کھڑا ہونا)

۳-میت کے واسطے دعا جس کے لئے کوئی صیغے خاص نہیں ہیں بہتر ہے امورِ آخرت کے لئے ہو البتہ ان حضرات کے نزدیک پسندیدہ دعا وہ ہے جو حضرت عوف ابن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت سے نقل کی گئی ہے، باقی رہا سلام تو یہ دیگر نمازوں کی طرح واجب ہے، فرض نہیں ہے اور دوسری تکبیر کے بعد دُرود پڑھنا سنت شمار کیا ہے جس طرح پہلی تکبیر کے بعد ثناء پڑھنا سنت ہے۔

حضرات مالکیہ

۱-نماز کو شروع کرنے کے لئے نیت کرنا، ۲-چار تکبیریں، ۳-قیام ۴-ہر تکبیر کے بعد دعا کرنا واجب ہے، اور دعا کا طریقہ وہی ہے جو ہر دعا کرنے کے وقت ہوتا ہے، مثلا پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد بعد ازاں حضور سرورِ عالم ﷺ پر دُرود شریف، اور پھر دعا، جس کی کم سے کم مقدار "اَللّٰھُمَّ اغفِرلَہٗ" ہے، اور چوتھی تکبیر کے بعد ان کی پسندیدہ دعا وہی ہے جس کو بعد میں مؤطا امام مالکؒ کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے۔

۵-چوتھی تکبیر کے بعد دعا مانگ کر سلام پھیرنا۔

حضرات شافعیہ

۱-نیت ۲-چار تکبیریں ۳-قیام ۴-چوتھی تکبیر کے بعد دعا مانگ کر سلام پھیرنا۔

۶-صلاۃ علی النبی ﷺ اور اس کا مقام دوسری تکبیر کے بعد ہے ۷-سورۂ فاتحہ کی تلاوت کرنا (بعد میں کوئی سورت ملانے کے بارے ان کا آپس میں اختلاف ہے؛ بعض کے نزدیک چھوٹی سورت ملائی جائے گی اور بعض کہتے ہیں چونکہ جنازہ میں اختصار مقصود ہوتا ہے اس لئے کوئی سورت نہیں ملائی جائے گی) اور اس کا مقام تیسری تکبیر کے بعد ہے۔

حضرات حنابلہ

۱-تکبیریں ۲-قیام ۳-سلام ۴-نبی کریم ﷺ پر دُرود پاک اور اس کا مقام دوسری تکبیر کے بعد ہے ۵-تلاوتِ سورۂ فاتحہ اور اس کا مقام ان کے نزدیک پہلی تکبیر کے بعد ہے۔ ۶-میت کے لئے دعا اور اس کا اصل مقام ان حضرات کے نزدیک تیسری تکبیر کے بعد ہے لیکن چوتھی تکبیر کے بعد مانگنا بھی جائز ہے۔

نوٹ: نیت، علمائے احناف وحنابلہ کے نزدیک شرط ہے، رکن نہیں البتہ اس کی تعریف وتفصیل کے متعلق احناف کے چند اقوال ہیں ۱-دل میں یہ رکھ لے کہ نماز جنازہ پڑھ رہا ہوں، ۲-ضروری ہے کہ وہ نیت کرے کہ میں مرد، عورت، بچہ

یا بچی پر نماز جنازہ پڑھ رہا ہوں، اور جو اس بات کو نہ جانتا ہو، وہ یہ کہہ لے؛ نَوَیْتُ اَنْ اُصَلِّیَ عَلَی الْمَیِّتِ یُصَلِّیْ عَلَیْهِ الْاِمَامُ (میں نے اس میت پر نماز جنازہ پڑھنے کی نیت کی جس پر یہ امام صاحب جنازہ پڑھا رہے ہیں)

اس مؤقف کے مالک علماء فرماتے ہیں؛ چونکہ نماز جنازہ کا سبب میت ہے تو سبب کا تعین ضروری ہے اور ظاہر روایت کیمطابق یہی نظریہ زیادہ محتاط ہے، لہٰذا عوام کو اسی پر عمل کرنا چاہیئے ۳- اس کے ساتھ مزید میت کے لئے دعا کی نیت ضروری ہے۔

مالکی حضرات اس بارے یہ کہتے ہیں کہ بس اتنا ارادہ کرلے کہ میں اس حاضر میت پر نماز پڑھنے لگا ہوں تو کافی ہے، میت کی پہچان ضروری نہیں حتی کہ اگر اس نے سوچا کہ میں مذکر پر نماز پڑھ رہا ہوں حالانکہ میت مؤنث تھا یا اس کے برعکس تو بھی کوئی حرج نہیں اور نماز کے فرض ہونے کی نیت بھی ضروری نہیں جس طرح حضرات احناف کا قول ہے۔

حنبلی حضرات بھی اس بارے اتنا ہی کہتے ہیں کہ بس اس میت یا اگر زیادہ جنازے ہوں تو ان موتٰی پر نماز پڑھنے کی نیت کرلے اور ان زیادہ کی معین تعداد جاننا بھی ضروری نہیں۔

شافعی حضرات کے نزدیک نیت کے صحیح ہونے کی چند شرائط ہیں؛

۱- نماز جنازہ کی نیت کرے۔ ۲- اور یہ ارادہ کرے کہ میں جو نماز جنازہ پڑھ رہا ہوں اس کی ادائیگی فرض ہے اگرچہ فرض کفایہ کہنا ضروری نہیں اور تعیینِ میت بھی شرط نہیں لیکن اگر متعین کرکے نماز پڑھنا شروع کی اور بعد میں معاملہ الٹ ہوگیا تو اس کی نماز صحیح نہ ہوئی

مختصر دعا کی حکمت: میت کے پھول جانے یا پھٹ جانے کا خوف ہو، ہر روز اموات ہو رہی ہوں اور لوگوں کے پاس وقت کی قلت ہو یا ایک ہی روز زیادہ جنازے

حاضر ہو جائیں اور ہر میت کا وارث اپنے میت پر الگ نماز جنازہ پڑھانے کا مطالبہ کر رہا ہو۔

نماز جناہ کی شرائط

جہاں تک تعلق ہے ان شرائط کا جو نمازی کی منسوب ہیں تو وہ تقریباً وہی ہیں جو دوسری نماز کے لئے ہیں لیکن میت کے حوالے سے شرائط یہ ہیں؛ ۱- میت کا مسلمان ہونا، کافر کی نماز جنازہ پڑہنا حرام ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے؛ ﴿وَلَا تُصَلِّ عَلٰی اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا﴾ (اور ان میں سے کسی ایک پر کبھی بھی نماز نہ پڑھیئے جب وہ مر جائے، اور اس کی قبر پر بھی نہ کھڑے ہوں) سورۂ توبہ، آیت: ۸۳۔

۲- باتفاقِ حضرات حنفیہ و مالکیہ میت کا حاضر ہونا، نجاشی کی نماز جنازہ پڑھانا، آپ ﷺ کی خصوصیت ہے، لیکن حنبلی حضرات کے نزدیک ایک ماہ یا اس سے کم مدت میں غائب کی نماز جنازہ پڑہی جاسکتی ہے اور شوافع حضرات کے نزدیک بھی بلا کراہت غائب میت کی نماز جنازہ پڑھنا جائز ہے۔ ۳- میت کا باطہارت ہونا، غسل دینے یا تیمم کرانے سے قبل نماز جنازہ جائز نہیں اس پر تمام حضرات کا اتفاق ہے، لیکن دوبارہ غسل دینے کا تصوُّر درست نہیں صرف خارج ہونے والی نجاست کو صاف کیا جائے گا۔ ۴- میت کا لوگوں کے آگے سامنے ہونا، اگر جنازہ پیچھے ہوا تو نماز نہ ہوگی، اس پر اتفاق ہے سوائے مالکی حضرات کے، کیونکہ وہ فرماتے ہیں؛ جو چیز واجب ہے وہ ہے، میت کا حاضر ہونا، باقی رہی یہ بات کہ میت نمازی کے آگے ہو، تو یہ مستحب ہے۔ شرط نہیں۔ ۵- میت کا کسی سواری پر، لوگوں کے ہاتھوں یا گردنوں پر نہ ہونا، حضرات حنفی اور حنبلی اس پر متفق ہیں لیکن شافعی اور مالکی حضرات فرماتے ہیں نماز جنازہ جائز ہے، خواہ میت کسی سواری

پر، لوگوں کے ہاتھوں یا گردنوں پر ہی کیوں نہ ہو، ٦- احناف کے علاوہ حضرات ائمہ ثلاثہ کا کہنا ہے کہ میت ایسا شہید بھی نہ ہو جس کو غسل نہ دیا گیا ہو لیکن اُحناف کے نزدیک شہید کی نماز جنازہ بھی واجب ہے۔٧ میت کے بدن کا کم از کم اتنا موجود ہو جس کو ائمہ کے نزدیک غسل دینا واجب ہے۔

نماز جنازہ کا حکم

یہ فرض کفایہ ہے، جس کے لئے جماعت شرط نہیں ہے، اگر ایک آدمی بھی نماز جنازہ ادا کرلے، تو باقی نہ پڑھنے کے وبال سے محفوظ ہو جائیں گے بلکہ مرد نہ ہو اور ایک عورت نماز جنازہ پڑھ لے تو فرض مکمل ہے۔ (نمبر ۱ نہایہ کے حوالے سے فتاوٰی عالمگیری، جلد اول، باب: ۲۱، فصل: ۵ نمبر ۲. فتاوٰی رضویہ بترتیب سابق، جلد ۴، باب الجنائز)

ایک غلط فہمی کا ازالہ: بعض لوگ فرض کفایہ کی تعریف میں یوں گویا ہوتے ہیں؛ وہ فرض جس کو بعض نے ادا کرلیا تو سب کو ثواب مل جائے گا، حالانکہ یہ بات درست نہیں کیونکہ اَلفِقهُ عَلَى المَذَاهِبِ الاربَعَةِ میں حضرت علامہ عبدالرحمان جزری نے تحریر فرمایا: ''البتہ ثواب کا مستحق صرف وہی ٹھہرے گا جس نے نماز جنازہ ادا کی ہے''۔

اس سے بآسانی سمجھا جاسکتا ہے کہ اولاً اس کی ادائیگی سب پر برابر فرض ہے، ہاں ادائیگی کے بعد سقوطِ فرض کا تعلق باقی کے ذمہ سے بھی ہے اور جنہوں نے نہیں پڑھا، ان کے لئے ثواب سے محرومی کی خبر ہے۔

نماز جنازہ کے سنن و مستحبات:

اس بارے علماء کے اقوال مختلف ہیں؛ بعض کے نزدیک سنتیں بھی ہیں اور مستحبات بھی اور بعض کے نزدیک نماز جنازہ میں مستحبات تو ہیں لیکن سنتیں نہیں ہیں؛

حضرات احناف کے نزدیک جنازہ کی سنتیں؛ پہلی تکبیر کے بعد ثناء، دوسری تکبیر کے بعد صلوٰۃ علی النبی ﷺ، ایک قول کے مطابق دعا للمَیت

مستحبات

میت خواہ مرد ہو یا عورت، چھوٹا ہو یا بڑا، اس کے سینے کے برابر کھڑا ہونا، نمازیوں کی صفوں کا تین ہونا کیونکہ حضور ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: مَنْ صَلّٰی عَلَيْهِ ثَلاثَةُ صُفُوفٍ غُفِرَلَهُ'' (جس مؤمن مسلمان کی نماز جنازہ کی تین صفیں ہوگئیں اس کی بخشش ہوگئی) پس اگر کل نمازی سات ہوں تو ایک کو آگے کھڑا کرکے امام بنائیں، پہلی صف میں تین کھڑے ہوں، دوسری میں دو، تیسری میں ایک۔

حضرات مالکی: نماز جنازہ کے لئے کوئی سنت نہیں ہے البتہ مستحبات ہیں؛ آہستہ آواز سے نماز پڑھنا، دعا سے پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد بعدازاں حضور سرورِ عالم ﷺ پر درود شریف، اور پھر دعا، امام یا اکیلے آدمی کا مرد کے کے درمیان، اور عورت کے کندھوں کے برابر کھڑا ہونا، میت کے سر کا اس کے دائیں طرف ہونا، خواہ مرد ہو یا عورت، مقتدیوں کا امام کے پیچھے ہونا، امام کا سلام اور تکبیر بلند آواز سے کہنا، اور دوسروں کا آہستہ آواز میں کہنا۔

حضرات شافعی؛ سنتیں: سورۂ فاتحہ سے پہلے تعوذ پڑھنا، اس کے بعد آمین کہنا، اور تمام چیزوں کو آہستہ آواز میں کہنا اگرچہ نماز جنازہ رات کے وقت پڑھا جائے ہاں امام یا مبلغ بالتکبیر (تکبیر کی آواز دوسروں تک پہنچانے والا) کو ضرورت کی بنا پر تکبیر و سلام اونچی آواز سے کہنے کی اجازت ہے۔ نماز جنازہ کی جماعت کرانا، بصورت امکان تین صفوں کا ہونا، یا کم از کم دو کا ہونا اگرچہ امام والی صف سمیت ہو، ایسی صورت میں مقتدی کا امام کے برابر کھڑا ہونا مکروہ نہیں ہے، صلوٰۃ علی النبی ﷺ

کامل طریقے سے پڑھنا، جیسے **ہر روز کی** نماز کی سنتوں میں **ہے** نبی ﷺ اور آل پر صرف صلوٰۃ پڑھنا، درود شریف سے پہلے حمد کہنا، مؤمن مرد اور عورتوں کے لئے دعا کرنا، دعا ہائے ماثورہ کا پڑھنا، دوسرا اسلام، چوتھی تکبیر کے بعد یہ دعا مانگنا: **اَللّٰھُمَّ لاتُحْرِمْنَا اَجْرَهٗ، وَلاتَفْتِنَّابَعْدَهٗ**، پھر یہ آیت پڑھے: **اَلَّذِيْنَ يَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهٗ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ** ...... تم الاٰیۃ (سورۂ غافر، آیت: ۷)

امام یا اکیلے آدمی کا میت مذکر کے سر کے پاس اور مؤنث کے وسط سے تھوڑا پاؤں کی طرف کھڑا ہونا، ہر تکبیر کے وقت رفع یدین کرنا پھر ہاتھوں کو اپنے سینے کے نیچے باندھ لینا، مسبوق کے نماز مکمل کرنے سے پہلے جنازہ نہ اٹھانا، دیگر آدمیوں کے آنے کے سبب دوبارہ، سہ بارہ نماز پڑھنا، لیکن جنہوں نے ایک بار نماز جنازہ پڑھ لی ہے، ان کا دوبارہ پڑھنا مکروہ ہے، سورۂ فاتحہ سے پہلے ثناء پڑھنے کو ترک کرنا اور بعد میں دوسری سورت ملانے کو ترک کرنا سنت ہے، لیکن کفن سے پہلے نماز جنازہ پڑھنا مکروہ ہے۔ حضرات حنابلہ: جماعت کے ساتھ نماز جنازہ ادا کرنا، اگر نمازی زیادہ ہوں تو ہر صف میں نمازیوں کا تین سے کم نہ ہونا، اور اگر چھ ہوں تو امام ان کی دو صفیں بنائے، اگر چار ہوں تو ہر دو آدمی ایک صف بنائیں، وہ شخص جس نے صف کے پیچھے نماز پڑھی اس کی نماز جنازہ نہ ہوگی جس طرح دوسری نماز نہیں ہوتی، امام یا اکیلے آدمی کا میت مذکر کے سینے کے سامنے اور مؤنث کی کمر کے سامنے کھڑا ہونا، اس میں تمام چیزوں کو آہستہ آواز سے کہنا۔)

میت کے لئے صحابہ کرام اور سلف صالحین کی دعائیں

۱ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی دعا

حضرت اَبو مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں؛ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا معمول مبارک تھا، جب آپؓ کوئی نماز جنازہ پڑھاتے

تو یہ دعا کرتے: **اَللّٰهُمَّ عُبَيْدُكَ أَسْلَمَهُ الْأَهْلُ، وَالْآلُ، وَالْعَشِيْرَةُ، وَ الذَّنْبُ الْعَظِيْمُ، وَأَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ**"

(اے اللہ! یہ تیرا بندہ ہے، اس کے اہل وعیال، آل واولاد، خویش واقرباء اور گناہِ عظیم نے اسے یکا وتنہا کر دیا ہے (اب یہ تیرے سپرد ہے) اور تو غفور ورحیم ہے)

۲ حضرت عمرِ فاروق بن خطاب رضی اللہ عنہ کی دعا

حضرت سعید ابن مسیّب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، آپؓ فرماتے ہیں:

حضرت عمرؓ نماز جنازہ میں کہتے تھے اگر شام ہوتی تو:

اَللّٰهُمَّ أَمْسٰی عَبْدُكَ "(اے اللہ! تیرے بندے نے تیرے پاس شام کی ہے) اگر صبح ہوتی تو کہتے: **اَللّٰهُمَّ أَصْبَحَ عَبْدُكَ قَدْ تَخَلّٰی مِنَ الدُّنْيَا، وَتَرَكَهَا لِأَهْلِهَا، وَاسْتَغْنٰى عَنْهَا، وَافْتَقَرَ إِلَيْكَ. كَانَ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ، فَاغْفِرْ لَهٗ ذَنْبَهٗ** (اے اللہ! تیرے بندے نے تیرے حضور صبح کی ہے، دنیا سے جدائی اختیار کرلی ہے، دنیا کو دنیا والوں کے لئے چھوڑ دیا ہے اور اس سے بے پرواہ ہو کر تیرا محتاج ہو گیا ہے، یہ گواہی دیتا تھا کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں اور بے شک! نبی کریم ﷺ تیرے عزت والے بندے اور احترام والے رسول ﷺ ہیں، اس کے گناہ بخش دے)

۳ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ بن ابی طالب کی دعا

حضرت عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن اَبزی رضی اللہ عنہم سے روایت ہے، آپ فرماتے ہیں؛ حضرت علیؓ کا معمول مبارک یہ تھا کہ آپ میت پر نماز جنازہ پڑھنے کے وقت یہ دعا مانگتے تھے: **اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِأَحْيَائِنَا وَأَمْوَاتِنَا وَأَلِّفْ بَيْنَ قُلُوْبِنَا وَأَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِنَا، وَاجْعَلْ قُلُوْبَنَا عَلٰى قُلُوْبِ خِيَارِنَا، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْهُ. اَللّٰهُمَّ أَرْجِعْهُ إِلٰى خَيْرٍ مِمَّا كَانَ فِيْهِ اَللّٰهُمَّ عَفْوَكَ**۔

(اے اللہ! ہمارے زندوں اور فوت ہوجانے والوں کو معاف فرمادے، ہمارے دلوں میں ایک دوسرے کی محبت پیدا فرما دے، ہمارے آپس کے معاملات کی اصلاح فرمادے، اور ہمارے دلوں کو بہترین دلوں کی فہرست میں داخل فرمادے، اے اللہ! اس کی مغفرت فرما، اور اس پر رحم کر، اے اللہ! اسے لوٹادے ان سے بہتر مخلوقات میں جس میں یہ پہلے تھا، اے اللہ! تیرا درگذر عام ہے، وہی مانگتے ہیں)

۴ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی دعا

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے ایک جنازہ پر نماز پڑھی، پہلے تکبیر کہی اور دعا یہ مانگی؛

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلَہٗ کَمَا اسْتَغْفَرَکَ، وَاعْطِہٖ مَاسَئَلَکَ، وَزِدْہُ مِنْ فَضْلِکَ

(اے اللہ! اسے مغفرت عطا فرما، جس طرح اس نے تجھ سے مغفرت طلب کی، اسے وہ سب کچھ عطا فرمادے جو اس نے تجھ سے مانگا اور اپنے فضل سے اس پر اسے مزید بھی عطا فرما)

۵ حضرت عبداللہ ابن سلام رضی اللہ عنہ کی دعا

عبداللہؓ بن سلام کا قول ہے؛ نماز جنازہ پر کہے: اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَ مَیِّتِنَا وَصَغِیْرِنَا وَ کَبِیْرِنَا، وَذَکَرِنَا وَ اُنْثَانَا، وَشَاھِدِنَا وَ غَآئِبِنَا، اَللّٰھُمَّ مَنْ تَوَفَّیْتَہٗ مِنْھُمْ فَتَوَفَّہٗ عَلَی الْاِیْمَانِ، وَمَنْ اَبْقَیْتَہٗ مِنْھُمْ فَاَبْقَیْتَہٗ عَلَی الْاِسْلَامِ (اے اللہ! ہمارے زندوں اور فوت ہوجانے والوں کو معاف فرمادے، نیز چھوٹوں اور بڑوں کو بھی، مردوں اور عورتوں کو بھی، جو حاضر ہیں ان کو اور ان کو بھی جو حاضر نہیں ہوسکے یا اللہ ان میں سے جس کو موت دے، اس کو ایمان کی صفت سے متصف حالت پر اور جس کو بقاء بخشے اسے اس حال میں باقی رکھ کہ وہ سچا مسلمان ہو

۶ حضرت اُبی الدرداء رضی اللہ عنہ کی دعا

حضرت غیلانؒ سے روایت ہے، وہ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ میت پر یہ دعا مانگتے تھے؛

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِاَحْیَآئِنَا وَ اَمْوَاتِنَا الْمُسْلِمِیْنَ، اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِلْمُسْلِمِیْنَ وَ الْمُسْلِمَاتِ، وَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ، وَاَصْلِحْ ذَاتَ بَیْنِھِمْ، اَلِّفْ بَیْنَ قُلُوْبِھِمْ، وَاجْعَلْ قُلُوْبَھُمْ عَلٰی قُلُوْبِ خِیَارِھِمْ.

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِفُلَانِ ابْنِ فُلَانٍ ذَنْبَہٗ، وَاَلْحِقْہُ بِنَبِیِّہٖ ﷺ اَللّٰھُمَّ ارْفَعْ دَرَجَتَہٗ فِی الْمُھْتَدِیْنَ، وَاخْلُفْ فِیْ عَقِبِہٖ فِی الْغَابِرِیْنَ، وَاجْعَلْ کِتَابَہٗ فِیْ عِلِّیِّیْنَ وَاغْفِرْلَنَا وَلَہٗ رَبَّ الْعَالَمِیْنَ اَللّٰھُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَہٗ، وَلَا تُضِلَّنَا بَعْدَہٗ "

(اے اللہ ہمارے زندہ وفوت ہوجانے والے مسلمان بھائیوں کی مغفرت فرما دے، اے اللہ! مشرف باسلام وایمان مردوں اور عورتوں کی بخشش فرمادے، ان کی باہم آپس کی اصلاح فرمادے، ان کے دلوں کو جوڑ دے، ان کے دلوں کو کائنات کے بہترین دلوں سے بنادے، اے اللہ! فلاں ابن فلاں (یعنی اس جگہ اپنی دعا میں اس کا اور اس کے باپ کا نام لے مثلاً کہے فتح محمد ولد نور محمد) کے گناہ بخش دے اور اسے اپنے نبی ﷺ کی معیت نصیب فرمادے،

اے اللہ! اس کے درجات کو ہدایت یافتہ لوگوں کے درجات تک بلند فرمادے، اس کے پسماندگان میں نائب پیدا کردے، اس کے نامۂ عمل کو "مقام عِلِّیِّیْنَ" میں پہنچادے، اے تمام عالموں کو پالنے والے! ہمیں اور اسے معاف فرمادے، اے اللہ! ہمیں اس کے اجر سے محروم نہ فرما اور اس کے بعد گمراہی سے محفوظ رکھنا)

۷ حضرت ابوسعید خُدری رضی اللہ عنہ کی دعا؛

حضرت ابوصدّیق ناجیؒ راوی ہیں، فرماتے ہیں، میں نے حضرت ابوسعیدؓ سے نماز

جنازہ کی دعا کے بارے دریافت کیا تو آپ نے فرمایا؛ ہم تو یوں کہا کرتے تھے؛
اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبُّنَاوَرَبُّہٗ،خَلَقْتَہٗ وَرَزَقْتَہٗ ، وَاَ حْیَیْتَہٗ ،وَ کَفَیْتَہٗ، فَاغْفِرْلَنَا وَ لَہٗ، وَلَاتَحْرِمْنَااَجْرَہٗ،وَلَاتُضِلَّنَابَعْدَہٗ.
(اے اللہ! تو ہمارا بھی اور اس کا بھی رب ہے، تو نے اس کو پیدا فرمایا، اسے رزق عطا فرمایا، اسے زندہ رکھا، ہماری اور اس کی مغفرت فرما، ہمیں اس کے اجر سے محروم نہ رکھ، اور اس کے بعد ہمیں گمراہی سے حفاظت عطا فرما)

۸ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی دعا

پہلے راوی حضرت نافعؒ ہیں اور آپ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ آپ جنازہ پر نماز پڑھتے تو کہا کرتے تھے؛
اَللّٰھُمَّ بَارِکْ فِیْہِ،وَصَلِّ عَلَیْہِ،وَاغْفِرْلَہٗ،وَاَوْرِدْہُ حَوْضَ رَسُوْلِکَ ﷺ ۔(اے اللہ! اس کو برکتیں اور رحمتیں عطا فرما، اسے بخش دے، اور اسے اپنے پیارے رسول ﷺ کے حوض شریف پر حاضر ہونے کے قابل بنا)

۹ دعاء حضرت مجاہدؒ ابن جبر

حضرت یونس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا؛ میں نے میت پر نماز جنازہ سے متعلق حضرت مجاھدؒ سے دریافت کیا تو حضرت مجاھدؒ نے ان الفاظ میں جواب عنایت فرمایا؛ بے شک! ہم نماز جنازہ میں ہوتے ہیں، تو ہم کہتے ہیں؛ اَللّٰھُمَّ اَنتَ خَلَقْتَہٗ ،وَأَنْتَ ھَدَیْتَہٗ لِلاسْلامِ.وَأَنْتَ قَبَضْتَ رُوْحَہٗ، وَاَنْتَ أَعْلَمُ بِسَرِیْرَتِہٖ وَعَلَانِیَتِہٖ ، جِئْنَاشُفَعَآءَ فَاشْفَعْ لَہٗ، وَاغْفِرْ لَہٗ۔
(اے اللہ! تو نے اس کو پیدا فرمایا اور تو نے ہی اسے اسلام قبول کرنے کی ہدایت عطا فرمائی، تو نے ہی اس کی روح کو قبض فرمایا، تو اس کے ظاہری وباطنی اعمال کو خوب جانتا ہے، ہم تو فقط سفارشی ہیں تو اس کے حق میں ہماری سفارش قبول فرما،

اور اسے معاف کردے)

۱۰ حضرت حبیب بن مسلمہؓ؛

حضرت یحیی الھوزنیؒ سے روایت ہے کہ حضرت شرحبیلؓ بن سمط کا جنازہ حاضر ہوا تو حضرت حبیبؓ بن مسلمہ کو امام بنایا گیا؛ وہ ہماری طرف اس انداز میں آئے جیسے نگران اپنے درازئ قد کے ساتھ اوپر سے جھانکنے والا ہو، اور کہا؛ اپنے بھائی کے لئے دعا کرنے میں خوب کوشش کرو تا کہ اس کا شمار ان لوگوں میں ہو جائے جن کے لئے تمہاری طرف سے دعا کی جاتی ہے
اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِھٰذِہِ النَّفْسِ الْحَنِیْفِیَّۃِ الْمُسْلِمَۃِ.وَاجْعَلْھَامِنَ الَّذِیْنَ تَابُوْا، وَاتَّبَعُوْاسَبِیْلَکَ ،وَقِھَاعَذَابَ الْجَحِیْمِ،وَاسْتَنْصِرُوْااللّٰہَ عَلٰی عَدُوِّکُمْ
(اے اللہ! اس سیدھے سادے پاک نفس کو معاف فرما دے، جو تیری رضا کے حصول کے لئے تیرے سامنے سرِ تسلیم خم کرنے والا ہے، اسے ان لوگوں میں سے بنا دے جنہوں نے توبہ کی، اور تیرے راستہ کی پیروی کی اور اسے جہنم کے عذاب سے بچالے، اور اپنے دشمنوں کے خلاف کامیابی پر، اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کرو)

۱۱ دعاء حضرت ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ

حضرت سعید بن ابی سعید مقبریؒ سے روایت ہے، وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت ابوہریرہؓ سے پوچھا؛ آپ جنازہ پر نماز کیسے پڑھتے ہیں تو ابوہریرہؓ فرمانے لگے؛ اللہ کی قسم! میں ابھی آپ کو بتاتا ہوں؛ ''میں جنازہ کے پیچھے اہل جنازہ کے ساتھ ساتھ چلتا ہوں، پس جب جنازہ رکھ دیا جاتا ہے تو (نمازِ جنازہ اس طرح پڑھاتا ہوں پہلے) میں تکبیر کہتا ہوں (اس کے بعد) اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کرتا ہوں، بعد ازاں (دوسری تکبیر کہہ کر) اللہ کے نبی ﷺ پر درود پڑھتا ہوں پھر (تیسری تکبیر کہنے کے بعد) میں یوں دعا کرتا ہوں؛ اَللّٰھُمَّ إِنَّہٗ

عَبْدُکَ ،وَابْنُ عَبْدُکَ،وَابْنُ اَمَتِکَ ، کَانَ یَشْهَدُاَنْ لااِلٰهَ اِلا اَنْتَ ،
وَاَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُکَ وَرَسُوْلُکَ ،وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ،اَللّٰهُمَّ اِنْ کَانَ
مُحْسِناً،فَزِدْ فِیْ اِحْسَانِهٖ ،وَاِنْ کَانَ مُسِیْئاً فَتَجَاوَزْ عَنْ سَیِّئَاتِهٖ، اَللّٰهُمَّ
لاتَحْرِمْنَا اَجْرَهٗ، وَلاتَفْتِنَّابَعْدَهٗ"

(اے اللہ! یہ تیرابندہ ہے، تیرے بندے اور تیری باندی کا بیٹا ہے، یہ اس بات کی گواہی دیتا تھا کہ تیرے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں، اور محمد ﷺ تیرے بندے اور رسول ﷺ ہیں، یااللہ! تو خود اس کو زیادہ بہتر جانتا ہے؛ اگر یہ نیک تھا تو اس کی نیکیوں کے ثواب میں اور اضافہ فرما، اگر برائیوں کا مرتکب تھا تو اس کی برائیوں سے درگذر فرما، اے اللہ! ہمیں اس کے اجر سے محروم نہ رکھ، اور ہمیں اس کے بعد گمراہ نہ فرمانا) اس حدیث کو مُؤطّا (۲۲۸/۱) میں حضرت امام مالکؒ نے روایت کیا، (اسی لئے مالکی حضرات نے اسی دعا کو نماز جنازہ میں منتخب کیا)

حضرت یحییٰ ابن سعید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا؛ میں نے حضرت سعیدؒ ابن مسیّب کو یہ کہتے ہوئے سنا؛ "میں نے حضرت ابو ہریرہؓ کے پیچھے ایک چھوٹے بچے کی نماز جنازہ پڑھی، جس سے کبھی خطا سرزد نہ ہوئی تھی ،تو میں نے اس طرح سنا؛ وہ کہہ رہے تھے؛ اَللّٰهُمَّ اَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ (اے اللہ! اسے عذاب قبر سے اپنی پناہ عطا فرما) اس حدیث کا منبع ومصدر بھی وہی سابقہ ہی ہے

۱۲ دعاء حضرت امام شافعیؒ

حضرت امام شافعیؒ نے جس دعا کو پسند فرمایا ہے، وہ احادیث اور بزرگان دین کی دعاؤں کے مجموعہ سے اُخذ کی گئی ہے، آپؒ نے فرمایا اس طرح کہنا چاہئے؛
اَللّٰهُمَّ هٰذَا عَبْدُکَ وَابْنُ عَبْدِکَ ،خَرَجَ مِنْ رَوْحِ الدُّنْیَا وَسَعَتِهَا، وَ

مَحْبُوْبُهٗ وَاَحِبَّآؤُهٗ فِیْهَا،اِلیٰ ظُلْمَةِ الْقَبْرِ وَ مَا هُوَ لاقِیْهِ، کَانَ یَشْهَدُاَنْ لااِلٰهَ اِلااَنْتَ،وَاَنَّ مُحَمَّداًعَبْدُکَ وَرَسُوْلُکَ ،وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ اَللّٰهُمَّ اِنَّهٗ نَزَلَ بِکَ وَاَنْتَ غَنِیٌّ عَنْ عَذَابِهٖ ،وَقَدْجِئْنَاکَ رَاغِبِیْنَ اِلَیْکَ شُفَعَآءَ لَهٗ،اَللّٰهُمَّ اِنْ کَانَ مُحْسِناً فَزِدْ فِیْ اِحْسَانِهٖ ،وَاِنْ کَانَ مُسِیْئاً فَتَجَاوَزْ عَنْهُ وَلَقِّهٖ بِرَحْمَتِکَ رِضَاکَ ،وَقِهٖ فِتْنَةَ الْقَبْرِوَعَذَابَهٗ،وَافْسَحْ لَهٗ فِیْ قَبْرِهٖ،وَجَافِ الْاَرْضَ عَنْ جَنْبِهٖ،وَلَقِّهٖ بِرَحْمَتِکَ الْاَمْنَ مِنْ عَذَابِکَ حَتّٰی تَبْعَثَهٗ اِلیٰ جَنَّتِکَ یَااَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ "

(اے اللہ! یہ تیرابندہ تیرے بندے کا فرزند ارجمند ہے، یہ دنیا کی وسعتوں اور آرام وراحت کو چھوڑ آیا ہے حالانکہ اس کے دوست ،احباب دنیا میں رہ گئے ہیں، اب یہ قبر کی اندھیری کوٹھڑی میں آپہنچا ہے، حالانکہ وہ اس سے ملنے والا نہ تھا، (ہم اتنا ضرور کہہ سکتے ہیں کہ) یہ اس بات کی کھلے بندوں گواہی دیتا تھا کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، اور محمد ﷺ تیرے بندے اور رسول ﷺ ہیں، یااللہ! تو خود اس کو زیادہ بہتر جانتا ہے، اے اللہ! یہ تیرا مہمان بنا ہے اور تو بہترین میزبان ہے، اب یہ مکمل طور پر تیرا محتاج بن گیا ہے، لیکن تجھے اس کو عذاب دینے کی ضرورت نہیں ہے، ہم تو بس تیری بارگاہ میں اس کی سفارش میں دلچسپی رکھتے ہوئے حاضر ہوئے ہیں (اصل معاملہ تو تیرا اور اس کا ہے) اگر یہ نیک تھا تو اس کی نیکیوں کے ثواب میں اور اضافہ فرما، اگر برائیوں کا مرتکب تھا تو اس کی برائیوں سے درگذر فرما، اپنی رحمت کے صدقے اسے اپنی خوشنودی عطا فرمادے ، عذاب قبر اور اس کے فتنہ سے اس کو محفوظ رکھ، اس کے لئے اس کی قبر میں وسعتیں عطا فرما دے، **اس کے پہلو زمین سے دور رکھ** ، اسے اپنے عذاب سے امن والا بنا دے، یہاں تک کہ تو اسے جنتی بنا کے دوبارہ اٹھائے، اے سب رحم کرنے والوں سے بڑھکر رحم فرمانے والے!) ان تمام دعاؤں کے حوالہ کے لئے آپ "مصنّف

لابن ابی شیبہ" کے صفحات (۲۹۲/۳) اوران کے مابعد ملاحظہ فرمائیں۔

میت بچے کی دعا

اگر میت نابالغ بچہ (طفل) ہوتو اس پرنماز پڑھنے والا اس کے والدین کے لئے دعا کرتے ہوئے یوں کہے: اَللّٰھُمَّ اجْعَلْهُ لَهُمَا فَرَطاً، وَّاجْعَلْهُ لَهُمَاسَلَفاً، وَّاجْعَلْهُ لَهُمَاذُخراً. ثَقِّلْ بِهٖ مَوَازِيْنَهُمَا، وَافْرِغِ الصَّبْرَ عَلٰى قُلُوْبِهِمَا، وَلَاتَفْتِنْهُمَا بَعْدَهٗ، وَلَاتَحْرِمْهُمَا أَجْرَهٗ " (اے اللہ! اس کو اپنے والدین کے لئے آگے جا کر انتظام کرنے والا بنا دے، اس کو ان کے حق میں سلف بنا، نیکیوں کا ذخیرہ بنا، اس کے سبب ان کے میزانِ عمل بھاری فرما، ان کے دلوں کو صبر کی دولت سے مالا مال فرما، اس کے بعد ان کو آزمائشوں سے بچا، اور انہیں اس کے اجر سے محروم نہ فرما) یہ وہ الفاظ ہیں جن کو اُبوعبداللہ زبیری نے اپنی کتاب "الکافی" میں ذکر کیا ہے. بحوالہ" اَلاَذْکَارُ لِلنَّوَوِیْ" (۲۴۴)

حضرت حسنؓ نے فرمایا: بچے کے نماز جنازہ پر آپ سورۂ فاتحہ پڑھا کرتے تھے نیز کہتے: اَللّٰھُمَّ اجْعَلْهُ لَنَافَرَطاً، وَّسَلَفاً، وَّ أَجْراً "

(اے اللہ! اس کو ہمارے لئے فرط، سلف اور موجب اجر بنا)

اس کو حضرت امام بخاریؒ (۲۰۳/۳) نے بطور تعلیق روایت کیا،

حضرت امام شوکانی کا قول

جس پہ نماز جنازہ پڑھی جارہی ہے جب وہ بچہ ہو تو نماز جنازہ پڑھنے والے کے لئے مستحب یہ ہے کہ وہ یہ دعا کرے: اَللّٰھُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا سَلَفاً، وَّفَرَطاً، وَّ أَجْراً (اے اللہ! اس کو ہم سے پہلے جا کر انتظام وانصرام کرنے والا اور موجب اجر بنا دے) اس کو حضرتِ امام بیہقیؒ (۴۱/۴) نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے روایت کیا ہے اور حضرت سفیانؒ نے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ

کوشش سے جو مرویات اپنی "جامع" میں اکٹھی کی ہیں اس میں بھی اسی کی مثل روایت کیا ہے۔ بحوالہ نَیْلُ الاَوْطَارِ (۷۴۲/۲)

اور جناب البانی نے علامہ شوکانیؒ کے کلام پر اپنے اس قول کے ساتھ تعلیق ذکر کی ہے: میں کہتا ہوں: امام بیہقیؒ کے پاس حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی جو حدیث موجود ہے اس کی اسناد حسن ہے، ایسے مقامات پر اس پر عمل کر لینے میں کچھ حرج نہیں، اگرچہ یہ موقوف ہو، بشرطیکہ اس عمل کو سنت نہ بنالیا جائے، اس طرح کہ اس کو اس گمان کے ساتھ ادا کیا جائے کہ یہ نبی کریم ﷺ سے مروی ہے اور جس کو انہوں نے صَلٰوۃُ عَلَی الطِّفْلُ میں بطور دعا منتخب کیا ہے، وہ آپ ﷺ کا یہ قول ہے: اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِحَیِّنَا وَمَیِّتِنَا ،وَشَاھِدِنَا وَغَآئِبِنَا ،وَصَغِیْرِنَا وَکَبِیْرِنَا ، وَذَکَرِنَاوَاُنْثَانَا، اَللّٰھُمَّ مَنْ اَحْیَیْتَهٗ مِنَّافَاَحْیِهٖ عَلَی الاسْلَامِ،وَمَنْ تَوَفَّیْتَهٗ مِنَّافَتَوَفَّهٗ عَلَی الایْمَانِ. اَللّٰھُمَّ لاتَحْرِمْنَا أجْرَهٗ، وَلَاتُضِلَّنَا بَعْدَهٗ"

(اللہ! ہمارے زندوں کی مغفرت فرما، اور ہمارے فوت ہوجانے والوں کی مغفرت فرما، ہمارے حاضر، موجود بھائیوں کی بخشش فرما اور ہمارے ان بھائیوں کی مغفرت فرما جو حاضر نہیں ہوسکے، ہمارے چھوٹوں اور ہمارے بڑوں کو بخش دے، ہمارے مردوں اور عورتوں کو معافی عنایت فرما، اے اللہ! ہم میں سے جس کو زندہ رکھ، اس کو اسلام پہ زندگی گذارنے کی توفیق عطا فرما، جسے موت دے اسے ایمان کی حالت پہ موت کا جام پلا، ہمیں اس کے اجر سے محروم نہ فرما اور اس کے بعد ہمیں گمراہ نہ فرما)

بحوالہ أحکام الجنائز (۱۲۶،۱۲۷)

پیٹھ پیچھے ان کے لئے دعا کی اہمیت

جو ایمان والوں میں سے ہمارے سے سبقت لے گئے ہیں۔

از قرآن: اللہ رب العزت کا ارشاد گرامی ہے؛

﴿وَالَّذِيْنَ جَآؤُوْا مِنۢ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْإِيْمَانِ﴾

(اور (اس مال میں، ان کا بھی حق ہے) جوان کے بعد آئے، جو کہتے ہیں، اے ہمارے پروردگار! ہمیں بھی بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو بھی جو ہم سے پہلے ایمان لے آئے) سورۂ حشر، آیت:۱۰

تفسیر از امام قرطبی:

اس آیت کے ضمن میں حضرت امام قرطبیؒ نے فرمایا؛

ایمان کے ساتھ سبقت لے جانے والوں سے مراد تابعین اور وہ لوگ ہیں جو قیامت کے دن تک دائرۂ اسلام میں داخل ہوتے رہیں گے۔

بحوالہ تفسیر قرطبی (۳۱/۱۸)

اساسِ دعا:۔

اس طرح کی دعاؤں کی بنیاد یہ ہوا کرتی ہے کہ ایمان والے ایک دوسرے سے پیار ومحبت کرنے والے ہیں اور انتہاء یہ ہوتی ہے کہ وہ خواہشات نفسانی اور ذاتی نفع سے منزہ ومبرّا ہیں (بالاتر) نیز اس کے اندر ایسی روحانی ترقی ہے، کائنات میں جس کی مثال ملنا ممکن نہیں۔

فرمایا؛۲:﴿وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ﴾

(اور دعا مانگا کریں کہ اللہ آپ کو گناہ سے محفوظ رکھے نیز مؤمن مردوں اور عورتوں کے لئے مغفرت طلب کریں) سورۂ محمد، آیت:۱۹

حضرت ابراہیمؑ کے بارے خبر دیتے ہوئے اللہ عزوجلّ نے فرمایا؛

۳۔﴿رَبَّنَا اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ﴾ (اے ہمارے رب! بخش دے اور میرے ماں باپ کو اور سب مؤمنوں کو جس دن حساب

قائم ہوگا) سورۂ ابراہیم، آیت:۴۱

حضرت نوح علیٰ نبینا وعلیہ السلام کے متعلق خبر دیتے ہوئے ارشاد فرمایا؛

۴﴿رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا وَّلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ﴾ (میرے رب بخش دے مجھے اور میرے والدین کو اور اسے بھی جو میرے گھر میں ایمان کے ساتھ داخل ہوا) سورۂ نوح، آیت:۲۸

از اُحادیث:۔ اور اس بات میں ذرہ برابر شک کی گنجائش نہیں ہے کہ رسولِ خدا ﷺ نے پیٹھ پیچھے دعا مانگنے کی فضیلت واہمیت کو واضح بیان فرمایا اور یہ اس بات پر کھلی دلالت ہے کہ مسلمانوں کے درمیان باہمی اُخوت وبھائی چارہ موجود ہے، اسی نے مسلمان کی زندگی میں بھی اس کے لئے دعا کرنے کی فضیلت کو بھی بیان فرمایا ہے؛ پس حضرت ابوالدرداءؓ سے روایت ہے آپؓ نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے ساعت کیا؛۱:مَامِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يَدْعُوْ لِأَخِيْهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ إِلَّا قَالَ الْمَلَكُ؛ وَلَكَ بِمِثْلِهٖ (جو بندۂ مسلم اپنے بھائی کے لئے اس کے پیٹھ پیچھے دعا کرتا ہے، تو ایک فرشتہ موجود ہوتا ہے جو کہتا ہے؛ اے دعا کرنے والے! تیرے لئے بھی اس کے برابر اجر ہو)

ایک اور روایت میں بھی حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے ہی ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کرتے تھے؛۲:دَعْوَةُ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ لِأَخِيْهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ مُسْتَجَابَةٌ، عِنْدَ رَأْسِهٖ مَلَكٌ مُوَكَّلٌ، كُلَّمَا دَعَا لِأَخِيْهِ بِخَيْرٍ، قَالَ الْمَلَكُ الْمُوَكَّلُ بِهٖ؛ آمِيْنَ، وَلَكَ بِمِثْلِهٖ"

(اپنے بھائی کے لئے اس کی پیٹھ پیچھے آدمی کا دعا کرنا، قبولیت کا سبب ہے، اس کے سر پر ایک فرشتہ مقرر ہوتا ہے، جب بھی وہ اپنے بھائی کے لئے بھلائی کی دعا کرتا ہے، تو وہ مقرر فرشتہ اس پر آمین (اے اللہ! اس کی دعا قبول فرمالے) کہتا ہے، اور تیرے لئے بھی اس کے برابر اجر ہو)

اس حدیث کو حضرت امام مسلمؒ (۲۷۳۲) اور امام ابوداؤدؒ (۱۵۳۴) نے روایت کیا

میت کو اس کی قبر میں اتارنے کے وقت دعا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب کسی میت کو قبر میں اتارنے لگتے تو کہتے: بِاسْمِ اللّٰہِ، وَعَلیٰ سُنَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ (اللہ کا نام لیکر، اس کے پیغمبر ﷺ کے طریقہ کے مطابق ہم اسے قبر میں اتارتے ہیں)۔ س حدیث کو حضرات امام ابوداؤدؒ (۳۲۱۳) امام ترمذیؒ (۱۰۴۶) امام نسائیؒ نے عمل الیوم اللیلۃ (۱۰۸۸۔۱۰۸۹) میں، امام ابن ماجہؒ (۱۵۵۰) اور امام احمد بن حنبلؒ (۲/۲۷و۴۰و۵۹و۱۲۷) نے روایت کیا۔

حضرت امام ترمذیؒ نے کہا یہ حدیث ''حسن'' ہے،

حضرت امام شافعیؒ اور آپ کے ساتھیوں نے کہا: میت کے لئے ان الفاظ کے ساتھ دعا کرنا مستحب ہے۔

حضرت امام نووی کا قول؛ (الاذکار (۲۴۵))

مختصر مزنی میں، جس پر حضرت امام شافعیؒ نے نص فرمائی ہے، وہ اُحسن دعا یہ ہے، آپ نے فرمایا: میت کو قبر میں اتارنے والے یہ کہتے ہیں: اَللّٰھُمَّ أَسْلَمَہُ إِلَیْکَ الاَشِحّآءُ مِنْ أَھْلِہٖ وَوَلَدِہٖ وَقَرَابَتِہٖ وَإِخْوَانِہٖ، وَفَارَقَ مَنْ کَانَ یُحِبُّ قُرْبَہٗ، وَخَرَجَ مِنْ سَعَۃِ الدُّنْیَاوَالْحَیَاۃِ اِلیٰ ظُلْمَۃِ الْقَبْرِ وَضِیْقِہٖ، ونَزَلَ بِکَ وَأَنْتَ خَیْرُمَنْزُوْلٍ بِہٖ، إِنَّ عَاقِبَتَہٗ فَبِذَنْبٍ، وَإِنْ عَفَوْتَ عَنْہُ فَأَنْتَ أَ ھْلُ الْعَفْوِ، أَنْتَ غَنِیٌّ عَنْ عَذَابِہٖ، وَھُوَفَقِیْرٌ اِلیٰ رَحْمَتِکَ؛ اَللّٰھُمَّ اشْکُرْ حَسَنَتَہٗ، وَاغْفِرْ سَیِّئَتَہٗ، وَأَعِذْہُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَاجْمَعْ لَہٗ بِرَحْمَتِکَ الأَمْنَ مِنْ عَذَابِکَ، وَاکْفِہٖ کُلَّ ھَوْلٍ دُوْنَ الْجَنَّۃِ؛ اَللّٰھُمَّ اخْلُفْہُ فِی تَرْکَتِہٖ فِی الْغَابِرِیْنَ، وَارْفَعْہُ فِی عِلِیِّیْنَ، وَعُدْ عَلَیْہِ بِفَضْلِ رَحْمَتِکَ، یَاارْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ"

(اے اللہ! اس میت کے اہل خاندان، اولاد، قرابتدار، اور بھائیوں میں سے کم ظرف لوگوں نے اس کو تیرے سپرد کیا ہے، یہ ان لوگوں سے جدا ہوا جو اس کے قرب کو پسند کرتے تھے، یہ دنیا اور زندگی کی وسعتوں سے نکل کر قبر کی تاریکی و تنگی کی طرف آ گیا ہے، اور یہ تیرا مہمان بنا ہے، پس تو بہترین میزبان ہے، اگر تو اسے سزا دے تو یہ اس کے گناہوں کی پاداش میں ہوگا اور اگر تو اسے بالکل معاف فرما دے تو تُو معافی کا مالک ہے، تجھے اس کو عذاب دینے کی ضرورت نہیں ہے لیکن یہ تیری رحمت کا بہت زیادہ ضرورت مند ہے، یا اللہ اس کی نیکیوں کو قبول فرما کر اس کے گناہوں کو بخش دے اور اس کو عذاب قبر سے اپنی خاص پناہ میں لےلے اپنی رحمت کا صدقہ اس کو اپنے ہر قسم کے عذاب سے امن عطا فرما دے، جنت کے سامنے ہر خطرہ کی طرف سے تو اسے کافی ہو جا، اے اللہ! اس کے پسماندگان میں اس کے ترکہ کے اندر اس کا نائب پیدا فرما دے، اس کی روح کو اعلیٰ علّیین میں جگہ عطا فرما، اور اس پر دوبارہ اپنے فضل واحسان کا صدقہ لوٹا دے، اے تمام رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم فرمانے والے!)

دفن کے بعد کی دعا

حضرت امام نوویؒ نے فرمایا: قبر پر موجود ہر شخص کیلئے سنت طریقہ یہ ہے کہ وہ میت کے سر کی جانب سے اپنے ہاتھوں کیساتھ قبر کی مٹی میں سے تین مٹھی اُٹھائے، یہ قول ہمارے اصحاب کی ایک پوری جماعت کا ہے: مستحب ہے کہ پہلی مٹھی میں کہے: ﴿مِنْهَاخَلَقْنَاكُمْ﴾ (اسی زمین سے ہم نے تمہیں پیدا کیا) دوسری میں کہے:

﴿وَفِيهَانُعِيدُكُمْ﴾ (اور اسی زمین میں ہم تمہیں لوٹائیں گے) تیسری میں کہے: ﴿وَمِنْهَانُخْرِجُكُمْ تَارَةً أُخْرىٰ﴾ (اور (روز حشر) اسی سے ایک بار پھر اسی

سے ہم تمہیں نکالیں گے) سورۂ طٰہ، آیت: ۵۵۔

ایک مستحب عمل: اور یہ بھی مستحب ہے کہ قبر وغیرہ بنانے کے بعد اس کے پاس ایک گھڑی بیٹھ جائے، اتنی مقدار کہ جسمیں اُونٹ ذبح کیا جاتا ہے اور اس کا گوشت تقسیم کر دیا جاتا ہے، بیٹھنے والے اس دوران تلاوتِ قرآن پاک، میت کے لئے دعا، ایک دوسرے کو وعظ ونصیحت، بھلے لوگوں کے قصے کہانیوں اور نیک لوگوں کے احوال سننے اور بیان کرنے میں مشغول رہیں

ترغیبِ عمل: حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا؛ بقیع غرقد (مسجد نبوی کے ساتھ جو قبرستان ہے، اس کا پورا نام یہی ہے) کے مقام پر ہم ایک جنازہ میں تھے، تو (ہماری خوش نصیبی کہ) سرکار اَبد قرار ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے، آپ ﷺ بیٹھے تو ہم بھی آپ ﷺ کو دیکھ کر آپ ﷺ کے گرد حلقہ بنا کر پورے ادب واحترام کے ساتھ بیٹھ گئے، آپ ﷺ کے پاس مِخْصَرَۃٌ (چھڑی) تھا، پس آپ ﷺ نے اس کو پست کیا اور اس کے ساتھ زمین کریدنے لگے، پھر ارشاد فرمایا؛

مَامِنْکُمْ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا وَقَدْ کُتِبَ مَقْعَدُہٗ مِنَ النَّارِ وَمَقْعَدُہٗ مِنَ الْجَنَّۃِ (تم میں سے ہر شخص کا دوزخ وجنت کا ٹھکانہ لکھ دیا گیا ہے)

یہ سن کر صحابہ نے عرض کیا، اے اللہ کے پیارے رسول ﷺ! کیا ہم اپنے لکھے پر تکیہ وبھروسہ نہ کریں؟ آپ نے ارشاد فرمایا؛

اِعْمَلُوْا فَکُلٌّ مُیَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَہٗ' (عمل کرو پس ہر شخص کے لئے وہ کام آسان بنا دیا گیا ہے جس کے لئے وہ پیدا کیا گیا)

اس حدیث کو امام بخاریؒ (۱۳۶۲) اور امام مسلمؒ (۲۶۴۷) نے روایت کیا،

عمرو بن العاص کی وصیت: حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، آپ نے یہ قول کیا؛ جب مجھے دفن کر کے فارغ ہو جاؤ تو میری قبر کے آس

پاس اتنی دیر کھڑے ہو جاؤ جتنی دیر ایک اونٹ ذبح کر کے اس کا گوشت تقسیم کر دیا جاتا ہے یہاں تک کہ میں تمہاری وجہ سے محبت وانس حاصل کروں اور دیکھ لوں کہ میں اللہ کے قاصدوں (منکر ونکیر) کو کیا جواب دیتا ہوں۔ اس حدیث کو حضرت امام مسلمؒ (۱۲۱) نے روایت کیا۔

حضرت عثمانؓ سے روایت ہے، آپ نے فرماتے ہیں؛

نبی کریم ﷺ جب دفنِ میت سے فارغ ہوتے تو وہاں اس پر ٹھہر جاتے اور فرماتے؛ اِسْتَغْفِرُوْا لِاَخِیْکُمْ، وَسَلُوْا اللّٰہَ لَہُ التَّثْبِیْتَ فَاِنَّہُ الْآنَ یُسْئَلُ (اپنے بھائی کے لئے مغفرت طلب کرو، اور اس کے لئے اللہ تعالیٰ سے ثابت قدمی کی دعا کرو کیونکہ یہ وہ وقت ہے جب اس سے سوال وجواب کا سلسلہ جاری ہے)

اس حدیث کو جناب ابو داؤدؒ (۳۲۲۱) اور بیہقیؒ (۵۶/۴) نے روایت کیا ہے

حضرت امام شافعیؒ اور آپ کے ساتھیوں کا قول

مستحب یہ ہے کہ وہاں پر موجود لوگ، بجائے نیکی کے دوسرے کام کرنے کے، تلاوتِ قرآن پاک کریں، مزید فرمایا؛ (پارے آپس میں تقسیم کر کے پڑھیں) تو اگر پورا قرآن ہی پڑھ ڈالیں تو کیا ہی بہتر ہے۔

اِسنادِ حسن کے ساتھ سُنَنِ بَیْہَقِی میں ہے کہ حضرت ابن عمرؓ نے اس بات کو مستحب فرمایا کہ دفن کے بعد قبر پر سورۂ بقرہ کی ابتدائی آیات (الٓمّٓ سے لیکر ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ تک) اور آخری آیات (لِلّٰہِ مَافِی السَّمَاوَاتِ یا آمَنَ الرَّسُوْلُ سے لیکر آخر تک) تلاوت کی جائیں۔

اس کو حضرت امام بخاریؒ (۵۶/۴۔۵۷) نے روایت کیا۔

دفن کے بعد تلقین

(ایک تلقین کا سلسلہ پہلے گذرا، ایک اب ہے) جہاں تک تعلق ہے، دفن

کرنے کے بعد میت کو تلقین کرنے کا، تو ہمارے اصحاب میں سے علمائے کرام کی
ایک عظیم جماعت نے اس کو مستحب فرمایا ہے۔ وہ حضرات درج ذیل ہیں جنہوں
نے اس پر نص قائم فرمائی ہے، حضرت قاضی حسینؒ نے اپنی تعلیق میں، ان کے ساتھی
ابوسعد متولیؒ نے اپنی کتاب تتمہ میں، شیخ، امام، الزاهد ابوالفتح نصر بن ابراہیم بن نصر
مقدسیؒ، امام ابوالقاسم رافعیؒ، اوران کے علاوہ بہت سارے حضراتؒ، اس کو قاضی
حسنؒ نے اپنے ساتھیوں کے حوالے سے نقل فرمایا ہے۔

بعد دفن تلقین کے الفاظ:

اب رہی یہ بات کہ انہوں نے الفاظ کیا استعمال فرمائے ہیں، پس
حضرت شیخ نصرؒ نے فرمایا؛ آدمی جب دفن سے فارغ ہوجائے تو میت کے سر کی
طرف کھڑا ہوجائے اور کہے؛ اے فلاں ابن فلاں (یعنی اس کا اور اس کے باپ
یاماں کا نام لے)

''اُذْکُرِ العَھْدَ الَّذِیْ خَرَجْتَ عَلَیْهِ مِنَ الدُّنْیَا؛ شَهَادَةَ اَنْ لَّااِلٰهَ
اِلااللّٰهُ وَحْدَهُ لاشَرِیْکَ لَهُ، وَأَنَّ مُحَمَّداًعَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ وَأَنَّ السَّاعَةَ
آتِیَةٌ لارَیْبَ فِیْهَا، وَاَنَّ اللّٰهَ یَبْعَثُ مَنْ فِی الْقُبُوْرِ، قُلْ رَضِیْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّ
بِالْاِسْلَامِ دِیْنًا ، و بِمُحَمَّدٍ ﷺ نَبِیًّا، وَبِالْکَعْبَةِ قِبْلَةً، وَبِالْقُرْآنِ إِمَاماً، وَ
بِالْمُسْلِمِیْنَ إِخْوَانًا، رَبِّیَ اللّٰهُ لااِلٰهَ إلاھُوَ، عَلَیْهِ تَوَکَّلْتُ ،وَھُوَرَبُّ
الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ''

(یاد کر! وہ وعدہ جس پر تو دنیا سے رخصت ہوا ہے یعنی اس چیز کی گواہی کہ اللہ تعالیٰ
کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے
بندے اور رسول ہیں، قیامت آنے والی ہے اس میں کوئی شک نہیں، بے شک!
قبروں والوں کو دوبارہ اٹھایا جائے گا، تو کہہ! میں اللہ کے رب ہونے، اسلام کے

دین ہونے اور محمد ﷺ کے نبی ہونے، کعبہ کے قبلہ ہونے، قرآن کے امام
ہونے، تمام مسلمانوں کے ایک دوسرے کا بھائی ہونے پر راضی تھا، میرا رب اللہ
ہے، اس کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں، میں نے اسی پر بھروسہ کیا اور وہ عرشِ
عظیم کا مالک ہے) یہ الفاظ شیخ نصر مقدسی کی کتاب ''اَلتَّھْذِیْبُ'' کے ہیں، اور باقی
حضرات کے الفاظ بھی تقریباً سیم، سیم (same,same) ہیں اور بعض حضرات
وہ ہیں جنہوں نے اس سے کچھ کم الفاظ ذکر کئے ہیں، پھر ان میں سے وہ بھی ہیں
جنہوں نے درج ذیل الفاظ تحریر فرمائے ہیں؛ یَاعَبْدَاللّٰهِ ،اِبْنَ اَمَةَ اللّٰهِ ! بعض
نے یَاعَبْدَاللّٰهِ بْنَ حَوَّا، بعض نے یافلاں یعنی اس کا اصل نام لیکر ''اِبْنَ اَمَةَ اللّٰهِ
،یَا فَلَانَ بْنَ حَوَّآءَ'' ذکر کئے ہیں لیکن اگر تھوڑی سی گہری نظر ڈالی جائے تو یہ بات
سامنے آتی ہے کہ معنی سب کا ایک ہی ہے۔

حضرت شیخ امام ابوعَمرو بن صلاحؒ سے اس تلقین کے بارے دریافت ہوا،
تو آپ نے اپنے فتوٰی میں یہ فرمایا؛ وہ تلقین جس کو ہم نے پسند کیا ہے یا جس پر
ہمارا عمل ہے، نیز ہمارے خراسانی علما کرام کی ایک جماعت نے بھی اسے
ذکر کیا ہے؛ آپ فرماتے ہیں، اس سلسلہ میں ہم حضرت ابوامامہؓ کی احادیث سے
ایک حدیث روایت کرتے ہیں اگر چہ اس کی اپنی اِسناد تو قائم نہیں البتہ اس کی
شواھد موجود ہیں جن سے اس کو خاصی قوت حاصل ہوجاتی ہے، اور بہت عرصہ سے
شامی حضرات اس پر عمل کرتے آرہے ہیں۔ لیکن جہاں تک تعلق ہے دودھ پیتے
بچے کی تلقین کا تو اس کے بارے کوئی مستند بات نہیں جس پر اعتماد کیا جائے، اور نہ ہی
ہم اس قسم کی کوئی رائے دیتے ہیں (کہ چھوٹے بچے کو تلقین کی جائے کیونکہ وہ
گناہوں سے پاک ہے۔) وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

علامہ ابن قیم جوزی (زادالمعاد،۵۰۳۔۵۰۴) نے اس بات کی طرف
واضح اشارہ کیا کہ نبی کریم ﷺ جب میت کو دفن کرنے سے فارغ ہوجاتے تو قبر پر

توقف فرماتے ،آپ ﷺ بھی اور آپ ﷺ کے صحابہ کرامؓ بھی اور اس کے لئے سوالوں کے جواب میں، ثابت قدمی کی دعا کرتے اور آپ ﷺ صحابہ کرامؓ کو بھی اس کے لئے ثابت قدمی کا سوال کرنے کا حکم دیتے۔ حضرت امام طبرانیؒ نے اپنی معجم میں حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے، انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کیا: اِذَامَاتَ اَحَدٌمِنْ اِخْوَانِکُمْ فَسَوَّیْتُم التُّرَابَ عَلٰی قَبْرِہٖ فَلْیَقُمْ أَحَدُکُمْ عَلٰی رَأسِ قَبْرِہٖ، ثُمَّ لِیَقُلْ :یَافُلانُ! فَاِنَّہٗ یَسْمَعُہٗ ،وَلایَجِیْبَ ،ثُمَّ یَقُوْلُ :یَافُلان ُابنُ فُلانَۃ ،فَاِنَّہٗ یَسْتَوِیْ قَائِماً ثُمَّ یَقُوْلُ یَافُلانُ ابْنُ فُلانَۃَ، فَاِنَّہٗ یَقُوْلُ: أَرْشِدْنَا یَرْحَمُکَ اللّٰہُ !وَلٰکِنْ لاتَشْعُرُوْنَ، ثُمَّ یَقُوْلُ: اُذْکُرْمَاخَرَجْتَ عَلَیْہِ مِنَ الدُّنْیَا؛ شَھَادَۃَ اَنْ لااِلٰہَ اِلااللّٰہُ ،وَ أَنَّ مُحَمَّداًعَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ،وَأَنَّکَ رَضِیْتَ بِاللّٰہِ رَبّاًوَبِالاسْلامِ دِیْناً......"

(جب تمہارے مسلمان بھائیوں میں سے کوئی ایک فوت ہوجائے اور تم اس پر مٹی برابر کرلو یعنی اس کی قبر تیار کرلو تو چاہیئے کہ ایک آدمی اس کی قبر کے سرہانے کھڑا ہوجائے، پھر کہے: اے فلاں ابن فلاں! کیونکہ پہلی بار دی گئی آواز وہ سن تو لیتا ہے، لیکن جواب نہیں دیتا پھر کہے اے فلاں عورت کے فرزند فلاں! تو (یہ دوسری آواز سن کر) وہ اٹھ کے سیدھا ہو کر بیٹھ جاتا ہے، پھر تیسری بار کہے: اے فلاں عورت کے لختِ جگر! تو وہ کہتا ہے: ہماری رہنمائی کرو، اللہ تمہارے اوپر رحم فرمائے، لیکن تم اس بات کا شعور نہیں رکھتے، پھر کہے: یاد کر! وہ وعدہ جس پر تو دنیا سے رخصت ہوا ہے، یعنی اس چیز کی گواہی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے بندے اور رسول ہیں اور یہ کہ تو اللہ کے رب ہونے، اسلام کے دین ہونے اور محمد ﷺ کے نبی ہونے پر راضی تھا) پس اس حدیث کا مرفوع ہونا ثابت نہیں ہے، لیکن اُثرم نے کہا: جب میں نے ابوعبداللہ اُحمد بن حنبلؒ سے عرض کیا...... یہ وہ عمل ہے، جس کو لوگ کرتے ہیں، مثلا ایک آدمی کھڑا ہو جاتا

ہے، اور کہتا ہے: یَافُلانُ ابْنُ فُلانۃ! اُذْکُرْمَافَارَقْتَ عَلَیْہِ الدُّنْیَا؛ شَھَادَۃَ أنْ لا اِلٰہَ اِلّا اللّٰہُ! (اے فلاں عورت کے بیٹے فلاں! تو یاد کر وہ چیز جس پر تو دنیا سے چلا ہے یعنی اس بات کی گواہی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں) تو یہ سن کر حضرت امام اُحمدؒ نے فرمایا: میں نے سوائے شامیوں کے کسی کو یہ کام کرتے ہوئے نہیں دیکھا، جب حضرت ابومغیرہؒ کا وصال ہوا، اس وقت ایک آدمی آیا اور اس نے یہ کام کیا۔

کیا دعامیت کو نفع دیتی ہے؟

علمائے حق کا اس بات پر اِجماع ہے کہ دعا میت کو فائدہ دیتی ہے اور اس کا ثوب اس کو پہنچتا ہے۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد سے دلیل حاصل کی ہے: وَالَّذِیْنَ جَآؤُوامِنْ بَعْدِھِمْ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَااغْفِرْلَنَاوَلِاِخْوَانِنَاالَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ ((اور اس مال میں) ان کا بھی حق ہے، جو ان کے بعد آئے جو کہتے ہیں، اے ہمارے پروردگار! ہمیں بھی بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو بھی جو ہم سے پہلے ایمان لے آئے) سورۂ حشر، آیت: ۱۰

صرف یہ ایک آیت ہی نہیں بلکہ اس کے علاوہ بھی واضح آیات ہیں، جن کو علمائے اسلام نے اِس سلسلہ میں محلِ استدلال بنایا ہے، احادیث مشہورہ میں بھی یہ چیز موجود ہے مثلاً نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان: اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لأھْلِ بَقِیْعِ الْغَرْقَد

(اے اللہ! بقیع غرقد والوں کی مغفرت فرما)

اور آپ ﷺ کا یہ فرمان: اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِحَیِّنَاوَمَیِّتِنَا "

(اے اللہ! تو ہمارے زندوں اور مردوں سب کی بخشش فرما)

اور اس کے علاوہ بہت ساری احادیث موجود ہیں جن سے علماء نے دلیل حاصل کی ہے۔

میت کو قرآن کا ثواب پہنچ جانے کے بارے علماء کے نظریات

حضرت امام احمدؒ

قرآن پڑھ کر اس کا ثواب میت کو ایصال کیا جائے تو اسے اس کا ثواب پہنچتا ہے۔

علماء کی ایک جماعت کا قول

اگر کوئی شخص میت کو تلاوت شدہ کلام پاک کا ثواب ایصال کرے تو وہ اسے پہنچتا ہے۔

اصحاب شافعی کی ایک پوری جماعت کا قول ہے کہ اگر کوئی آدمی قرآن پاک کی تلاوت کرنے کی سعادت حاصل کرے اور پھر اسکا ثواب کسی فوت شدہ مؤمن کی روح کو بخش دے تو اس کا ثواب اس مؤمن کو پہنچتا ہے۔

سب سے پسندیدہ مذہب

یہ ہے کہ قرآن پاک پڑھنے والا پڑھنے سے فارغ ہو کر اس انداز میں دعا کرے؛ اَللّٰهُمَّ اَوْصِلْ ثَوَابَ مَاقَرَأْتُهُ اِلٰى فُلانٍ

(اے اللہ! جو میں نے تلاوتِ قرآن پاک کی ہے، اس کا ثواب فلاں (بہتر ہے، اس کا نام لے) شخص کو پہنچا دے) واللہ اعلم، برصغیر پاک وہند میں دعا وایصال ثواب کا مروّج طریقہ: ازمترجم؛ ہمارے عرف میں ایصال ثواب کا جو طریقہ رائج ہے جس کو کبھی فاتحہ پڑھنا یا درود و فاتحہ دینا، کبھی کلام پہنچانا یا بخشنا، کبھی ختم دینا اور مطلقاً ارواح پڑھنا کا نام بھی دیا جاتا ہے، خواہ کسی بزرگؒ کے عرس کا موقعہ ہو یا حضرت غوث اعظمؓ کی گیارہویں شریف، میت کی فوتیدگی کا پہلا دن ہو یا چالیسواں، تیسرا ہو یا ساتواں، دسواں ہو یا بیسواں،...... بلکہ اگر ہر روز فوت شدگان کے لئے ماحضر (جو کچھ حاضر ہے) پر فاتحہ ودرود کا معمول بنالیا جائے

تو زندگی کے مختلف اشغال میں امداد حاصل ہونے اور رزق، مال و دولت میں برکت واضافے کا سبب ہوگا۔ وہ یہ ہے؛ اولاً کوئی بڑا رکوع یا سُوْرَہ مُلْک (اگر یاد ہو) ثانیاً چھوٹا ختم شریف اس طرح پڑھا جاتا ہے، سُوْرَۃُ قُلْ یٰۤاَیُّھَا الْکَافِرُوْنَ، ایک بار، سورۃ اِخْلاص، تین بار، مُعَوِّذَتَین (آخری دونوں سورتیں) ایک ایک بار، اَلْحَمْدُ شریف، ایک بار، الٓمّٓ سے لے کر ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ تک، درج ذیل آیات: اِنَّ رَحْمَةَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ، دَعْوَاهُمْ فِيْهَا سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَتَحِيَّتُهُمْ فِيْهَا سَلَامٌ وَآخِرُ دَعْوَاهُمْ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، مَاكَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا، اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ، يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا، درود وسلام (اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّ بَارِكْ وَسَلِّمْ 'ایک بار یا تین بار' اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَعَلٰى آلِكَ وَاَصْحَابِكَ يَا سَيِّدِيْ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ "ایک بار یا تین بار)، سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ، وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، اس کے بعد دعا کرانے والے قاری، حافظ، امام، خطیب، عالم، فاضل، مفتی، یا قاضی کو چاہیئے کہ سب لوگوں سے تین بار قل شریف، ایک بار الحمد شریف، اول وآخر درود شریف پڑھا کر اور جو کچھ کلام اس پروگرام وختم ولاکھ کی محفل کے لئے پڑھ رکھا ہوا اپنی ملک کروالے، اس طرح کہ لوگ کہیں؛ جو کچھ اس محفل کے لئے پہلے پڑھا ہے یا حاضر پڑھا ہے سب تمہارے مِلْکُ کیا، دعا کرانے والا کہے؛ قَبِلْتُ مِنْ کُلِّکُمْ، یا، مِنَ الْجَمِیْعِ (میں نے سب کا کلام قبول کیا) بعدازاں ہاتھ اٹھا کر اس طرح دعا کرے؛ اے اللہ، اے رحمان ورحیم! جو کلام میں نے پڑھی، جو میرے ملک ہوئی، جو طَعَامْ

مَا حَضَرَ (چاہے توپیش کردہ اکثر یا سب چیزوں کے نام لے) ہے، سب کا ثواب
تیرے حبیب، اپنے آقا و مولا ﷺ کی بارگاہِ عالیہ میں ہدیۃً، تحفۃً پیش کرنے کی
سعادت حاصل کرتے ہیں، قبول و منظور فرما، یاربَّ العالمین! حضور نبی کریم ﷺ
کے وسیلہ جلیلہ سے، حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر آج تک جو مؤمن مرد، عورتیں،
چھوٹے، بڑے، بوڑھے اس دنیا سے رخصت ہوئے ہیں سب کی روحوں کو اس کا
ثواب پہنچا، نبی کریم ﷺ کے وسیلہ سے اس کا ثواب کل اقطاب، کل اغواث، کل
قلندر، کل ابدال، تمام صحابۂ کرام، تمام شہدائے کرام، تمام صوفیائے کرام، تمام
امہات المؤمنین ازواجِ مطہّرات، تمام اہلِ بیت کرام، اولیائے عظام کی ارواح
کو پہنچا، خصوصاً اس کا ثواب خلفائے راشدین، امام حسن و حسینؓ، حضرت غوث
اعظم شاہ عبدالقادر جیلانیؒ، حضرت شاہ معین الدین چشتی اجمیریؒ، حضرت شاہ بہاء
الدین نقشبندیؒ، حضرت شاہ شہاب الدین سہروردیؒ، دیگر سلاسلِ طریقت اولیاء
اللہ اور ان کے خلفاء، جو اس دنیا سے رخصت ہوئے ہیں، سب کی روحوں کو پیش
کرتے ہیں منظور و مقبول فرما، خصوصاً بالخصوص اس کا ثواب حاضرین مجلس کے رشتہ
دار، دوست و احباب جو بھی ثواب کے حقدار ہیں سب کی روحوں کو ایصال کرتے
ہیں تو قبول فرما، یَااَللّٰہُ، یَارَبَّ الْعَالَمِیْنَ! جملہ ثواب خصوصاً بالخصوص اس کی روح
کو پیش کرتے ہیں جسکے لئے یہ سارا اہتمام کیا گیا ہے، جس کے لئے یہ سب لوگ
اکٹھے ہوئے ہیں، تو اپنے خصوصی کرم سے اس کو منظور فرما آمین، آمین، آمین،
یَارَبَّ الْعَالَمِیْنَ وَصَلَّى اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی رَسُوْلِہٖ وَخَیْرِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا
وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّ آلِہٖ وَّاَصْحَابِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ اُمَّھَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ اَجْمَعِیْنَ
بِرَحْمَتِکَ یَااَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔

ایک عام غلطی کا ازالہ: اکثر پیش امام حضرات (جس طرح تعلیمی انحطاط کا دور

آ گیا ہے اللہ معاف کرے! لیکن بعض پڑھے لکھے حضرات بھی ترکیب و معنی
میں غور کئے بغیر) اپنی دعا کے اختتام پر درود یوں پڑھتے ہیں؛ وَصَلَّى اللّٰہُ عَلٰی
رَسُوْلِ خَیْرِ خَلْقِہٖ...... "جس کا مطلب بنتا ہے؛ اللہ تعالیٰ رحمتیں فرمائے، اپنی
مخلوق میں سے اس ایک آدمی کے رسول پر جو سب سے بہتر ہے، اس طرح
آپ ﷺ کی رسالت ایک آدمی تک محدود ہو کر رہ جاتی ہے جبکہ؛ وَصَلَّى اللّٰہُ
عَلٰی رَسُوْلِہٖ خَیْرِ خَلْقِہٖ ......" (اللہ تعالیٰ رحمتیں فرمائے اپنے اس رسول پر جو اس
کی ساری مخلوق سے بہتر ہیں) اور سب سے کثیر معنی رکھنے والے الفاظ "وَصَلَّى
اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی رَسُوْلِہٖ وَخَیْرِ خَلْقِہٖ......" (اللہ تعالیٰ رحمتیں بھیجے اپنے رسول
اور اپنی مخلوق میں سے سب سے بہترین ہستی پر) ہیں اور اس پر
تائید؛ جن دنوں مجھے جامع المعقول والمنقول، مناظر اسلام، سرمایہ اہل سنت و
جماعت، اشرف العلماء، عمدۃ الاذکیاء، حضرت علامہ مولانا شیخ الحدیث و
التفسیر محمد اشرف صاحب سیالوی دامت برکاتھم العالیہ سے شرفِ تلمذ حاصل
تھا، ایک دن ہم کوٹ بھائی خان جلسہ پر جا رہے تھے تو میں نے آپ سے دریافت
کیا، جناب والا کیا "وصلی اللہ علی رسولِ خیر خلقہٖ ...... پڑھنا جائز
ہے؟ تو آپ نے فرمایا؛ ہر کسی کو جائز نہیں البتہ وہ آدمی جو اضافتِ معنوی کی حقیقت
کو سمجھنے والا ہو، اسے اس بنیاد پر ان کلمات کی ادائیگی جائز ہوگی۔

میت کے پیچھے اس کو یاد کرنے کا لائحہ عمل

اسلامی طریقہ کے مطابق پسندیدہ (مستحب) عمل یہ ہے کہ اس کی تعریف
کی جائے، اور اس کی اچھائیوں کا ذکر کیا جائے، **الاذکار (۲۵۲)**

پس حضرت اَنس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے؛ فرماتے ہیں کچھ
لوگ ایک جنازہ لے کر گذرے تو اسے دیکھ کر کچھ لوگوں نے تعریف کی، آپ ﷺ

نے سن کر اِرشاد فرمایا؛ وَجَبَتْ "(واجب ہوگئی) تھوڑی دیر گذری، ایک اور
جنازہ گذرا تو کچھ لوگوں نے دیکھ کر اس کی برائی بیان کی تو آپ ﷺ نے فرمایا؛
وَجَبَتْ "(واجب ہوگئی) حضرت عمرؓ نے عرض کی! مَاوَجَبَتْ؟ (کیا واجب
ہوگئی؟) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا؛ یہ پہلا آدمی وہ تھا جس کی آپ لوگوں نے تعریف
کی تو اس کے لئے جنت واجب ہوگئی، یہ دوسرا آدمی جس کی آپ لوگوں نے مذمت
کی، اس کے لئے آگ واجب ہوگئی "أَنْتُمْ شُهَدَآءُ اللّٰهِ فِي الأَرْضِ "
(تم ہی اللہ کی زمین میں اللہ کے گواہ ہو) اس حدیث کو حضرات امام بخاریؒ
(۱۳۶۷) اور امام مسلمؒ (۹۴۹) نے روایت کیا ہے۔

حضرت ابوالأسود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، آپ نے فرمایا؛ مجھے
مدینہ منورہ کی حاضری کا شرف حاصل ہوا، تو میں حضرت عمرؓ کی بارگاہ میں جا بیٹھا،
اسی اثناء میں ایک جنازہ گذرا تو صاحبِ جنازہ کی تعریف کی گئی تو حضرت عمرؓ نے
فرمایا؛ وَجَبَتْ "(واجب ہوگئی) پھر ایک دوسرا جنازہ گذرا، تو اس کی بھی تعریف کی
گئی، آپ نے فرمایا؛ وَجَبَتْ "(واجب ہوگئی) پھر ایک تیسرا جنازہ گذرا، تو اس کی
برائی بیان کی گئی، آپ نے فرمایا؛ وَجَبَتْ "(واجب ہوگئی) حضرت ابوالأسود کہتے
ہیں؛ میں نے عرض کی؛ اے امیرُ المؤمنین! کیا چیز واجب ہوگئی؟ حضرت عمرؓ نے
پہلے یہ ارشاد فرمایا؛ میں نے اسی طرح کہا جس طرح نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا؛
أَيُّمَامُسْلِمٍ شَهِدَلَهُ أَرْبَعَةٌ بِخَيْرٍ أَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ "(ہر وہ مسلمان جس کی
بھلائی کی گواہی چار آدمی دے دیں، اللہ تعالیٰ اسے جنت عطا فرمائے گا)

یہ سن کر ہم نے عرض کی، اور اگر تین آدمی گواہی دینے والے ہوں؟
تو آپ ﷺ نے فرمایا؛ تین گواہوں والے کو بھی جنت حاصل ہوجائے گی، تو ہم
نے عرض کی، اگر دو آدمی گواہ ہوں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا؛ ہاں دو والے کا بھی کام
بن جائے گا، تو پھر ہم نے اسی پر اکتفاء کیا، ایک گواہ والے کے بارے ہم نے سوال

ہی نہ کیا۔

زیارتِ قبور کے وقت کی دعا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، آپؓ فرماتی ہیں؛
میرے پیارے آقا ﷺ کا معمول مبارک یہ تھا کہ جب میری رات ہوتی تھی تو
آپ ﷺ رات کے آخری پہر میں جنت البقیع کی طرف تشریف لے جاتے
اور فرماتے؛

اَلسَّلامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِيْنَ، وَأَتَاكُمْ مَّاتُوْعَدُوْنَ، غَداً مُّؤَجَّلُوْنَ،
وَإِنَّاإِنْ شَآءَ اللّٰهُ بِكُمْ لاحِقُوْنَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاَهْلِ بَقِيْعِ الْغَرْقَدْ

(تمہارے اوپر سلام ہو! اے مؤمنوں کی جماعت جو اپنے گھروں میں براجمان ہو،
اللہ تعالیٰ تمہیں وہ سب کچھ عطا فرمائے جس کے آئندہ ملنے کا تمہارے ساتھ وعدہ
کیا جاتا، ہم بھی تمہارے پیچھے آنے والے ہیں، اگر اللہ نے چاہا اے اللہ! جنت
البقیع کے مکینوں کو بخش دے) اس حدیث کو حضرت امام مسلمؒ (۹۷۴) اور امام
نسائیؒ (۴/۹۱-۹۴)، مؤطا (۱/۲۴۲) میں حضرت امام مالکؒ اور حضرت امام احمدؒ
(۶/۱۸۰ و ۲۲۲) نے روایت کیا۔

قبرستان میں عورتوں کے سلام کا انداز:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ہی روایت ہے، آپؓ نے حضور
ﷺ کی بارگاہ میں عرض کی؛ اے اللہ کے محبوب ﷺ! میں قبرستان والوں کو سلام
کیسے کروں؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا؛ قُوْلِيْ اَلسَّلامُ عَلٰى اَهْلِ الدِّيَارِ مِنَ
الْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُسْلِمِيْنَ، وَيَرْحَمُ اللّٰهُ الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنْكُمْ وَمِنَّا وَ
الْمُسْتَاخِرِيْنَ، وَإِنَّاإِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لاحِقُوْنَ "(اے عائشہ تو اس طرح
کہا کر، اے گھروں کے مالک مؤمنو اور مسلمانو! تم پر سلام ہو، ہمارے اور تمہارے

میں سے جو سبقت لے گئے ہیں اور جو پیچھے رہ گئے ، اللہ سب پر رحم فرمائے ، بے شک! ہم تمہارے ساتھ ملنے والے ہیں ان شاء اللہ) اس حدیث کو حضرات امام ابوداود (۳۲۳۷) ، امام نسائی (۹۳/۱-۹۵) ، امام ابن ماجہ (۴۳۰۶) اور امام احمد (۳۰۰/۲ و ۴۰۸) نے روایت کیا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن نبی کریم ﷺ قبرستان کی طرف تشریف لے گئے تو فرمایا؛

اَلسَّلامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِيْنَ، وِإِنَّاإِنْ شَآءَ اللّٰهُ بِكُمْ لاحِقُوْنَ "

(اے مؤمنوں کے گروہ! تمہارے اوپر سلام ہو، ان شاء اللہ ہم تمہیں پیچھے آکر ملنے والے ہیں) اس کو امام مسلم (۲۴۹) ، اور ابن حبان (۱۰۴۳) نے روایت کیا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، آپ فرماتے ہیں؛ ایک دن نبی کریم ﷺ مدینہ کے قبرستان کے پاس سے گذرے، توان کی طرف منہ کر لیا اور فرمایا؛ اَلسَّلامُ عَلَيْكُمْ يَااَهْلَ الْقُبُوْرِ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَ لَكُمْ ، أَنْتُمْ سَلَفُنَا وَ نَحْنُ بِالْاَثَرِ '' (اے قبروں کے باسیو! تمہارے اوپر سلام ہو، اللہ تمہاری اور ہماری سب کی بخشش فرمائے، بس تم ہم سے کچھ پہلے چلے گئے اور ہم تمہارے پیچھے آنے والے ہیں) اس حدیث کو امام ترمذی (۱۰۵۳) نے روایت کیا،

امام ترمذی نے کہا 'حَدِيْثٌ حَسَنٌ' (یہ حدیث حسن ہے)

حضرت بُریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں؛ حضور نبی کریم ﷺ کا معمول مبارک تھا، کہ جب ہم قبرستان کی طرف جاتے تو آپ ﷺ ہمیں سکھایا کرتے تھے ؛

اَلسَّلامُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ، وَإِنَّاإِنْ شَآءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَلاحِقُوْنَ، اَسْئَلُ اللّٰهَ لَنَاوَلَكُمُ الْعَافِيَةَ '' (اے ایمان سلامت لیکر جانے والے قبروں والو! تمہارے اوپر سلام ہو، ان شاء اللہ ہم بھی تمہارے پیچھے پیچھے

آنے والے ہیں، ہم اپنے لئے اور تمہارے لئے بھی اللہ تعالیٰ سے عافیت کا سوال کرتے ہیں) اس حدیث کو حضرات امام مسلم (۹۷۵) ، امام نسائی (۹۴/۴) امام ابن ماجہ (۱۵۴۷) اور امام احمد (۳۵۳/۵ و ۳۵۹ و ۳۶۰) نے روایت کیا ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جنت البقیع میں تشریف لائے تو فرمایا؛

اَلسَّلامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِيْنَ، اَنْتُمْ لَنَافَرَطٌ وِإِنَّا بِكُمْ لاحِقُوْنَ، اَللّٰهُمَّ لاتَحْرِمْنَاأَجْرَهُمْ ، وَلاتُضِلَّنَابَعْدَهُمْ " (اے ایمان والوں کے گروہ! تم پر سلام ہو، تم ہم سے پہلے جا کر انتظام کرنے والے ہو، اور ہم تمہارے پیچھے آنے والے ہیں، اے اللہ! ہمیں ان لوگوں کے اُجر سے محروم نہ فرمانا، نہ ہی ان کے بعد کسی گمراہی میں مبتلا کرنا)

اس حدیث کو امام احمد (۷۱/۶ و ۷۶ و ۱۱۱) ، ابن ماجہ (۱۵۴۶) اور ابن سنی (۵۹۱) نے روایت کیا ہے۔

میت کے اوپر نماز میں پڑھی جانے والی پسندیدہ دعائیں

۱: اَللّٰهُمَّ ادْخِلْهُ الْجَنَّةَ مِنْ غَيْرِ حِسَابٍ ، وَلاسَابِقَةِ عَذَابٍ "
(اے اللہ! اسے بغیر عذاب کے بے حساب و کتاب جنت میں داخل فرما)

۲: اَللّٰهُمَّ آنِسْهُ فِيْ وَحْدَتِهٖ ، وَآنِسْهُ فِيْ وَحْشَتِهٖ ، وَآنِسْهُ فِيْ غُرْبَتِهٖ " (اے اللہ! اس کے اکیلا ہونے کے لمحے تو خود ہی اس کی غمگساری فرما، اس کی تنہائی کی گھڑیوں میں تو ہی اس کا غمخوار ہوجا اور اس کی مسافری کے عالم میں تو ہی اس کا مونس و مددگار بن جا)

۳: اَللّٰهُمَّ اَنْزِلْهُ مُنْزَلاً مُّبَارَكاً، وَّاَنْتَ خَيْرُ الْمُنْزِلِيْنَ "
(اے اللہ! اسے برکتوں والی منزل میں اتار، تو بہترین اتارنے والا ہے)

۴: اَللّٰھُمَّ اَنْزِلْهُ مَنَازِلَ الصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّھَدَآءِ وَالصَّالِحِیْنَ ،وَ حَسُنَ اُولٰٓئِکَ رَفِیْقاً "(اے اللہ! تو اسے صدیقین ،شھد اء اور صالحین کی منازلِ عالیہ نصیب فرما اور یہ کتنے بہترین دوست ہیں)

۵: اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ قَبْرَہٗ رَوْضَۃً مِّنْ رِیَاضِ الْجَنَّۃِ،وَلاتَجْعَلْہُ حُفْرَۃً مِّنْ حُفَرِ النَّارِ "(اے اللہ! اس کی قبر کو جنت کے باغوں میں سے باغ بنادے، دوزخ کے گڑھوں میں سے گڑھا نہ بنا)

۶: اَللّٰھُمَّ افْسَحْ لَہٗ فِیْ قَبْرِہٖ مَدَّ بَصَرِہٖ ،وَافْرِشْ قَبْرَہٗ مِنْ فِرَاشِ الْجَنَّۃِ
(اے اللہ! اس کی قبر کو تاحدّ نگاہ وسعت عطا فرمادے اور اس کے لئے جنت کا بستر لگادے)

۷: اَللّٰھُمَّ اَعِذْہُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ ،وَجَافِ الارْضَ عَنْ جَنْبَیْہِ"
(اے اللہ! اسے قبر کے عذاب سے اپنی پناہ عطا فرما اور اس کے پہلو سے زمین کو دور فرما) یعنی اسے سکون کی نیند عطا فرما کیونکہ پہلوؤں کو زمین دبوچ لیتی ہے **اگر میت گناہگار ہو)**

۸: اَللّٰھُمَّ امْلَاْ قَبْرَہٗ بِالرِّضَاءِ وَ النُّوْرِ ،وَالْفُسْحَۃِ ،وَالسُّرُوْرِ" (اے اللہ! اس کی قبر کو اپنی خوشنودی، نور، وسعت اور خوشیوں سے بھر دے)

۹: اَللّٰھُمَّ قِہِ السَّیِّئَاتِ وَمَنْ تَقِ السَّیِّئَاتِ یَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمْتَہٗ
(اے اللہ! اسے سیئات سے محفوظ فرما، اور جسے تو برائیوں سے محفوظ فرمائے گا اس دن اسی کو اپنی رحمت کا سزاوار ٹھہرائے گا)

۱۰: اَللّٰھُمَّ أَنْتَ اَھْلُ الْوَفَاءِ وَالْحَقِّ ،فَاغْفِرْ لَہٗ ،وَارْحَمْہُ ،اِنَّکَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ "(اے اللہ! تو حق اور وفا والا ہے، پس تو اس کی بخشش بھی فرما اور اس پر مہربانی بھی فرما، بے شک! تو بہت بخشنے والا، ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے)

۱۱: اَللّٰھُمَّ إِنَّہٗ نَزَلَ بِکَ وَاَنْتَ خَیْرُ مَنْزُوْلٍ بِہٖ ،وَاَصْبَحَ فَقِیْراً اِلیٰ

رَحْمَتِکَ ،وَأَنْتَ غَنِیٌّ عَنْ عَذَابِہٖ ،وَآتِہٖ بِرَحْمَتِکَ الْاَمْنَ مِنْ عَذَابِکَ، حَتّٰی تَبْعَثَہٗ اِلیٰ جَنَّتِکَ یَااَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ"
(اے اللہ! یہ تیرا مہمان ہے اور تو ہی بہترین میزبان ہے، یہ تیری رحمت کا محتاج ہو گیا ہے، بے شک! تجھے اس کو عذاب دینے کی ضرورت نہیں، اسے اپنی رحمت کا صدقہ اپنے عذاب سے امن نصیب فرما، یہاں تک کہ تو اسے اپنی جنت میں بھیج دے یاارحم الراحمین)

۱۲: اَللّٰھُمَّ انْقُلْہُ مِنْ مَوَاطِنِ الدُّوْدِ وَضِیْقِ اللُّحُوْدِ اِلیٰ جَنَّاتِ الْخُلُوْدِ
(اے اللہ! اسے کیڑوں والے گھروں اور قبر کی تنگی سے منتقل فرما کر، ہمیشہ کی جنتوں میں جگہ عطا فرما)

۱۳: اَللّٰھُمَّ اَدْخِلْہُ الْجَنَّۃَ فِی سِدْرٍ مَّخْضُوْدٍ وَطَلْحٍ مَّنْضُوْدٍ وَّظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ،وَّمَآءٍ مَّسْکُوْبٍ وَّفَاکِھَۃٍ کَثِیْرَۃٍ لامَقْطُوْعَۃٍ وَّلامَمْنُوْعَۃٍ وَّفُرُشٍ مَّرْفُوْعَۃٍ "(اے اللہ! اسے جنت کے اندر داخلہ نصیب فرما، بے خار بیریوں میں، کیلے کے گچھوں میں، لمبے لمبے سایوں میں، پانی کی آبشاروں میں، پھلوں کی بہتات میں جو نہ ختم ہوں گے اور نہ ان سے روکا جائے گا اور جہاں اونچے اونچے پلنگوں پر بستر بچھے ہوں گے) سورہ واقعہ آیت: ۲۸،۳۴

۱۴: اَللّٰھُمَّ ارْحَمْہُ تَحْتَ الْاَرْضِ وَاسْتُرْہُ یَوْمَ الْعَرْضِ ، وَلاتُخْزِہٖ یَوْمَ یُبْعَثُوْنَ،یَوْمَ لایَنْفَعُ مَالٌ وَّلابَنُوْنَ ،اِلَّا مَنْ اَتَی اللّٰہَ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ"
(اے اللہ! اسے اپنی رحمت عطا فرما، اس حال میں کہ یہ تیری زمین کے نیچے ہے، دوبارہ اُٹھ کر تیری بارگاہ میں پیشی کا دن آئے تو اس کی پردہ پوشی فرمانا، جس دن لوگوں کو اٹھایا جائے گا، اس دن اس کو رسوا نہ کرنا جس دن نہ مال اور نہ ہی اولاد نفع دے گی (بغیر ایمان کے) مگر اس شخص کو (ہر شے نفع دے گی) جو قلب سلیم لے کر حاضر ہوگا) سورۂ شعراء آیت: ۸۸-۸۹

۱۵: اَللّٰھُمَّ یَمِّنْ کِتَابَهٗ وَیَسِّرْ حِسَابَهٗ ،وَثَقِّلْ بِالْحَسَنَاتِ مِیْزَانَهٗ وَثَبِّتْ عَلَی الصِّرَاطِ اَقْدَامَهٗ وَاسْکُنْهُ فِیْ أَعْلَی الْجَنَّاتِ فِیْ جَوَارِ نَبِیِّکَ وَمُصْطَفَاکَ ﷺ (اے اللہ!اس کا نامۂ اعمال اس کے دائیں ہاتھ عنایت فرما،اس کا حساب آسان فرما،نیکیوں کے ساتھ اس کے میزان کو بھاری فرما،پل صراط پراس کے قدموں کوثابت رکھ،اوراپنے پیارے نبی اور چنے ہوئے رسول ﷺ کے قرب وجوار میں اعلیٰ جنتوں کے اندر مسکن عطافرما)

۱۶: اَللّٰھُمَّ اَمِّنْهُ مِنْ فَزَعِ یَوْمِ الْقِیَامَةِ وَمِنْ هَوْلِ یَوْمِ الْقِیَامَةِ وَاجْعَلْ نَفْسَهٗ آمِنَةً مُّطْمَئِنَّةً وَّلَقِّنْهُ حُجَّتَهٗ ''

(اے اللہ!اسے قیامت کے دن کی گھبراہٹوں اور ہولناکیوں سے امن دے،اس کے نفس کوامن اوراطمینان والابنادے اوراسے اس کی حجت تو خودہی تلقین فرمادے)

۱۷: اَللّٰھُمَّ اجْعَلْهُ فِیْ بَطْنِ الْقَبْرِ مُطْمَئِنَّةً وَّعِنْدَ قِیَامِ الْاَشْهَادِ آمِناً وَبِجُوْدِ رِضْوَانِکَ وَاثِقاً وَّاِلٰی اَعْلٰی عُلُوِّ دَرَجَاتِکَ سَابِقًا " (اے اللہ!اسے قبر کے ڈراؤنے پیٹ میں اطمینان کی دولت عطا کردے،گواہی دینے کے لئے کھڑا ہونے کے وقت اُمن وسکون بخش دے،اپنے رضوان کی سخاوت پریقین کرنے والااوراپنے درجات کی اعلیٰ بلندیوں کی طرف سبقت لے جانے والا بنا دے)

۱۸: اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ عَنْ یَمِیْنِهٖ نُوْراً وَّعَنْ یَّسَارِهٖ نُوْراً وَّمِنْ اَمَامِهٖ نُوْراًوَّمِنْ فَوْقِهٖ نُوْراًحَتّٰی تَبْعَثَهٗ آمِناً مُّطْمَئِناًّ بِنُوْرٍ مِّنْ نُّوْرِکَ "

(اے اللہ!اس کے دائیں نور بنادے،بائیں نور بنادے،آگے نور بنادے،اوپر نور بنادے حتیٰ کہ تو اسے اپنے انوار میں سے ایک خاص نور کے ساتھ دوبارہ اسے اس حال میں اٹھائے کہ امن واطمینان کی کیفیات سے مالامال ہو)

۱۹: اَللّٰھُمَّ انْظُرْ اِلَیْهِ نَظْرَةَ رِضاً،فَاِنَّ مَنْ تَنْظُرُ اِلَیْهِ نَظْرَةَ رِضیً لاتُعَذِّبُهٗ اَبَداً" (اے اللہ!!اس کی طرف اپنی رضامندی والی نظر سے دیکھ،کیونکہ جس کوتو ایک بار اپنی رضا کی نگاہ سے دیکھ لیتا ہے اسے کبھی عذاب نہیں دیتا)

۲۰: اَللّٰھُمَّ اسْکُنْهُ فَسِیْحَ الْجِنَانِ وَاغْفِرْلَهٗ یاارْحَمَانُ "

(اے اللہ!اسے وسیع وعریض جنتوں میں مسکن عطافرمااوراس کی مغفرت فرمادے، اے بہت زیادہ رحم فرمانے والے!)

۲۱: اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَتَجَاوَزْعَمَّا تَعْلَمُ فَاِنَّکَ اَنْتَ اللّٰهُ الْاَعَزُّ الْاَکْرَمُ " (اے اللہ!اسے اپنی بخشش کامژدہ سناکراپنے رحم وکرم کے دریا میں غوطہ دےاوراس کے ان گناہوں سے درگزرفرماجن کوتو جانتا ہے کیونکہ تو ہی عزت واکرام کامالک اللہ ہے)

۲۲: اَللّٰھُمَّ اعْفُ عَنْهُ فَاِنَّکَ اَنْتَ الْقَائِلُ "وَیَعْفُوْ عَنْ کَثِیْرٍ" (اے اللہ!اسے معاف فرمادے کیونکہ تیرافرمان ہے"وہ بہتوں کومعاف فرمادیتا ہے)سورۂ شوریٰ،آیت:۳۰

۲۳: اَللّٰھُمَّ اِنَّهٗ جَآءَ بِبَابِکَ وَاَنَاخَ بِجَنَابِکَ فَجُدْ بِعَفْوِکَ ،وَاِکْرَامِکَ وَجُوْدِکَ وَاِحْسَانِکَ ''

(اے اللہ!اب یہ تیرے دروازے پرآ گیا ہے،اوراس نے تیری جناب میں ڈیرے ڈال دیئے ہیں،پس تواپنےعفوواکرام اور جودواحسان کے حوالے سے اس پر سخاوت فرما)

۲۴: اَللّٰھُمَّ اِنَّ رَحْمَتَکَ وَسِعَتْ کُلَّ شَیْءٍ فَارْحَمْهُ رَحْمَةً تَطْمَئِنُّ بِهَانَفْسُهٗ وَتَقَرُّبِهَا عَیْنُهٗ ''

(اے اللہ!تیری رحمت ہر شے پر وسیع ہے،پس تو اپنے اس بندے پر ایسی رحمت

فرما، جس کے ساتھ اس کی جان اطمینان والی اور آنکھیں ٹھنڈک حاصل کرنے والی بن جائیں)

۲۵: اَللّٰھُمَّ احْشُرْہُ مَعَ الْمُتَّقِیْنَ اِلَی الرَّحْمٰنِ وَفْداً ،،
(اے اللہ! اس کا حشر اُن تقوی والوں کے ساتھ فرما جو (تو) رحمٰن کے حضور میں معزز و مکرم مہمان بنا کر آئیں گے)

۲۶: اَللّٰھُمَّ احْشُرْہُ مَعَ اَصْحَابِ الْیَمِیْنِ وَاجْعَلْ تَحِیَّتَہٗ "فَسَلٰمٌ لَّکَ مِنْ اَصْحَابِ الْیَمِیْنِ''
(اے اللہ! اسے قیامت کے روز اصحاب یمین کے ساتھ اٹھانا، اور اس کا بھی تحیّہ وسلام وہی بنا دینا (جو تو نے اُصحابِ یمین کا بنایا ہے) پس اسے کہا جائے، تجھے اُصحاب یمین کی طرف سے سلام ہو)

۲۷: اَللّٰھُمَّ بَشِّرْہُ بِقَوْلِکَ " کُلُوْا وَاشْرَبُوْا ھَنِیْئًا بِمَا اَسْلَفْتُمْ بِالْاَیَّامِ الْخَالِیَۃِ (اے اللہ! اسے اپنے اس قول میں بیان کردہ بشارت عنایت فرما، (اس دن اذن ملے گا) کھاؤ، پیو اور مزے اڑاؤ، یہ اُجر ہے ان اعمال کا جو تم نے گذشتہ دنوں میں آگے بھیجے)

۲۸: اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ مِنَ الَّذِیْنَ سُعِدُوْا فَفِی الْجَنَّۃِ خَالِدِیْنَ فِیْھَا مَا دَامَتِ السَّمَاوَاتُ وَالْاَرْضُ ''اِلَّا مَاشَاءَ رَبُّکَ، عَطَاءً غَیْرَ مَجْذُوْذٍ)
(اے اللہ! اسے ان لوگوں میں سے بنادے، جو خوش نصیب ہیں تو وہ نعیم جنت میں ہونگے، وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے، جب تک زمین و آسمان قائم ہے، مگر جتنا آپ کا رب چاہے، یہ وہ عطا ہے، جو ختم نہ ہوگی)

۲۹: اَللّٰھُمَّ لَانُزَکِّیْہِ عَلَیْکَ وَلٰکِنَّا نَحْسِبُ اَنَّہٗ آمَنَ، وَعَمِلَ صَالِحاً فَاجْعَلْ لَّہٗ جَزَآءَ الضِّعْفِ بِمَا عَمِلَ، وَاجْعَلْہُ فِی الْغُرُفَاتِ مِنَ الْاٰمِنِیْنَ (اے اللہ! ہم تیری بارگاہ میں اس کا تزکیہ بیان کرنے کی جراَت تو نہیں کر

سکتے، لیکن ہمارا غالب گمان یہی ہے کہ یہ مشرف بایمان تھا اور اس نے نیک اعمال کئے پس تو اس کے لئے اس کے اعمال کی (جو کچھ اس نے اچھے اعمال کئے) جزاء کئی گنا بنادے اور اسے جنت کے رُومز (rooms) میں اُمن دیئے گئے، لوگوں میں سے بنادے)

۳۰: اَللّٰھُمَّ اِنَّہٗ خَافَ مَقَامَکَ، فَاجْعَلْ لَّہٗ جَنَّتَیْنِ ذَوَاتَیْ اُفْنَانٍ، وَاَنْتَ الْقَائِلُ، وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّہٖ جَنَّتَانِ''
(اے اللہ! یہ تیری بارگاہ میں کھڑا ہونے سے ڈرا، پس اس کے حصے میں دو ایسے باغ رکھ دے، جو دونوں پھلدار ٹہنیوں والے ہوں، کیونکہ تیرا فرمان ہے: جو اپنے رب کے رُوبرُو کھڑا ہونے سے ڈرتا ہے، اس کو دو باغ ملیں گے)

۳۱: اَللّٰھُمَّ شَفِّعْ فِیْہِ نَبِیَّنَا وَمُصْطَفَاکَ وَاحْشُرْہُ تَحْتَ لِوَاۂٖ، وَاسْقِہٖ مِنْ یَدَیْہِ الشَّرِیْفَۃِ شَرْبَۃً ھَنِیْئَۃً، لَایَظْمَأُ بَعْدَھَا اَبَداً ،،
(اے اللہ! اس کے حق میں ہمارے نبی، اپنے مصطفیٰ ﷺ کی سفارش قبول فرما، آپ ﷺ کے جھنڈے تلے اس کا حشر فرما، اسے آپ ﷺ کے بابرکت ہاتھوں سے سکون بخش شراب پلا، جس کے بعد اسے کبھی پیاس محسوس نہ ہو)

۳۲: اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ مَعَ "اَلْمُتَّقِیْنَ فِیْ ظِلَالٍ وَّعُیُوْنٍ وَّفَوَاکِہَ مِمَّا یَشْتَھُوْنَ، کُلُوْا وَاشْرَبُوْا ھَنِیْئاً بِمَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ اِنَّا کَذٰلِکَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ ،، (اے اللہ! اس کو ان پرہیزگاروں کا ساتھ عطا فرمادے، جو تیری رحمت کے سائیوں میں اور چشموں میں ہوں گے۔ اور ان پھلوں میں ہوں گے جن کو وہ پسند کریں گے۔ (انہیں کہا جائیگا) مزے سے کھاؤ اور پیو ان اعمال کے صلہ میں جو تم کیا کرتے تھے۔ ہم نیکوکاروں کو یوں ہی صلہ دیا کرتے ہیں)

۳۳: اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ مَعَ الْمُتَّقِیْنَ فِیْ مَقَامٍ اَمِیْنٍ فِیْ جَنَّاتٍ وَّعُیُوْنٍ یَّلْبَسُوْنَ مِنْ سُنْدُسٍ وَّاِسْتَبْرَقٍ مُّتَقٰبِلِیْنَ کَذٰلِکَ وَزَوَّجْنَاھُمْ بِحُوْرٍ

عِينٍ ،يَدْعُونَ فِيهَابِكُلِّ فَاكِهَةٍ آمِنِينَ "

(اے اللہ!اسے باغات اور بہتے ہوئے چشموں کے اندر امن والے مقام پر متقی لوگوں کے ساتھ جگہ عطا فرمادے، جو باریک اور موٹے ریشم کا لباس پہنے ہوئے ہوں گے، آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے، ہاں یوں ہی ہوگا اور ہم انہیں گوری گوری آہو چشم عورتوں سے بیاہ دیں گے، وہیں وہ ہر قسم کا پھل اطمینان سے منگوالیا کریں گے)

۔۳۴: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ فِيْ جَنَّةِ الْخُلْدِ ،الَّتِيْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ،كَانَتْ لَهُمْ جَزَآءً وَّمَصِيْراً، لَهُمْ فِيْهَامَايَشَآءُوْنَ خَالِدِيْنَ كَانَ عَلٰى رَبِّكَ وَعْداً مَّسْئُوْلاً"

(اے اللہ!اس کا گھر بنادے؛ جنت خلد میں جس کا پرہیزگاروں کے ساتھ وعدہ کیا گیا ہے، جو جنت ان کے اعمال کا صلہ اور ان کی زندگی کا انجام ہوگی، اس میں ان کے لئے وہی کچھ ہوگا جو وہ چاہیں گے، وہاں ہمیشہ رہیں گے، آپ کے رب کے ذمہ ہے وعدہ، جس کا ایفا لازم ہے)

۔۳۵: اَللّٰهُمَّ اَنجزْ لَهٗ وَعْدَكَ الَّذِيْ وَعَدْتَّ فِيْ قَوْلِكَ ؛وَاِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ لَحُسْنَ مَاٰبٍ ،جَنّٰتِ عَدْنٍ مُّفَتَّحَةً لَّهُمُ الْاَبْوَابُ ،مُتَّكِئِيْنَ فِيْهَا يَدْعُوْنَ فِيْهَا،بِفَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ وَّشَرَابٍ،وَعِنْدَهُمْ قَاصِرَاتُ الطَّرْفِ أَتْرَابٍ ،هٰذَامَاتُوْعَدُوْنَ لِيَوْمِ الْحِسَابِ ،إِنَّ هٰذَا لَرِزْقُنَا مَالَهٗ مِنْ نَّفَادٍ،

(اے اللہ!اس کے ساتھ اپنا وعدہ پورا فرمادے جو تو نے اپنے اس قول میں فرمایا؛ بے شک متقی و پرہیزگاروں کے لئے خوبصورت انجام ہے، جنت عدن ہے جس کے سب دروازے کھلے ہوں گے، اس میں تکئے لگائے بیٹھے ہوں گے، اس میں طلب فرماتے ہوں گے، طرح طرح کے پھل اور پاکیزہ مشروبات، ان کے پاس نیچی نگاہوں والی، عمر، جمال وکمال میں ہم مثل حوریں ہوں گی، ان سے کہا جائے گا!

یہ وہ چیز ہے جس کا تمہارے ساتھ وعدہ کیا جاتا تھا، کہ روزِ حساب تمہیں ملے گا، یہ ہمارا عطا کردہ خاص رزق ہے جو کبھی ختم نہ ہوگا)

۔۳۶: اَللّٰهُمَّ بَشِّرْهُ بِقَوْلِكَ ؛وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ آمَنُوْا وَعَمِلُوْا الصَّالِحَاتِ أَنَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَاالْاَنْهٰرُ كُلَّمَارُزِقُوْا مِنْهَامِنْ ثَمَرَةٍ رِّزْقاً قَالُوْا هٰذَا الَّذِيْ رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ وَاُتُوْابِهٖ مُتَشَابِها وَّلَهُمْ فِيْهَااَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَّهُمْ فِيْهَاخَالِدُوْنَ"

(اے اللہ! تو اسے اپنے اس قول کے ساتھ بشارت دے "اور بشارت دیجئے! ان لوگوں کے لئے جو ایمان لائے اور نیک اعمال کئے، کہ ان کے لئے ایسے باغات ہیں، جن کے نیچے نہریں رواں ہیں، وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے، جب بھی انہیں کھانے کے لئے دیا جائے گا ان میں سے کوئی پھل تو انہیں کہا جائے گا، یہ وہی ہے جو اس سے قبل تمہیں عطا فرمایا جاچکا ہے، اور انہیں عطا کئے جائیں گے بعض ایسے پھل جو ایک دوسرے کے مشابہ ہوں گے، اس میں ان کے ایسی بیویاں ہونگی صاف ستھری ہوں گی اور وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے)

۔۳۷: اَللّٰهُمَّ إِنَّهٗ صَبَرَ عَلَى الْبَلَآءِ فَلَمْ يَجْزَعْ فَامْنَحْهُ دَرَجَةَ الصَّابِرِيْنَ ، الَّذِيْنَ يُوْفُوْنَ أُجُوْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ،فَاَنْتَ الْقَائِلُ؛ إِنَّمَا يُوَفَّى الصَّابِرُوْنَ أَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ"

(اے اللہ! اس نے اس آزمائش کی گھڑی میں صبر کا مظاہرہ کیا اور جزع، فزع نہیں کی، پس تو اسے صابرین کا مقام عطا فرما، جنہیں ان کے اُجر، بے حساب دیئے جاتے ہیں، پس تو نے ہی تو فرمایا ہے؛ بے شک! صبر کرنے والوں کو ان کا اُجر بے حساب دیا جائے گا)

۔۳۸: اَللّٰهُمَّ إِنَّهٗ كَانَ مُصَلِّياً لَّكَ فَثَبِّتْهُ عَلَى الصِّرَاطِ يَوْمَ تَزِلُّ الْأَقْدَامُ" (اے اللہ! یہ تیری رضا کے حصول کے لئے نماز پڑھنے والا تھا، پس

قدموں کے پھسلنے کے دن، اسے تو ثابت قدم رکھنا)

۳۹: اَللّٰھُمَّ اِنَّہٗ کَانَ لَکَ صَائِماً ،فَاَدْخِلْہُ الْجَنَّۃَ مِنْ بَابِ الرَّیَّانِ "
(اے اللہ! یہ تیری رضاء کے حصول کی خاطر روزے رکھنے والا تھا، پس تو اسے اپنی جنت میں بَابُ الرَّیَّانِ (پیاس سے سیری عطا کرنے والے دروازہ) سے داخلہ کی اجازت عنایت فرمانا)

۴۰: اَللّٰھُمَّ اِنَّہٗ کَانَ لِکِتَابِکَ تَالِیاً ؛فَشَفِّعْ فِیْہِ الْقُرْآنَ ،وَارْحَمْہُ مِنَ النِّیْرَانِ ،وَاجْعَلْہُ یَارَحْمٰنُ .یَتَرَقّٰی فِی الْجَنَّۃِ اِلیٰ آخِرِ آیَۃٍ قَرَءَ ھَا وَ آخِرِ حَرْفٍ تَلَاہُ "(اے اللہ! (ہم گواہ ہیں) یہ تیری کتاب کی تلاوت کرنے والا تھا، پس تو اس کے حق میں قرآن کی سفارش قبول فرمالے، اسے ہر طرح کی آگ سے محفوظ فرما کر اس پہ رحم فرما، اے انتہائی رحم فرمانے والے! جنت میں اسے آخری آیت جو اس نے تیرے کلام سے پڑھی اور آخری حرف جو اس نے تلاوت کیا، ان کے بدلے عطا کردہ مقامات تک اسے ترقیاں کرنے والا بنادے)

۴۱: اَللّٰھُمَّ ارْزُقْہُ بِکُلِّ حَرْفٍ مِّنَ الْقُرْآنِ حَلَاوَۃً ،وَبِکُلِّ کَلِمَۃٍ کَرَامَۃً ،وَّبِکُلِّ آیَۃٍ سَعَادَۃً ،وَّبِکُلِّ سُوْرَۃٍ سَلَامَۃً ،وَّبِکُلِّ جُزْءٍ جَزَاءً
(اے اللہ! اسے قرآن کے ہر حرف کے بدلے مٹھاس عطا فرما، ہر کلمہ کے بدلے عزت عطا فرما، ہر آیت کے بدلے سعادت سے نواز دے، ہر سورت کے بدلے سلامتیاں بخش دے اور ہر پارے کے بدلے خصوصی جزا مرحمت فرمادے)

۴۲: اَللّٰھُمَّ! یَاسَمِیْعَ الدُّعَاءِ کُنْ عِنْدَ ظَنِّیْ -وَاکْفِنِیْ مَنْ کَفَیْتَہُ الشَّرَّ مِنِّیْ
(اے اللہ! اے سب دعاؤں کو قبول فرمانے والے! تو میرے نزدیک اس طرح ہو جا جس طرح تیرے بارے میرا گمان ہے۔ مجھے اس شخص کے شر سے بچالے، جس کو تو نے میرے شر سے محفوظ رکھا)

اَعِنِّیْ عَلیٰ رِضَاکَ وَخِرْ لِیْ - فِیْ اُمُوْرِیْ وَعَافِنِیْ وَاعْفُ عَنِّیْ

(تو اپنی خوشنودی حاصل کرنے میں میری امداد فرما، میرے کاموں میں میرے لئے آسانیاں پیدا فرمادے، مجھے عافیتوں سے مالا مال فرمادے اور مجھے معافی بھی عطا فرمادے)

وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی سَیِّدِنَامُحَمَّدٍ ،وَّعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ، وَسَلَّمَ

تعارف مرکزِ اہل سنت و جماعت اَبوظہبی

؎ اکیلا ہی چلا تھا، جانبِ منزل - لوگ ملتے گئے کارواں بنتا گیا

متحدہ عرب أمارات کی سرزمین کے دارالحکومت ابوظہبی کے اندر اپنے دل میں دین کا درد اور عوامِ اہل سنت کی ہمدردی رکھنے والے چند حضرات نے مسلک حق اہل سنت و جماعت کے حوالے سے ایک مقام اس لئے متعین کیا کہ اس میں اپنے صحیح عقیدۂ و مسلک کے مطابق بچوں کی قرآنی تعلیم (ناظرہ ،حفظ و قرأت ،درسِ نظامی،) کا اہتمام کیا جائیگا اور اللہ تعالیٰ نے حضور سرورِ عالم ﷺ کے وسیلہ جلیلہ اور بزرگانِ دین کی دعاؤں اور کوششوں سے، ان حضرات کو توفیق عنایت فرمائی ،وہ اپنے ذہن میں مقرر کردہ اس خوبصورت سوچ وفکر کو عملی جامہ پہنانے میں کامیاب ہوئے۔ ابتداءً بڑے بڑے دنوں کی محافل سے جلسوں کا آغاز کیا گیا جو سلسلہ ترقی کرتا ہوا یہاں تک پہنچا کہ اب ہر ہفتہ میں دو پروگرام ہوتے ہیں جن میں سے ایک پروگرام بروز سوموار بنام درسِ تفسیر القرآن و درسِ فقہ باقاعدگی سے منعقد ہوتا ہے اور دوسرا پروگرام ہر سلسلہ طریقت کے بزرگوں کے حوالے سے ہر جمعرات کو انعقاد پذیر ہوتا ہے۔ ماشاء اللہ ان پروگراموں میں انتظامیۂ مرکز کی خصوصی دلچسپیوں کے نتیجے میں اکثر ممالک سے علمائے حق تشریف لاتے رہتے ہیں جن ممالک میں سرِ فہرست پاکستان ، بنگلہ دیش، اور انڈیا کی اکثر سٹیٹس، سری لنکا، ساؤتھ افریقا، آسٹریلیا ہیں۔ الحمد للہ! یہ سنٹر ۱۹۷۰ء سے قائم ہے اور تا حال اپنے عظیم مقاصد کے مطابق کام کر رہا ہے اور جب تک ہمارے رب ذوالجلال کو منظور ہے، کام کرتا رہے گا، ان شاء اللہ العزیز

؎ نگاہ بلند، سخن دلنواز ، جاں پُرسوز — یہی ہے رختِ سفر میرِ کارواں کیلئے

من جانب: انتظامیہ مرکزِ اہلِ سنت و جماعت ابوظہبی

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ مُنْشِی الْخَلْقِ مِنْ عَدَمٖ
ثُمَّ الصَّلٰوةُ عَلَى الْمُخْتَارِ فِی الْقِدَمٖ

مَوْلَایَ صَلِّ وَ سَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمٖ

یَا نَفْسُ لَا تَقْنَطِیْ مِنْ زَلَّةٍ عَظُمَتْ
اِنَّ الْكَبَائِرَ فِی الْغُفْرَانِ كَاللَّمَمٖ

لَعَلَّ رَحْمَةَ رَبِّیْ حِیْنَ یَقْسِمُهَا
تَأْتِیْ عَلٰی حَسَبِ الْعِصْیَانِ فِی الْقِسَمٖ

یَا رَبِّ وَ اجْعَلْ رَجَائِیْ غَیْرَ مُنْعَكِسٍ
لَدَیْكَ وَ اجْعَلْ حِسَابِیْ غَیْرَ مُنْخَرِمٖ

وَ اَلْطُفْ بِعَبْدِكَ فِى الدَّارَيْنِ اِنَّ لَهٗ
صَبْرًا مَّتٰى تَدْعُهُ الْاَهْوَالُ يَنْهَزِمِ

وَ ائْذَنْ لِّسُحْبِ صَلٰوةٍ مِّنْكَ دَائِمَةٍ
عَلَى النَّبِيِّ بِمُنْهَلٍ وَّ مُنْسَجِمِ

فَاغْفِرْ لِنَاشِدِهَا وَ اغْفِرْ لِقَارِئِهَا
سَأَلْتُكَ الْخَيْرَ يَا ذَا الْجُوْدِ وَ الْكَرَمِ

يَا رَبِّ بِالْمُصْطَفٰى بَلِّغْ مَقَاصِدَنَا
وَ اغْفِرْ لَنَا مَا مَضٰى يَا وَاسِعَ الْكَرَمِ

صلی اللہ علیہ وسلم

دعاء قنوت

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَعِيْنُکَ وَنَسْتَغْفِرُکَ وَنُؤْمِنُ بِکَ وَ نَتَوَكَّلُ عَلَيْکَ وَنُثْنِیْ عَلَيْکَ الْخَيْرَ وَ نَشْكُرُکَ وَلَانَکْفُرُکَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُکُ مَنْ يَّفْجُرُکَ اَللّٰهُمَّ اِيَّاکَ نَعْبُدُ وَلَکَ نُصَلِّیْ وَنَسْجُدُ وَ اِلَيْکَ نَسْعٰی وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوْا رَحْمَتَکَ وَنَخْشٰی عَذَابَکَ اِنَّ عَذَابَکَ بِالْكُفَّارِ مُلْحِقٌ۔

ترجمہ: یاالٰہی ہم تجھ سے مدد چاہتے ہیں۔ اور تجھ سے معافی مانگتے ہیں، تجھ پر ایمان لاتے ہیں اور تجھی پر توکل کرتے ہیں اور تعریف کرتے ہیں تیری بھلائی سے اور ہم تیرا شکر ادا کرتے ہیں اور تیری ناشکری نہیں کرتے۔ الگ ہوتے ہیں ہم اور چھوڑتے ہیں ہم اس کو جو تیری نافرمانی کرتا ہے۔ یاالٰہی ہم خاص تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تیرے ہی لئے نماز پڑھتے ہیں اور سجدہ کرتے ہیں اور تیری طرف ہی ہم دوڑتے ہیں اور تیری خدمت میں ہم حاضر ہیں اور امید رکھتے ہیں ہم تیری رحمت کی اور ڈرتے ہیں تیرے عذاب سے۔ بے شک تیرا عذاب کافروں کو ملنے والا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دَرُود تاج

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلانَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ التَّاجِ وَ الْمِعْرَاجِ وَ
الْبُرَاقِ وَ الْعَلَمِ دَافِعِ الْبَلاءِ وَ الْوَبَاءِ وَ الْقَحْطِ وَ الْمَرَضِ وَ الْاَلَمِ اِسْمُہٗ
مَکْتُوْبٌ مَّرْفُوْعٌ مَّشْفُوْعٌ مَّنْقُوْشٌ فِیْ اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ سَیِّدِ الْعَرَبِ وَ
الْعَجَمِ جِسْمُہٗ مُقَدَّسٌ مُّعَطَّرٌ مُّطَھَّرٌ مُّنَوَّرٌ فِی الْبَیْتِ وَ الْحَرَمِ شَمْسِ
الضُّحیٰ بَدْرِ الدُّجیٰ صَدْرِ الْعُلیٰ نُوْرِ الْھُدیٰ کَھْفِ الْوَرٰی مِصْبَاحِ
الظُّلَمِ جَمِیْلِ الشِّیَمِ شَفِیْعِ الاُمَمِ صَاحِبِ الْجُوْدِ وَ الْکَرَمِ وَ اللّٰہُ
عَاصِمُہٗ وَ جِبْرِیْلُ خَادِمُہٗ وَ الْبُرَاقُ مَرْکَبُہٗ وَ الْمِعْرَاجُ سَفَرُہٗ وَ سِدْرَۃُ
الْمُنْتَھیٰ مُقَامُہٗ وَ قَابَ قَوْسَیْنِ مَطْلُوْبُہٗ وَ الْمَطْلُوْبُ مَقْصُوْدُہٗ
وَالْمَقْصُوْدُ مَوْجُوْدُہٗ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ شَفِیْعِ الْمُذْنِبِیْنَ
اَنِیْسِ الْغَرِیْبِیْنَ رَحْمَۃٍ لِّلْعَالَمِیْنَ رَاحَۃِ الْعَاشِقِیْنَ مُرَادِ الْمُشْتَاقِیْنَ
شَمْسِ الْعَارِفِیْنَ سِرَاجِ السَّالِکِیْنَ مِصْبَاحِ الْمُقَرَّبِیْنَ مُحِبِّ الْفُقَرَاءِ وَ
الْغُرَبَاءِ وَ الْمَسَاکِیْنَ سَیِّدِ الثَّقَلَیْنِ نَبِیِّ الْحَرَمَیْنِ اِمَامِ الْقِبْلَتَیْنِ
وَسِیْلَتِنَا فِیْ الدَّارَیْنِ صَاحِبِ قَابَ قَوْسَیْنِ مَحْبُوْبِ رَبِّ الْمَشْرِقَیْنِ
وَ رَبِّ الْمَغْرِبَیْنِ جَدِّ الْحَسَنِ وَ الْحُسَیْنِ مَوْلَانَا وَ مَوْلٰی الثَّقَلَیْنِ اَبِی
الْقَاسِمِ مُحَمَّدِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰہِ نُوْرٍ مِّنْ نُّوْرِ اللّٰہِ ۔ یَآَیُّھَا الْمُشْتَاقُوْنَ بِنُوْرِ
جَمَالِہٖ صَلُّوْا عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا

☆☆☆☆☆